e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 135 Friday , February 14 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۱۳۵) لکھنؤ، بروز جمعہ ۱۴-فروری ۲۰۲۵ء، مطابق ۱۵/شعبان المعظم -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

اعظم خان اور ان کے بیٹے عبداللہ اعظم کو سپریم کورٹ سے راحت

نئی دہلی۔ اتر پردیش کے سابق وزیر اور سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان اور ان کے بیٹے عبداللہ اعظم خان کو سپریم کورٹ نے اہم کیس میں راحت دی ہے۔ ایک چوری کے معاملہ میں دونوں کی درخواست ضمانت منظور کر لی گئی ہے۔ الزام ہے کہ انہوں نے رامپور ضلع کے نگراں بلدیہ کے ذریعہ خریدی گئی سڑک صاف کرنے والی مشین کو چوری کیا تھا۔ یہ مشین بعد میں اعظم خان کی جوہر یونیورسٹی سے برآمد ہوئی تھی۔ یہ معاملہ 2022 میں سامنے آیا تھا جب اعظم خان، ان کے بیٹے عبداللہ اور دیگر افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ ان پر الزام تھا کہ انہوں نے چوری کی گئی مشین کو یونیورسٹی میں چھپایا۔

انکم ٹیکس بل لوک سبھا میں پیش کیا گیا، سلیکٹ کمیٹی کو بھیجا گیا

نئی دہلی۔ انکم ٹیکس بل 2025 جمعرات کو لوک سبھا میں پیش کیے جانے کے بعد اسے جائزہ اور سفارش کے لیے سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیجا گیا۔ وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے اس بل کو ایوان میں پیش کرنے اور اسے سلیکٹ کمیٹی کو بھیجنے کی تجویز پیش کی، جس کے لیے ایوان نے صوتی ووٹ سے منظوری دی۔ وزیر خزانہ نے بل پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ تجویز کرتی ہیں کہ لوک سبھا کے اسپیکر کو اس بل کے سلسلے میں ایک سلیکٹ کمیٹی تشکیل دینی چاہیے اور کمیٹی کے لیے شرائط و ضوابط طے کیے جائیں۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ کمیٹی آئندہ اجلاس کے پہلے دن اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرے۔

وقف ترمیمی بل

ہنگامہ کے درمیان جے پی سی کی رپورٹ پارلیمنٹ میں پیش

رپورٹ سے 'اختلافی نوٹ' ہٹانے کا الزام، ایوان سے حزب اختلاف کے اراکین نے کیا واک آؤٹ

اختلافی تبصرے حذف کر کے رپورٹ پیش کی گئی ہے، ایسی فرضی رپورٹ کو ہم نہیں مانتے: کھڑگے، آپ کو جو بھی جوڑنا ہے جوڑیے کوئی اعتراض نہیں ہے: امت شاہ

نئی دہلی۔ جے پی سی کی رپورٹ پارلیمنٹ میں بجٹ اجلاس کے پہلے مرحلے کے آخری دن پیش کی گئی۔ اس دوران اپوزیشن نے اختلاف رائے کو ہٹانے پر ہنگامہ کیا۔ پھر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔ اپوزیشن کے ہنگامہ کے درمیان یہ بل ایوان زیریں میں پیش کیا گیا، حالانکہ اس رپورٹ پر ہنگامہ کے علاوہ زیادہ کچھ بیان لوک سبھا اراکین کو دینے کا موقع نہیں ملا۔ اپوزیشن کے ذریعہ رپورٹ سے ڈیسینٹ نوٹ (اختلافی نوٹ) ہٹائے جانے پر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے چند جملے ضرور کہے، لیکن مزید کچھ باتیں سامنے نہیں آئیں۔ جے پی سی رپورٹ کمیٹی کے چیئرمین جگدمبیکا پال نے لوک سبھا میں 'بھارت ماتا کی جے' نعرہ بلند کرتے ہوئے پیش کی۔ دیگر بی جے پی اراکین بھی یہ نعرہ لگاتے ہوئے نظر آئے، جبکہ اپوزیشن اراکین اس رپورٹ پر اپنی ناراضگی ظاہر کر رہے تھے۔ اس درمیان مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ناراض اراکین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ "آپ کو جو بھی جوڑنا ہے جوڑیے، ہماری پارٹی کو کسی طرح کا اعتراض نہیں ہے۔" علاوہ ازیں لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے کہا کہ "کچھ لوک سبھا اراکین نے مجھ سے ملاقات کی تھی۔ ان کے ڈیسینٹ نوٹس کو انیکسر میں شامل کر لیا گیا ہے۔" اپوزیشن اراکین اس سے مطمئن نہیں ہوئے اور ہنگامہ آرائی کرتے رہے۔ اس کے بعد اپوزیشن اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔

آج پارلیمنٹ میں رواں اجلاس کے آخری کام والے دن اپوزیشن کا زوردار ہنگامہ دیکھنے کو ملا۔ ایک طرف ہنگامہ کی وجہ سے لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے ایوان زیریں کی کارروائی 2 بجے تک ملتوی کرنے کا حکم صادر کر دیا، اور دوسری طرف راجیہ سبھا میں ہنگامے کے درمیان ہی 'وقف (ترمیمی) بل 2024' سے متعلق جے پی سی کی رپورٹ پیش کر دی گئی۔ کچھ دیر کے لیے راجیہ سبھا کی کارروائی بھی ملتوی کرنی پڑی، لیکن پھر 11.20 بجے کارروائی شروع ہو گئی اور ایوان بالا میں حزب اختلاف کے قائد ملکارجن کھڑگے نے جے پی سی رپورٹ پر اپنی رائے رکھی۔ ملکارجن کھڑگے نے جے پی سی رپورٹ پر اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ "وقف بل پر ہمارے کئی اراکین نے اختلافی نوٹ دیے ہیں۔ ان کو کارروائی سے نکالنا غیر جمہوری ہے۔ جتنے لوگوں نے اختلافی نوٹس دیے ہیں، کیا ان میں سے کوئی پڑھا لکھا نہیں ہے۔ آپ کو اسے اپنی رپورٹ میں ڈالنا چاہیے۔ اس کو ڈیلیٹ کر کے آپ رپورٹ دے رہے ہیں۔ ایسی فرضی رپورٹ کو ہم نہیں مانتے۔ ایوان اسے کبھی نہیں مانے گا۔" کھڑگے نے راجیہ سبھا چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ ہدایت دیجیے کہ اپوزیشن اراکین کے سبھی اختلافی نوٹس کو شامل کر کے رپورٹ کریں۔ جو اسٹیک ہولڈرس نہیں ہیں، ان کو باہر سے بلا بلا کر ان کے نظریات شامل کیے گئے ہیں۔ اپوزیشن اراکین اپنی فیملی کے نہیں بلکہ پورے سماج کے لیے پریشان ہوتے ہیں۔

اس سے قبل راجیہ سبھا میں جے پی سی رپورٹ پر خوب ہنگامہ دیکھنے کو ملا۔ حزب اختلاف اور برسر اقتدار طبقہ کے اراکین ایک دوسرے پر ملک کو گمراہ کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے دیکھے گئے۔ مرکزی وزیر کرن رجیجو نے اپوزیشن پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ رپورٹ سے کچھ بھی ڈیلیٹ نہیں کیا گیا ہے، جبکہ کانگریس رکن پارلیمنٹ ناصر حسین نے اس بیان کو پوری طرح سے غلط اور جھوٹ ٹھہرایا۔ انھوں نے راجیہ سبھا میں کہا کہ اقلیتی امور کے وزیر کرن رجیجو ایوان کو گمراہ کر رہے ہیں۔ انھوں نے واضح لفظوں میں کہا کہ "میرا ہی اختلافی نوٹ تھا، جو اس رپورٹ میں شامل نہیں ہے۔ یہ پبلک ڈومین میں ہے۔ اسے میں ثابت کر دوں گا۔ یہ رپورٹ فرضی ہے، ان کو واپس کرنا چاہیے۔"

ڈی ایم کے، کے تروچی شیوا نے قاعدہ 274 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی رپورٹ ایوان میں اختلافی نوٹ کے ساتھ ہی پیش کی جا سکتی ہے۔ عام آدمی پارٹی کے سنجے سنگھ نے کہا کہ میں کمیٹی کا ممبر ہوں، آپ ہم سے اتفاق یا اختلاف کر سکتے ہیں لیکن آپ ہماری بات کو رپورٹ سے باہر کیسے نکال سکتے ہیں۔ آج آپ وقف کی ملکیتوں پر قبضہ کر رہے ہیں، کل آپ گرودوارہ، چرچ اور مندر کی ملکیت پر قبضہ کریں گے۔" اس رپورٹ سے متعلق تروچی شیوا نے اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ جو اراکین کمیٹی میں ہوتے ہیں، ان کی نااتفاقی کو لے کر اختلافی نوٹ کے ساتھ رپورٹ پیش کرنے کا اصول ہے۔ حالانکہ اس رپورٹ کو پیش کرتے وقت اس اصول پر عمل نہیں کیا گیا۔ جے پی سی رپورٹ میں اختلافی نوٹ شامل نہیں کیے جانے سے متعلق پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے اپنی بات ایوان بالا میں رکھی۔ انھوں نے کہا کہ اس بل میں سبھی چیزیں موجود ہیں، کچھ بھی ڈیلیٹ نہیں کیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اپوزیشن اس طرح کی بات کر ایوان کو گمراہ نہ کرے، کیونکہ رپورٹ اصولوں کے مطابق ہی تیار کی گئی ہے۔ کرن رجیجو نے اپوزیشن کے سبھی الزامات کو جھوٹ پر مبنی قرار دے دیا۔

بھارتیہ جنتا پارٹی کے بھوپیندر یادو نے کہا کہ قاعدہ 274 قائمہ کمیٹی کی رپورٹ کے لیے ہے۔ سلیکٹ کمیٹی کا طریقہ کار رول 72 سے 94 میں بیان کیا گیا ہے اور اس میں چیئرمین کو اختیار دیا گیا ہے کہ اگر چیئرمین کو لگتا ہے کہ اختلافی نوٹ قواعد کے خلاف ہیں تو انہیں ہٹایا جا سکتا ہے۔ پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے کہا کہ رپورٹ سے کچھ بھی نہیں ہٹایا گیا ہے اور ایوان کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ رپورٹ کی تیاری میں کسی اصول کی خلاف ورزی نہیں کی گئی۔ تمام اختلافی نوٹ رپورٹ میں ہیں اور ایوان کو غلط معلومات دی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب رپورٹ پیش کی جاتی ہے تو اس پر بحث بعد میں ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کمیٹی کے چیئرمین سے بات کی ہے اور رپورٹ سے کوئی حصہ حذف کیے بغیر اسے پیش کیا گیا ہے۔ آج بحث کا موقع نہیں ہے۔ ترنمول کانگریس کے ساکیت گوکھلے نے پوچھا کہ اختلافی نوٹ کے کچھ حصے کیوں ہٹائے گئے؟

منی پور میں صدر راج نافذ

کانگریس نے بی جے پی پر ریاست کو تباہ کرنے کا الزام عائد کیا

امپھال: منی پور میں جاری نسلی تشدد، سیاسی عدم استحکام اور نظم و نسق کی بگڑتی صورتحال کے پیش نظر ریاست میں صدر راج نافذ کر دیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے حالیہ سماعت میں منی پور میں آئینی مشینری کی مکمل ناکامی پر سخت تبصرہ کرتے ہوئے اسے ایک سنگین بحران قرار دیا تھا، جس کے بعد مرکزی حکومت نے یہ فیصلہ لیا۔ منی پور میں مئی 2023 سے میتئی اور کوکی برادریوں کے درمیان شدید فسادات جاری ہیں، جن میں اب تک 300 سے زائد افراد ہلاک اور 60000 سے زیادہ بے گھر ہو چکے ہیں۔ بی جے پی کی قیادت والی ریاستی حکومت پر الزام عائد کیا جا رہا تھا کہ وہ حالات پر قابو پانے میں ناکام رہی ہے۔ کانگریس سمیت اپوزیشن جماعتیں مسلسل وزیر اعلیٰ این بیرین سنگھ کی برطرفی کا مطالبہ کر رہی تھیں، جنھوں نے چند روز قبل گورنر اجے بھلا کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیا تھا۔

کانگریس کے سینئر رہنما جے رام رمیش نے صدر راج کے نفاذ پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ "کانگریس گزشتہ 20 مہینوں سے اس کا (صدر راج) مطالبہ کر رہی تھی۔ صدر راج اس وقت نافذ کیا گیا جب ریاست میں آئینی مشینری مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ بی جے پی نے منی پور کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا اور وزیر اعظم نریندر مودی نے ریاست کی سنگین صورتحال کے باوجود کوئی قدم نہیں اٹھایا۔" بیرین سنگھ نے ایسے وقت میں استعفیٰ دیا جب ان کے خلاف سپریم کورٹ میں ایک آڈیو کلپ کی فارنزک جانچ کا معاملہ زیر سماعت ہے۔ مبینہ طور پر اس کلپ میں وہ میتئی گروپوں کو سرکاری اسلحہ اور گولہ بارود لوٹنے کی اجازت دینے کی بات کرتے سنے گئے تھے۔

امانت اللہ خان کو عدالت سے راحت، گرفتاری پر لگائی روک

نئی دہلی: دہلی کے اوکھلا سے عام آدمی پارٹی (عآپ) کے رکن اسمبلی امانت اللہ خان کو جمعرات (13 فروری) کو عدالت سے بڑی راحت حاصل ہوئی۔ دہلی کے راؤز ایوینیو کورٹ نے ان کی گرفتاری پر 24 فروری تک روک لگا دی۔ امانت اللہ خان پر جامعہ نگر میں پولیس ٹیم پر حملہ کرنے کا الزام ہے اور انہوں نے گرفتاری سے بچنے کے لیے پیشگی ضمانت کی عرضی داخل کی تھی، جس پر آج سماعت کی گئی۔ سماعت کے دوران امانت اللہ خان کے وکیل نے کہا کہ وہ تحقیقات میں شامل ہونے کے لیے تیار ہیں۔ اس پر عدالت نے کہا کہ امانت اللہ خان سے جامعہ نگر تھانہ میں ایسے مقام پر پوچھ گچھ کی جائے جہاں پر سی سی ٹی وی کیمرے نصب ہوں۔ یاد رہے کہ دہلی پولیس نے جامعہ نگر میں پولیس کی ٹیم پر مبینہ طور پر حملہ کرنے کے الزام میں اوکھلا کے رکن اسمبلی کے خلاف ایف آئی آر درج کی تھی۔ پولیس نے کہا کہ رکن اسمبلی کی قیادت میں آنے والے ہجوم نے اقدامِ قتل کے ایک معاملہ میں ملزم شہباز خان کی حراست فرار ہونے میں مدد کی۔

مسلم پرسنل لا بورڈ وقف بل پر برہم، ہم آخر تک لڑیں گے

بل کے خلاف ملک گیر مہم چلانے کا انتباہ، یہ صرف ہمارے حقوق کی جنگ ہے، یہ حکومت کے خلاف لڑائی ہے: مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

خالد سیف اللہ رحمانی نے کہا کہ یہ کہنا فضول ہے کہ پورا ملک ایک دن وقف ہو جائے گا۔ یہ سب حکومت کی طرف سے پھیلایا جا رہا ہے۔ وقف کی ہماری لڑائی میں ہندوؤں اور مسلمانوں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ صرف ہمارے حقوق کی جنگ ہے۔ یہ حکومت کے خلاف لڑائی ہے۔ ہمیں یہ بھی امید ہے کہ تمام انصاف پسند ہندو ہمارا ساتھ دیں گے۔

نئی دہلی۔ وقف ترمیمی بل کو پارلیمنٹ میں پیش کیے جانے کو بدقسمت فعل قرار دیتے ہوئے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے صدر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے کہا کہ یہ بل صرف مسلمانوں کا مسئلہ نہیں بلکہ آئین کی خلاف ورزی کا مسئلہ ہے اور مسلم پرسنل لا بورڈ وقف ترمیمی بل کے خلاف قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ملک گیر مہم چلائے گا۔ آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وقف کے بارے میں بہت سی باتیں سامنے آئی ہیں جن میں کچھ اچھی ہیں لیکن جھوٹی باتیں زیادہ پھیلائی گئی ہیں جیسا کہ جس زمین پر وقف بورڈ ہاتھ رکھ دیتا ہے وہ اسی کی ہو جاتی ہے جب کہ ایسا بالکل نہیں ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وقف ترمیمی بل مذہبی تفریق پر مبنی ہے کیوں کہ صرف مسلمانوں کے وقف کے ساتھ ایسا کیا جا رہا ہے۔ جب کہ ہندو، سکھ اور عیسائی کے مذہبی ادارے انہی کے لوگ چلاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے آج وقف ترمیمی بل راجیہ سبھا میں بھی پیش کیا گیا۔ حکمران جماعت، اس کے اتحادیوں اور پارلیمنٹ کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے اس معاملے میں ہندوستانی مسلمانوں کے خیالات اور آراء کو مسلسل نظر انداز کرتے ہوئے جس طرح سے اپنی من مانی تجویز پارلیمنٹ میں پیش کی ہے وہ انتہائی قابل مذمت اور ہندوستانی مسلمانوں، اقلیتوں اور تمام انصاف پسند لوگوں کے لیے ناقابل قبول ہے اور ہم اسے مسترد کرتے ہیں۔ ہمارا ماننا ہے کہ حکومت کے پاس اب بھی ایک موقع ہے کہ وہ ذمہ داری سے کام کرے اور اس ترمیمی بل کو واپس لے کر سب کا ساتھ، سب کا وکاس" کے نعرے کو نافذ کرے جس کا مقصد وقف املاک کو مکمل طور پر تباہ کرنا اور مسلمانوں کو ان کی مساجد، عیدگاہوں، مدارس، درگاہوں اور قبرستانوں سے محروم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں، مذہبی اور قومی تنظیموں، بڑے دینی مدارس اور زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے علماء نے اسٹینڈنگ کمیٹی سے ملاقات کی اور تقریباً 5 کروڑ مسلمانوں نے ای میل کے ذریعے بل کے خلاف سخت اور منطقی طور پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ظاہر ہے کہ ایسے معاملات اور مسائل میں متعلقہ گروہوں (اسٹیک ہولڈرز) کی رائے کو خاص اہمیت حاصل ہے اور یہ ایک جمہوری توقع بھی ہے، لیکن اسے یکسر نظر انداز کر دیا گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ مسلمانوں سے متعلق تمام معاملات میں موجودہ حکومت کا رویہ انتہائی متعصبانہ، متعصبانہ اور دشمنی پر مبنی ہے جو نہ صرف غیر ذمہ دارانہ ہے بلکہ آئینی اقدار اور تحفظات کے بھی منافی ہے۔ ہم تمام اپوزیشن سیاسی جماعتوں اور بی جے پی کے اتحادیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ اس بل کو کسی بھی حالت میں پارلیمنٹ سے منظور نہ ہونے دیں۔ اسی طرح ہم ملک کی سول سوسائٹی اور تمام انصاف پسند، جمہوریت کے حامی، آئینی، مذہبی اور ثقافتی آزادی اور تنوع کے ماننے والے شہریوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس ظالمانہ اور جابرانہ بل کو کبھی منظور نہ ہونے دیں۔ اگر آج یہ امتیازی بل منظور ہو گیا تو مستقبل میں وقف املاک، عبادت گاہیں اور دیگر طبقات اور گروہوں کے فلاحی ادارے بھی اس جابرانہ رویہ کے چنگل سے نہیں بچ سکیں گے۔

حکومت مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لیے وقف بل لائی ہے

عمران مسعود نے رپورٹ کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا، حکومت مسلمانوں سے مسجد، قبرستان اور درگاہ چھیننے کے لیے یہ بل لائی ہے: اویسی

نئی دہلی: وقف بل پر جے پی سی کی رپورٹ راجیہ سبھا میں زبردست ہنگامہ کے درمیان پیش کی گئی، کانگریس نے اسے غیر آئینی بتایا، ایس پی نے اس کی مخالفت کا اعلان کیا ہے۔ اسد الدین اویسی نے اس معاملے پر اسپیکر اوم برلا سے ملاقات کی ہے۔ جگدمبیکا پال کی سربراہی میں مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کی رپورٹ آج لوک سبھا میں پیش کی گئی۔ اس پر اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اسد الدین اویسی نے کہا کہ یہ وقف بل مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لیے لایا جا رہا ہے۔ یہ غیر آئینی ہے، حکومت مسلمانوں کو ان کی عبادت سے دور کرنے کے لیے یہ بل لا رہی ہے۔ اویسی نے کہا حکومت مسلمانوں کو ان کی عبادت سے دور کرنے کے لیے یہ بل لا رہی ہے۔ جن لوگوں کا بل سے کوئی تعلق نہیں تھا انہیں اس بل پر بحث کے لیے بلایا گیا تھا۔ حکومت مسلمانوں سے مسجد، قبرستان اور درگاہ چھیننے کے لیے یہ بل لائی ہے۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے جے پی سی کی اس رپورٹ پر مودی حکومت کو سخت نشانہ بنایا۔ عمران مسعود نے رپورٹ کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے مودی حکومت پر حملہ کرتے ہوئے کہا، اگر آپ پسماندہ مسلمانوں کی بات کریں تو 99 فیصد مسلمان پسماندہ ہیں، مسلمان ہی تو غریب ہیں۔ کانگریس ایم پی نے کہا، حکومت وقف املاک پر قبضہ کرنے کے لیے قانون بنا رہی ہے نہ کہ اسے بچانے کے لیے۔ 2013 میں یو پی اے کے دور حکومت میں بنائے گئے قوانین وقف کے تحفظ کے لیے تھے۔ مودی سرکار نے اس پر کچھ نہیں کیا۔ اب وہ پورے قانون کو بدل رہے ہیں۔ حکومت تمام وقف املاک کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔ لوک سبھا میں وقف بل پر جے پی سی کی رپورٹ پیش کرنے کے بارے میں سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ اودھیش پرساد نے کہا کہ اس بل کے بارے میں اپوزیشن کی تجاویز کو پوری طرح نظر انداز کر دیا گیا۔ یہ بل ملک کے اہم مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ ہم نے نہ صرف اس بل کی مخالفت کی ہے بلکہ اس کا بائیکاٹ بھی کیا ہے اور ہم اسے کسی صورت منظور نہیں ہونے دیں گے۔

یوکرین جنگ خاتمہ: ٹرمپ اور پوتن مذاکرات پر رضامند

یوکرین کے بغیر کوئی بات نہیں ہوسکتی، ٹرمپ کے بیان پر برطانیہ اور نیٹو کا ردعمل

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ انہوں نے ولادیمیر پوتن سے فون پر طویل بات کی اور روسی صدر نے یوکرین میں جنگ کے خاتمے کے لیے مذاکرات شروع کرنے پر اتفاق کیا۔ بات چیت کے لیے وہ سعودی عرب میں روسی صدر سے ملاقات کریں گے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بدھ کو انکشاف کیا کہ انہوں نے روسی صدر ولادیمیر پوتن سے فون پر طویل بات کی جنہوں نے یوکرین جنگ کے خاتمے کے لیے بات چیت شروع کرنے پر اتفاق کیا۔ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر ایک پوسٹ میں کہا کہ انہوں نے اور پوتن نے فون پر طویل بات چیت کی جس میں انہوں نے تنازعہ کو ختم کرنے کے لیے" مل کر، بہت قریب سے کام کرنے" کا عزم کیا ہے اور شاید وہ ذاتی طور پر ایک دوسرے کے ممالک میں ملاقات کریں گے۔" ٹرمپ نے مزید کہا، "ہم نے اپنی متعلقہ ٹیموں کو فوری طور پر مذاکرات شروع کرنے پر بھی اتفاق کیا ہے، اور ہم یوکرین کے صدر زیلنسکی کو فون کر کے بات چیت سے آگاہ کریں گے، جو میں ابھی کروں گا۔" ٹرمپ نے کہا کہ وہ توقع کرتے ہیں کہ اس میں بہت زیادہ وقت نہیں لگے گا اور مزید کہا کہ سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان، جنہوں نے اس ہفتے روس اور امریکہ کے قیدیوں کے تبادلے میں کلیدی کردار ادا کیا، بھی اس میں شامل ہوں گے۔ یہ پیش رفت روس کی جانب سے امریکی ٹیچر مارک فوگل کی رہائی کے بعد عمل میں آئی ہے جسے ٹرمپ انتظامیہ نے یوکرین کے اندر ان کے بقول ایک خوفناک جنگ کے خاتمے کی جانب درست سمت میں آگے بڑھنے کی علامت قرار دیا تھا۔ زیلنسکی نے اس کے بعد کہا کہ ان کی ٹرمپ کے ساتھ بامعنی" گفتگو ہوئی جس میں انہوں نے پوتن کے ساتھ اپنی بات چیت کی" تفصیلات شیئر کیں"۔ اس پیش رفت نے ان خدشات کو جنم دیا ہے کہ یوکرین کو اپنی قسمت خود طے کرنی ہوگی اور وہ بات چیت سے باہر رہ جائے گا۔ ٹرمپ نے کہا تھا کہ کیف کی نیٹو میں شمولیت کی خواہش "عملی" نہیں ہے۔ دوسری طرف ماسکو یوکرین کی نیٹو میں شمولیت کے خلاف ہے۔ تاہم ٹرمپ، جو تقریباً تین سال سے جاری جنگ کے فوری خاتمے پر زور دے رہے ہیں، نے اس بات کی تردید کی کہ یوکرین کو دو جوہری ہتھیاروں سے لیس سپر پاورز کے درمیان براہ راست مذاکرات سے خارج کیا جا رہا ہے۔ ادھر امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگستھ نے بدھ کے روز نیٹو کے اجلاس میں کہا کہ کوئی بھی امن عمل، یہ بات تسلیم کرتے ہوئے شروع کرنا چاہیے کہ یوکرین کے روس کے قبضے میں جانے والی اپنی زمین کو دوبارہ حاصل کرنا یا نیٹو میں شامل ہونا حقیقت پسندانہ مقاصد نہیں ہیں۔ تاہم یورپ کی طرح واشنگٹن بھی ایک خودمختار اور خوش حال یوکرین کا حامی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ واشنگٹن روس کے ساتھ کسی بھی امن معاہدے کے تحت یوکرین میں اپنی فوج نہیں بھیجے گا۔ یوکرین میں اسے ایک بڑی مایوسی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے لیکن ان سب کے باوجود، زیلنسکی نے ایک جرات مند چہرہ پیش کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ان کی ٹرمپ کے ساتھ" بامعنی گفتگو" ہوئی ہے، جس میں "امن کے حصول کے مواقع" اور کیف کی ٹیم کی سطح پر مل کر کام کرنے کی تیاری کی بات شامل تھی۔ کریملن نے کہا کہ صدر پوتن اور امریکی صدر ٹرمپ کے درمیان بات چیت تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔ دونوں رہنماؤں نے اس بات پر اتفاق کیا، "ایک ساتھ کام کرنے کا وقت آ گیا ہے" اور پوتن نے ٹرمپ کو ماسکو آنے کی دعوت دی ہے۔ کریملن کے ترجمان دمتری پیسکوف نے کہا کہ ٹرمپ اور پوتن کے درمیان ہونے والی گفتگو میں مشرق وسطی اور ایران سمیت متعدد موضوعات کا احاطہ کیا گیا لیکن یوکرین مرکزی توجہ کا مرکز تھا۔ پیسکوف نے کہا کہ ٹرمپ نے دشمنی کے فوری خاتمے اور پرامن تصفیہ پر زور دیا اور اس کے جواب میں صدر پوتن نے تنازعہ کی بنیادی وجوہات کو دور کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے ٹرمپ سے اتفاق کیا کہ امن مذاکرات کے ذریعے ایک طویل مدتی تصفیہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ خیال رہے کہ بیس جنوری کو اقتدار سنبھالنے سے پہلے ٹرمپ نے وعدہ کیا تھا کہ یوکرین جنگ 24 گھنٹوں کے اندر" ختم کر دی جائے گی۔

برطانوی وزیر دفاع جان ہیلی کا کہنا ہے کہ یوکرین کی شمولیت کے بغیر یوکرین کے بارے میں کوئی بات چیت نہیں ہوگی۔ بی بی سی نیوز کے مطابق برسلز میں نیٹو کے وزرائے دفاع کے اجلاس کے دوران برطانیہ کے وزیر دفاع جان ہیلی نے یوکرین جنگ کے بارے میں ڈونلڈ ٹرمپ کے بیان پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ نیٹو کا کام یوکرین کو کسی بھی مذاکرات کے لیے مضبوط ترین پوزیشن میں رکھنا ہے۔ جان ہیلی کا یہ بھی کہنا ہے کہ نیٹو کے ذریعے یوکرین کی مدد کے بارے میں نئے اعلانات کیے جائیں گے، جس میں یوکرین کے فوجی اہلکاروں کے لیے اربوں ڈالر کی نئی فائر پاور فرنٹ لائن پر ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم پائیدار امن دیکھنا چاہتے ہیں اور تنازعات اور جارحیت کی طرف واپس نہیں آنا چاہتے، ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ روس یوکرین سے باہر بھی ایک خطرہ بنا ہوا ہے۔ جان ہیلی نے کہا کہ برطانیہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے کہ کیف مذاکرات اور لڑائی کی مضبوط پوزیشن میں ہے، اور ان کا مقصد 'پائیدار امن' مقصد ہے۔ نیٹو کے سیکریٹری جنرل مارک روٹے نے کہا ہے کہ کسی بھی امن معاہدے پر پہنچنے کے لیے ضروری ہے کہ روس مستقبل میں یوکرین کی سرزمین پر قبضہ کرنے کی مزید کوشش نہ کرے۔ یہ بیانات ڈونلڈ ٹرمپ کے اس بیان کے بعد سامنے آئے ہیں، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ وہ اور ولادیمیر پیوٹن نے جنگ کے خاتمے کے لیے فوری 'مذاکرات شروع کرنے پر اتفاق کیا ہے اور جلد ان کی سعودی عرب میں ملاقات ہوگی۔ سویڈن کے وزیر دفاع نے کہا کہ یوکرین مستقبل میں بھی نیٹو کا رکن بن سکتا ہے۔ برسلز میں نیٹو سربراہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پال جونسن کا کہنا تھا کہ 'مجھے نہیں لگتا کہ یوکرین کے لیے نیٹو کی رکنیت ختم ہو جائے گی۔' ان کا مزید کہنا تھا کہ ہمارا موقف سب کو معلوم ہے اور ہم واشنگٹن سمٹ میں کہی گئی بات کے پیچھے کھڑے ہیں کہ یوکرین کا مستقبل نیٹو میں ہے، جب وہاں عام حالات لوٹ آئیں گے، اور لوگ معمول کی زندگی بسر کریں گے۔ امریکی وزیر دفاع ہیگ سیتھ نے کہا ہے کہ یوکرین اور روس کے درمیان امن مذاکرات کی امریکی کوششیں یقینی طور پر یوکرین کے فوجیوں کے ساتھ خیانت نہیں ہیں، جو گزشتہ 3 سال سے حملے کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ہیگ سیتھ نے اس بات پر زور دیا کہ امریکا نے نیٹو کے ساتھ ناقابل یقین عزم کیا ہے، یوکرین مشن کے لیے امریکا سے بڑا عزم کسی اور ملک کا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس کی جارحیت کے بعد امریکا نے فرنٹ لائن کو مستحکم کرنے کے لیے 300 ارب ڈالر سے زیادہ کی سرمایہ کاری کی ہے، دنیا خوش قسمت ہے کہ صدر ٹرمپ موجود ہیں اور اس وقت، صرف وہ ہی امن لانے کے لیے طاقتوں کو اکٹھا کر سکتے ہیں۔ برسلز میں نیٹو کے دفاعی سربراہان کی ملاقات کے دوران روس اور یوکرین کے درمیان لڑائی جاری ہے۔ یوکرین کی فضائیہ کا کہنا ہے کہ اس نے رات گئے 140 ڈرونز کے حملے ریکارڈ کیے، جس کا آغاز مقامی وقت کے مطابق 20 بجے ہوا، اطلاعات کے مطابق اوڈیسا اور کھرکیو کے علاقوں کو نشانہ بنایا گیا۔

پاک وزیراعظم ہاؤس آمد پر ترک صدر رجب طیب اردوان کے اعزاز میں پروقار استقبالیہ تقریب

اسلام آباد، 13 فروری (یو این آئی) ترک صدر رجب طیب اردوان کا 2 روزہ دورہ پاکستان کے دوران وزیراعظم ہاؤس آمد پر وزیراعظم شہباز شریف نے پرتپاک استقبال کیا، مہمان صدر کے لیے پروقار استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی، مسلح افواج کے چاق و چوبند دستے نے مہمان صدر کو سلامی پیش کی ۔ ڈان نیوز کے مطابق 2 روزہ دورے پر پاکستان پہنچنے والے ترکیہ کے صدر رجب طیب اردوان کی ایوان وزیراعظم آمد پر وزیراعظم شہباز شریف نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ مہمان صدر کو سلامی کے چبوترے پر لایا گیا جہاں دونوں ملکوں کے قومی ترانے بجائے گئے جس کے بعد مسلح افواج کے چاق و چوبند دستے نے انہیں گارڈ آف آنر پیش کی، مہمان صدر نے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا، اس موقع پر آرمی چیف جنرل عاصم منیر بھی موجود تھے، جنہوں نے مہمان صدر سے مصافحہ بھی کیا۔ بعدازاں وزیراعظم شہباز شریف نے مہمان صدر سے وفاقی کابینہ کے ارکان کا فرداً فرداً تعارف کرایا جس کے بعد صدر اردوان نے اپنے وفد کے ارکان سے وزیراعظم کا تعارف کروایا۔ ترک صدر نے ایوان وزیراعظم کے سبزہ زار میں اپنے ہاتھوں سے پودا لگایا، اس موقع پر ملکی سلامتی اور پاک ترک تعلقات اور دونوں ملکوں کے استحکام کے لیے فاتحہ خوانی بھی کی گئی۔ دریں اثنا، وزیراعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ پاکستانی قوم ترک صدر اور خاتون کا پرتپاک خیر مقدم کرتی ہے، صدر اردوان کی قیادت میں پاک ترک برادرانہ تعلقات مضبوط تر ہوتے جا رہے ہیں۔ ترک صدر رجب طیب اردوان کی پاکستان آمد پر اپنے بیان میں وزیراعظم شہباز شریف نے کہا کہ صدر اردوان بصیرت والے سیاست دان ہیں جنہوں نے ترکیے کو بدل دیا، صدر اردوان کی قیادت میں پاک ترک برادرانہ تعلقات مضبوط تر ہوتے جا رہے ہیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ صدر اردوان کے دورے پر مضبوط تعلقات کو مزید بلندیوں تک پہنچانے کے خواہشمند ہیں۔ واضح رہے کہ وزیراعظم شہباز شریف کی دعوت پر ترکیہ کے صدر رجب طیب اردوان گزشتہ رات 2 روزہ دورے پر پاکستان پہنچے تھے۔ ڈان نیوز کے مطابق جاری اعلامیے میں بتایا گیا ہے کہ صدر مملکت آصف علی زرداری اور وزیراعظم نے نور خان ایئربیس پر ترکیہ کے صدر کا استقبال کیا۔ اس کے علاوہ نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ اسحٰق ڈار، وفاقی وزیر دفاع خواجہ آصف، وفاقی وزیر اطلاعات و دیگر اعلیٰ حکام بھی ان کے استقبال کے لیے موجود رہے۔ اعلامیے کے مطابق پاک فضائیہ کے جے ایف 17 طیارے ترکیہ کے صدر کے جہاز کو حصار میں اسلام آباد لائے، پاکستان کی فضائی حدود میں پاک فضائیہ کے طیاروں نے فضائی استقبال کیا۔

ڈونلڈ ٹرمپ امن کے علمبردار بننا چاہتے ہیں تو اسرائیلیوں کو الاسکا منتقل کر دیں: رکن سعودی شوریٰ

ریاض: سعودی شوریٰ کونسل کے رکن یوسف بن طراد السعدون نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے فلسطینیوں کو غزہ کی پٹی سے منتقل کرنے کی تجویز پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیلیوں کو الاسکا اور گرین لینڈ منتقل کرنا مشرق وسطیٰ کے استحکام کا بہتر حل ہوگا۔ ٹرمپ نے متعدد مواقع پر فلسطینیوں کو غزہ سے منتقل کرنے کی تجویز پیش کی ہے، اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ اس محصور کو "مشرق وسطیٰ کے رویرا" میں تبدیل کرنے کے لیے ایک غیر معمولی تعمیر نو کے منصوبے پر عمل کریں گے۔ مقامی میڈیا اداروں کے مطابق، رکن سعودی شوریٰ کونسل یوسف بن طراد السعدون نے کہا کہ، ٹرمپ اسرائیلیوں کو الحاق کے بعد گرین لینڈ میں بھی آباد کر سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ، ٹرمپ کی مشرق وسطیٰ سے متعلق پالیسیاں احمقانہ، غیر منطقی اور یکطرفہ ہیں، صیہونی اور اس کے اتحادی مملکت سعودی عرب پر اسرائیل سے مذاکرات کے لیے دباؤ ڈالنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ، انسانی تاریخ یہودیوں کی فتنہ پروری اور سازشوں سے واقف ہے۔ واضح رہے ٹرمپ کے تبصرے کی کئی بڑے عرب، یورپی اور دیگر ممالک نے بڑے پیمانے پر مذمت کی ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نتن یاہو نے جمعرات کو ستم ظریفی سے کہا کہ فلسطینیوں کو فلسطینی خودمختاری کے کسی تصور کو مسترد کرتے ہوئے، اپنے وطن کے بجائے سعودی عرب میں اپنی ریاست قائم کرنی چاہیے۔ یوسف بن طراد السعدون کا کہنا ہے کہ 13 ویں اور 16 ویں صدی میں یورپی ممالک نے یہودیوں کو ملک بدر کیا، امریکی پالیسی میں غیر قانونی قبضہ اور مقامیوں کی نسل کشی شامل ہے، غزہ کے فلسطینیوں کو عرب ممالک بھیجنے کی تجویز اسرائیل کے موقف سے میل کھاتی ہیں۔ انھوں نے اسے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی قرار دیا۔ رکن سعودی شوریٰ کونسل کے مطابق فلسطینیوں کو اپنی سرزمین سے بے دخلی کا منصوبہ صہیونی طبقے نے تیار کیا ہے، اس کے لیے شرمناک طریقے سے وائٹ ہاؤس کا ڈائس استعمال کیا جا رہا ہے۔ انھوں نے واضح کیا کہ، مسئلہ فلسطین اور فلسطینیوں کے حقوق پر سعودی موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے اور نہ ہی آئے گی۔ یوسف بن طراد السعدون نے کہا کہ صیہونیوں اور ان کے اتحادیوں کو یہ جان لینا چاہیے کہ وہ سعودی قیادت کو میڈیا کے جال اور جھوٹے سیاسی دباؤ میں گھسیٹنے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

غزہ جنگ بندی جاری رہنے کے امکانات روشن

حماس اور اسرائیل کی طرف سے مثبت اشارے

قاہرہ: اسرائیل نے مبینہ طور پر ثالث مصر اور قطر کے ذریعے حماس کو پیغام بھیجا ہے کہ اگر مزاحمتی تنظیم ہفتے کے روز مزید تین یرغمالیوں کو رہا کرتی ہے تو یرغمالیوں کی رہائی اور جنگ بندی کا معاہدہ جاری رہے گا۔ بدھ کو والا نیوز سائٹ نے یہ اطلاع دی۔ اسرائیلی وزیراعظم کی جانب سے متضاد بیانات کی ایک سیریز کے ایک دن بعد اسرائیل کا یہ بیان سامنے آیا ہے، جس میں نتن یاہو نے 9 یرغمالیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا تھا، اور دھمکی دی تھی کہ، اگر حماس ایسا نہیں کرتا تو جنگ بندی ختم ہو جائے گی۔ امریکی صدر نے بھی نتن یاہو جیسا ہی مطالبہ کیا تھا۔ لیکن حماس نے ٹرمپ کا مطالبہ سختی سے مسترد کر دیا تھا۔ والا نیوز سائٹ نے ایک سینئر اسرائیلی اہلکار کا حوالا دیتے ہوئے لکھا کہ، اسرائیلی اہلکار ثالثوں کے ساتھ سخت محنت کر رہے ہیں تا کہ معاہدے کو دوبارہ پٹری پر لایا جا سکے۔ اہلکار نے مزید کہا کہ بدھ تک معاہدے کے ٹوٹنے کا خطرہ پہلے دن کی نسبت کم ہو گیا ہے۔ قطری ملکیتی آؤٹ لیٹ العربی الجدید کی ایک رپورٹ میں مصری ذرائع کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ، قاہرہ میں مصری انٹیلی جنس کے سربراہ حسن رشاد اور حماس کے وفد کے درمیان ہونے والی ملاقات کے بعد حالات ایک پیش رفت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جنگ بندی معاہدے کے لیے حماس کے وفد کی قیادت ڈپٹی پولٹ بیورو چیف خلیل الحیا کر رہے ہیں۔ العربی الجدید کی رپورٹ کے مطابق، قطر اور مصر کے ساتھ ساتھ امریکہ کے خصوصی ایلچی سٹیو وٹ کوف کی کوششوں نے کچھ پیچیدہ مسائل کو حل کر دیا ہے۔ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ، غزہ کی پٹی میں ایندھن اور طبی آلات لانے کے لیے بین الاقوامی تنظیموں کی فہرست کو اسرائیل نے منظوری دے دی ہے، تاہم اسرائیل نے ابھی تک فلسطینیوں کے قافلوں اور مزید خیمے لانے کی منظوری نہیں دی ہے۔ اگر اسرائیل آج (جمعرات) کو قافلوں کے لیے اپنی منظوری دے دیتا ہے، تو حماس جمعہ کے روز ہفتے کو رہائی پانے والے تینوں مغویوں کے ناموں کا اعلان کر سکتا ہے۔ واضح رہے حماس نے اسرائیل پر جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام لگاتے ہوئے باقی ماندہ یرغمالیوں کی رہائی کو موخر کر دیا تھا۔ حماس نے کہا تھا کہ وہ غزہ میں داخلے کے لیے خیموں جیسی کچھ امدادی اشیاء کے داخلے پر پابندی سمیت معاہدے کی مبینہ اسرائیلی خلاف ورزیوں پر اگلے نوٹس تک یرغمالیوں کی رہائی کو موخر کر رہی ہے۔ اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی معاہدے میں کہا گیا ہے کہ پہلے 42 دن کے مرحلے کے دوران اسرائیل کو غزہ میں کم از کم 60,000 عارضی ٹینٹ اور 200,000 خیموں کی اجازت دینی ہوگی۔ اسے ملبے کو ہٹانے کے لیے سامان کی متفقہ مقدار میں داخلے کی اجازت بھی دینی ہوگی۔ غزہ کے تباہ شدہ بجلی، پانی، سیوریج اور مواصلاتی نظام کے ساتھ ساتھ اس کی خستہ حال سڑکوں کی مرمت کا کام پہلے مرحلے میں شروع ہونا ہے۔ جنگ کی وجہ سے تباہ شدہ گھروں کی تعمیر نو کے لیے منصوبہ بندی کا عمل بھی اسی طرح ہے۔ تمام مرمت اور منصوبہ بندی کی نگرانی اقوام متحدہ اور جنگ بندی کے ثالث مصر اور قطر کر رہے ہیں۔ حالانکہ ملبے کو ہٹانے اور تعمیر نو کا کام شروع کرنے میں کئی دہائیاں لگ سکتی ہیں، اقوام متحدہ کے مطابق یہ بھی قبل از وقت ہو سکتا ہے، خاص طور پر اگر جنگ بندی ٹوٹ جائے اور اسرائیل وہاں اپنی بمباری کی مہم دوبارہ شروع کر دے۔ دوسری جانب، امریکی صدر ڈونلڈ جے ٹرمپ کا غزہ کو "مشرق وسطیٰ کا رویرا" کے طور پر دوبارہ تعمیر کرنے کا ارادہ غیر یقینی صورتحال میں اضافہ کرتا ہے۔ معاہدے کے پہلے مرحلے میں حماس کو تقریباً 2000 فلسطینی قیدیوں کے بدلے 33 اسرائیلی یرغمالیوں کو رہا کرنا ہے۔ حماس نے اب تک 16 یرغمالیوں کو رہا کیا ہے، اس کے علاوہ پانچ تھائی یرغمالیوں کو بھی رہا کیا گیا ہے جو اس معاہدے کا حصہ نہیں تھے۔

کیلیفورنیا ہمیں فروخت کر دیں، ڈینش شہریوں کا ٹرمپ کو مشورہ

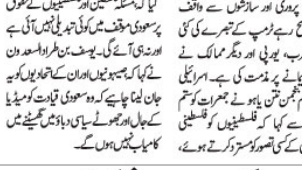

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ڈنمارک میں ایک خود مختار جزیرے گرین لینڈ کو خریدنے کے منصوبے کے جواب میں ڈنمارک کے شہریوں نے انہیں "کیلیفورنیا "فروخت کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو کیلیفورنیا فروخت کر دینے کا مشورہ دینے کے حوالے سے گو کہ یہ ایک پیروڈی آن لائن پٹیشن ہے، لیکن پیر کو اس مہم کے آغاز کے بعد سے تقریباً 204,000 لوگوں نے اس میں حصہ لیا ہے، جس کا ہدف 500,000 لوگوں کی حمایت حاصل کرنا ہے۔ ڈنمارک کی ایک ویب سائٹ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس مہم کا مقصد کیلیفورنیا کو امریکہ سے خریدنا اور اسے ڈنمارک کے علاقے میں شامل کرنا ہے۔ یہ مہم ٹرمپ کے گرین لینڈ کو خریدنے کے منصوبے کے جواب میں شروع کی گئی ہے۔ اس پٹیشن میں کیلیفورنیا کو دوبارہ عظیم بنانے " کا وعدہ کیا گیا ہے۔ پٹیشن میں اشارہ دیا گیا کہ امریکی صدر اور ریپبلکن پارٹی کے رہنما ٹرمپ کو ملک میں ڈیموکریٹس کا گڑھ کیلیفورنیا پسند نہیں ہے۔ اس میں کہا گیا ہے" ، ٹرمپ کو کیلیفورنیا کا بڑا پرستار نہیں سمجھا جا سکتا۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ مناسب قیمت پر اس جگہ کو ترک کرنے کو تیار ہوں گے۔" دیگر ریاستوں کے مقابلے کیلیفورنیا کو خریدنے کا انتخاب کرنے کی وجہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ کیلیفورنیا کا انتخاب اس کی گرم اور دھوپ والی آب و ہوا، جدید ٹیکنالوجی، ایوکاڈو کی پیداوار اور ڈزنی لینڈ ریزورٹ کی وجہ سے کیا گیا۔ پٹیشن پر دستخط کرنے والوں نے کہا کہ اگر کیلیفورنیا کو ڈنمارک کو بیچنے کا معاہدہ ہوتا ہے تو ڈزنی لینڈ کا نام ڈینش مصنف ہنس کرسچن اینڈرسن کے نام پر رکھا جائے گا۔ مہم میں کہا گیا ہے کہ ٹرمپ ہر وہ کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جسے وہ اپنے لیے اچھا سمجھتے ہیں۔

برطانیہ کا غیر دستاویزی تارکین وطن کو شہریت نہ دینے کیلئے قوانین سخت کرنے کا اعلان

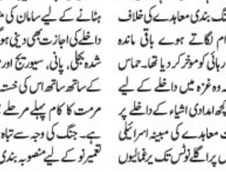

لندن، 13 فروری (یو این آئی) برطانوی حکومت نے کہا ہے کہ وہ امیگریشن قوانین کو سخت کر رہی ہے تا کہ چھوٹی کشتیوں پر آنے والے غیر دستاویزی تارکین وطن کے لیے بعد میں شہریت حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہو جائے۔ ڈان اخبار میں شائع خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق نئی ہدایات کے تحت سمندر کے راستے یا گاڑیوں کے پیچھے چھپ کر آنے والے تارکین وطن کو شہریت دینے سے انکار کر دیا جائے گا۔ محکمہ داخلہ کے ترجمان کا کہنا تھا کہ 'یہ ہدایات ان اقدامات کو مزید تقویت دیتی ہیں جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جو کوئی بھی غیر قانونی طور پر برطانیہ میں داخل ہوتا ہے، بشمول بذریعہ چھوٹی کشتی، اسے برطانوی شہریت کی درخواست مسترد کیے جانے کا سامنا کرنا پڑتا ہے'۔ گزشتہ عام انتخابات کے دوران نائجل فیرج کی امیگریشن اصلاحات مخالف یو کے پارٹی نے تقریباً 40 لاکھ ووٹ حاصل کیے تھے جس کے بعد وزیراعظم کیئر اسٹارمر کی لیبر حکومت پر تارکین وطن کی تعداد میں کمی لانے کا دباؤ ہے، لیکن قوانین میں تبدیلی کو لیبر پارٹی کے کچھ ارکان پارلیمنٹ نے تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ قانون ساز اسٹیلا کریسی نے 'ایکس' پر لکھا کہ 'اگر ہم کسی کو پناہ گزین کا درجہ دیتے ہیں تو اسے برطانوی شہریت دینے سے انکار کرنا درست نہیں ہو سکتا، انہوں نے مزید کہا کہ یہ پالیسی انہیں ہمیشہ کے لیے دوسرے درجے کا شہری بنا دے گی۔' امیگریشن قانون کے ایک بلاگ 'فری موومنٹ' کا کہنا ہے کہ ان تبدیلیوں کے فوری نفاذ سے پناہ گزینوں کی ایک بڑی تعداد کو برطانوی شہری بننے سے روکا جا سکتا ہے، اس نے تازہ ترین رہنمائی کو 'ناقابل یقین حد تک مضحکہ خیز اور ہم آہنگی کے لیے نقصان دہ' قرار دیا۔ یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب رواں ہفتے ارکان پارلیمنٹ نے حکومت کے نئے بارڈر سیکیورٹی، سیاسی پناہ اور امیگریشن بل پر بحث کی تھی، جس کا مقصد قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں کو 'انسداد دہشت گردی طرز کے اختیارات' فراہم کرنا ہے تا کہ وہ غیر قانونی تارکین وطن لانے والے گینگز کا خاتمہ کر سکیں۔

حوثی گروپ کے ساتھ جھڑپوں میں پانچ یمنی فوجی مارے گئے

صنعا، 13 فروری (یو این آئی) وسطی یمن کے ماریب صوبے میں بدھ کو حوثی گروپ کے ساتھ جھڑپ میں کم از کم پانچ یمنی فوجی ہلاک ہو گئے۔ ایک فوجی ذریعے نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ دونوں فریقوں نے معارب کے رغوان ضلع میں فرنٹ لائن پر توپ خانے اور ڈرون تعینات کیے ہیں۔ حوثی گروپ نے ابھی تک اس تنازعے پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ وسطی معارب، جو تیل اور گیس کے ذخائر کا گھر ہے، اس وقت حکومتی دستوں کے کنٹرول میں ہے، جب کہ حوثی گروپ شمالی اور جنوبی کناروں کے کئی اضلاع پر کنٹرول رکھتا ہے۔ 2022 میں جنگ بندی کا معاہدہ طے پانے کے بعد سے وقفے وقفے سے جھڑپیں جاری ہیں۔ تاہم، اس ماہ، ماریب میں کشیدگی بڑھ گئی ہے، دونوں فریقوں نے محاذ جنگ پر فوجی جمع کر لی ہیں۔

نائجر میں فوجی آپریشن کے دوران چار فوجی زخمی

نیامی، 13 فروری (یو این آئی) نائجر کے جنوب مغربی علاقے طلیبری میں ایک مشن پر حالیہ دھماکہ خیز ڈیوائس حملے میں چار فوجی زخمی ہو گئے۔ نائجر کی دفاعی اور سیکیورٹی فورسز نے کہا کہ اتوار سے بدھ تک ملک بھر میں سیکیورٹی آپریشنز میں 27 عسکریت پسندوں کو گرفتار کیا گیا، جن میں سے کچھ بوکو حرام گروپ اور دیگر کا تعلق مغربی افریقہ میں اسلامک اسٹیٹ سے ہے۔ ان کارروائیوں میں بھاری مقدار میں جنگی ہتھیار اور گولہ بارود، موٹر سائیکلیں، تین موٹرولا ریڈیوز کے ساتھ ساتھ چوری شدہ مویشی اور بڑی مقدار میں ایندھن بھی قبضے میں لے لیا گیا۔

مغرب افغانستان کو ترقی یافتہ نہیں دیکھنا چاہتا: سپریم لیڈر افغانستان

قندھار، 13 فروری (یو این آئی) امارت اسلامیہ افغانستان کے سپریم لیڈر ہبت اللہ اخوندزادہ نے کہا ہے کہ مغرب افغانستان کو ترقی یافتہ نہیں دیکھنا چاہتا۔ تفصیلات کے مطابق افغان رہنما نے گزشتہ روز قندھار یونیورسٹی کا دورہ کیا، اس موقع پر خطاب میں افغانستان کی موجودہ صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک کو ماضی میں دو بار بیرونی طاقتوں، ایک بار مشرق اور دوسری بار مغرب نے نقصان پہنچانے کی کوشش کی، لیکن افغانوں کے عزم اور دینی حمیت نے ان سازشوں کو ناکام بنا دیا۔ انھوں نے مغربی طاقتوں کی غیر قانونی پابندیوں اور افغانستان کی ترقی میں رکاوٹ ڈالنے کی کوششوں پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مغرب افغانستان کو ترقی یافتہ نہیں دیکھنا چاہتا اور اسی وجہ سے اس کی تجارت اور معیشت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔

کربلا ملکہ جہاں میں منایا گیا جشن ولی عصرؑ

لکھنؤ۔ شیعوں کے بارہویں امام حضرت مہدیؑ کے یوم ولادت کی ماقبل شام پر جگہ جگہ محفلوں کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں تمام علماء اور شاعروں نے حضرت امام مہدیؑ کی شان میں اپنے کلام پیش کئے۔ امام کی ولایت جمعہ کو منائی جائے گی۔ امام کی ولادت کی خوشی میں لوگوں نے آتش بازی بھی کی۔ انجمن خدام کربلا کی جانب سے کربلا ملکہ جہاں عیش باغ میں جشن ولی عصرؑ کا انعقاد کیا گیا۔ جشن کی صدارت مولانا محمد عباس ترابی نے کی۔ جشن میں مولانا یعسوب عباس و مولانا میثم زیدی نے امام مہدیؑ کی فضیلت بیان کی۔ اس کے بعد شاعروں نے بارگاہ ولی عصرؑ میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ پروگرام کی نظامت مولانا مندراپالوی اور قیصر جرولی نے کی۔ اس موقع پر سماجی کارکن وفا عباس، عباس نگار، عالم اور متقی زیدی کو سماجی خدمات کے پیش نظر ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ولادت کے موقع پر کربلا ملکہ آفاق مہندی گنج میں حسین آباد ٹرسٹ نے جشن مسرت کا انعقاد کیا۔ محفل کو مختلف علماء نے خطاب کیا۔ اس کے بعد شاعروں نے امام مہدیؑ کی شان میں قصیدے پڑھے۔ عقیدت مندوں نے کربلا پہنچ کر زیارت اور نذر کی۔ اس موقع پر کربلا کو شاندار طریقے سے سجایا گیا تھا۔ اسی طرح روضہ کاظمین میں بھی جشن امام زمانہؑ منایا گیا۔

حضرت امام مہدیؑ کی ولادت کی خوشی میں مہدی گھاٹ پر دریا (گومتی) میں بجرا روشن رہا۔ مہکتے پھولوں کے ساتھ بجرے کو رنگ برنگی روشنی سے سجایا گیا۔ مولانا حسن ظہیر نے بجرے پر امام کی سلامتی کی نذر دی۔ عقیدت مندوں نے بجرے کی زیارت کر نذر چکھی۔ اس موقع پر مولانا کلب جواد اور مولانا یعسوب عباس سمیت تمام علماء نے پہنچ کر بجرے کی زیارت کی۔ بجرے پر محفل بھی، جس میں شاعروں نے امام کی شان میں عقیدت مند شریک ہونے لگے تھے یہ سلسلہ صبح تک جاری رہے گا۔ بجرے پر مٹی کے کونڈوں میں طرح طرح کے حلقے پر لوگ اپنے امام کی سلامتی کے لئے نذر کر رہے تھے تو کوئی مٹھائیاں بانٹ کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ زائرین نے مہدی گھاٹ پہنچ کر بجرے کی زیارت کی اور بہتر زندگی کے لئے امام سے دعائیں مانگی، وہیں گومتی ندی میں عریضے ڈال کر منت مانگی۔ بجرے کا انعقاد انجمن حضور امامت نے کیا تھا۔

مہدی گھاٹ پر سجا بجرا، عقیدت مندوں نے کی زیارت
شب برأت آج، ۱۸ر شعبان کو جشن قائم کی تیاریاں زوروں پر

عبادت اور مغفرت کا تیوہار شب برأت پوری عقیدت سے منایا گیا۔ اس موقع پر لوگوں نے اپنے پرکھوں کی یاد میں نذر نیاز و فاتحہ دلا کر ان کی مغفرت کے لئے دعائیں کی اور رات بھر عبادت کی۔ اس موقع پر کربلاؤں، قبرستانوں، مسجدوں میں خاص نمازوں اور قرآن خوانی کا انعقاد کیا گیا۔ لوگوں نے دنیا میں نہ رہے اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کی قبروں کو موم بتیوں اور طرح طرح کے پھولوں و پھلوں کی چادروں سے خوب سجایا تھا جس سے قبرستان اور کربلائیں جگمگا اٹھی۔ دیر رات تک لوگ اپنے پرکھوں کی قبروں پر جاتے رہے۔ کربلا تالکٹورہ، کربلا ملکہ جہاں، کربلا امام حسین خاں، عیش باغ، عالم باغ، وی آئی آئی پی روڈ، امام باڑہ غفرانمآب، امام باڑہ آغا باقر، کوئے دان کی بغیہ، کربلا عباس باغ، مصری کی بغیہ، کربلا منشی فضل حسین، علی گنج، سپا، ڈالی گنج، گومتی نگر، گنج شہیداں، مویا گڑھی کنورا، سرودوے نگر، تکیہ میرن شاہ، کھدرا، راجہ جی پورم، نشاط گنج، وغیرہ قبرستانوں پر رات بھر رونق رہی۔ لوگوں نے یہاں پہنچ کر اپنے پرکھوں کی قبروں پر فاتحہ پڑھا۔ لوگوں نے فاتحہ دلانے کے لئے جہاں گھروں میں چنے کی دال، روے کا حلوہ پوری پراٹھا بنایا تو کچھ لوگوں نے بجرا سے حلوہ خرید کر فاتحہ دلایا۔

سید محمد جواد نقوی جوائنٹ سکریٹری نے پریس نوٹ میں اطلاع دی ہے کہ تنظیم جعفری کے زیر اہتمام سابقہ روایات کے مطابق امسال بھی ۱۸ر شعبان المعظم مطابق ۱۷ر فروری، بروز پیر جشن قائم کے عنوان سے ۹ر بجے شب میں اندرون روضۂ کاظمین کے سبزہ زار پر عالمی جشن مقاصدہ کی تیاری کے سلسلہ میں ۱۳ر فروری، ۲۰۲۵ء کو تنظیم جعفری کے چیرمین سید شوذب کاظم جرولی کے مکان عباس اپارٹمنٹ، وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ میں ایک جلسہ زیر صدارت جانشین خطیب الایمان مولانا سید شوذب کاظم جرولی، شب میں ۹ر بجے ہوا۔ جس میں ادارہ کے سکریٹری نے محفل کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ تیاریوں کے سلسلہ میں بتایا گیا کہ لائٹ وٹینٹ وغیرہ کے سلسلہ میں ذمہ داران کو سپرد کر دیا گیا ہے۔ جن بیرونی حضرات کو دعوت نامہ بھیجے گئے تھے ان کی منظوری مل گئی ہے۔ مقامی شعرائے کرام کو دعوت نامہ بھیجے جا رہے ہیں۔ ضلع انتظامیہ کو درخواست بھی دی جائے گی۔ صاف صفائی، پانی، اسٹریٹ لائٹ اور بجلی کے معقول انتظام کرنے کے لئے درخواست بھیجی جا چکی ہے۔ شرکائے جلسہ میں مولانا شوذب کاظم جرولی، وصی الحسن (نائب صدر)، سید محمد حیدر رضوی (جنرل سکریٹری)، سید محمد جواد نقوی (جوائنٹ سکریٹری)، سید جاوید عابدی (خازن)، و دیگر ممبران موجود تھے۔ امسال جشن قائم کے عنوان سے تنظیم جعفری کے زیر اہتمام ۴۵ ویں درو کے عالمی محفل مقاصدہ ۱۸ر شعبان المعظم ۱۸ر فروری، ۲۰۲۵ء، بروز پیر، بوقت ۸:۳۰ بجے شب، بمقام صحن مبارک روضۂ کاظمین میں ولادت بہ سعادت امام مہدی آخر الزماںؑ کے پر مسرت موقع پر اولاً تلاوت کلام پاک سے جناب یوسف مرزا آغاز کریں گے۔ جشن کی صدارت مولانا سید شوذب کاظم جرولی صاحب کریں گے۔ جشن مقاصدہ کی نظامت و خطابت مولانا سید عابس کاظم جرولی صاحب کریں گے۔ افتتاحی تقریر حجۃ الاسلام جناب مولانا سید عروج الحسن میثم رضوی صاحب کریں گے۔ ملک سے سبھی مکتب فکر کے علماء کرام و کلاء، دانشوران، سیاسی و سماجی و شہر کے ہر مکتب فکر کے عالمی شہرت یافتہ شعرائے کرام اس محفل مقاصدہ میں شرکت کریں گے۔

کشی نگر میں مسجد کے انہدام کی کارروائی افسوسناک: اجے رائے
کانگریس کے ریاستی صدر کا یوگی حکومت ریاست میں سماجی ہم آہنگی اور امن وامان کو برباد کرنے کا الزام

لکھنؤ:13 فروری (پی این ایس) اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اور سابق وزیر اجے رائے نے کہا کہ یوگی ریاست کی سماجی ہم آہنگی، بھائی چارہ اور امن وامان کو برباد کرنے میں پوری طرح مصروف ہیں۔ پریس کانفرنس کا خطاب کرتے ہوئے مسٹر اجے رائے نے کہا کہ اپنی ناکامی کو چھپانے کے لیے پوری ریاست میں اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے خلاف ماحول بنایا جا رہا ہے اور انتظامی ڈھانچے کا غلط استعمال کرتے ہوئے ان کے مذہبی مقامات کو بھی نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ یہ کام پوری ریاست میں منصوبہ بند طریقے سے کیا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ جیسا کہ پہلے یوپی کے بہرائچ ضلع میں، پھر مغربی یوپی سنبھل ضلع میں اور اب پوروانچل کے ضلع کشی نگر میں مسلمانوں کے خلاف طاقت کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔ مسٹر رائے نے کہا کہ 9 فروری کو کشی نگر ضلع کے ہاٹا نگر پنچایت میں مدنی مسجد کو بغیر کسی اطلاع کے منہدم کر دیا گیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ ہائی کورٹ کا اسٹے ایک دن پہلے 8 فروری کو ختم ہو رہا تھا اور 9 فروری کو اتوار کی وجہ سے عدالت بند تھی۔ تاکہ مسجد کمیٹی کو عدالت میں جانے کا موقع نہ ملے، ان کے آئینی حقوق کو دبایا گیا اور 9 فروری اتوار کی چھٹی والے دن ایک درجن بلڈوزر استعمال کرتے ہوئے مسجد کو جلد بازی میں گرا دیا گیا۔ مسٹر رائے نے کہا کہ ظلم کی انتہا یہ ہے کہ جس مسجد کو گرایا گیا وہاں ایک مدرسہ بھی چل رہا تھا جہاں بچے بھی پڑھتے تھے۔ یہی نہیں بلڈوزر چلانے سے پہلے انہیں قرآن شریف اور دیگر مذہبی کتابیں نکالنے کا موقع بھی نہیں دیا گیا۔ یہ آمرانہ کارروائی پورے ہاٹا کو پولیس چھاؤنی میں تبدیل کر کے کی گئی۔ بندی کے تحت، اب منقطع ہندو یوا واہنی کے ایک سابق افسر رام بچن سنگھ کی طرف سے شکایت کی گئی تھی، جس کا زمین یا پورے معاملے سے کوئی لینا دینا نہیں تھا، اور فوری طور پر ایس ڈی ایم کی قیادت میں انکوائری کا حکم جاری کیا گیا۔ مسجد کمیٹی کی جانب سے عدالت میں جانے کے آپشنز ختم ہونے سے پہلے ہی مسجد کا انہدام حکومت کی پولرائزیشن کی سیاست کی زندہ مثال ہے۔ مسٹر رائے نے کہا کہ وہاں موجود لوگوں سے بات کرتے ہوئے معلوم ہوا کہ سماج وادی پارٹی کے لیڈر اور ہاٹا نگر پالیکا کے چیئرمین رامانند سنگھ اور نگر پالیکا کے ای او مینو سنگھ نے اس بدقسمت کارروائی میں اہم کردار ادا کیا۔ مسٹر رائے نے کہا کہ کل میں خود کشی نگر ضلع گیا تاکہ واقعہ کے حقائق کے بارے میں جانکاری حاصل کی جا سکے اور متاثرہ فریق سے بھی بات کی۔ ایک بات تو واضح ہے کہ انتظامیہ اس معاملے میں بہت سے جھوٹ بول رہی ہے اور حقائق کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔ مسجد کمیٹی کے لوگوں کا کہنا تھا کہ انتظامیہ نے جب بھی نوٹس دیا اس کا تحریری جواب تمام دستاویزات کے ساتھ جمع کرایا گیا۔ لیکن اس کے بعد بھی تعصب کی وجہ سے یوگی حکومت نے مسجد کو بلڈوز کر ادیا۔ اس حکومت کا مقصد صرف مذہبی تسکین کے ذریعے ووٹ کی سیاست کرنا ہے۔ مسٹر رائے نے کہا کہ میں کشی نگر کے لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے یوگی حکومت کی سماجی ہم آہنگی کو خراب کرنے کی تمام کوششوں کے باوجود باہمی امن اور بھائی چارہ برقرار رکھا اور کہا کہ وہ اپنی لڑائی قانونی طور پر لڑیں گے۔ اس لڑائی میں جہاں بھی ضرورت پڑے، کانگریس پارٹی ان کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر لڑنے کے لیے تیار ہے۔ پریس کانفرنس میں میڈیا ڈیپارٹمنٹ کے چیئرمین، سابق وزیر ڈاکٹر سی پی رائے، کانگریس کے سینئر لیڈر سابق وزیر جناب نسیم الدین صدیقی، میڈیا ڈیپارٹمنٹ کے وائس چیئرمین منیش شریواستو ہندوی، ریاستی کانگریس کے ترجمان سدھانشو باجپئی موجود تھے۔

وقف بل پر جے پی سی کی رپورٹ پر ہنگامہ، مسلم مذہبی رہنماؤں کا شدید ردعمل
ڈمپل یادو نے اسے من مانی قرار دیا

لکھنؤ:13 فروری (پی این ایس) جے پی سی کمیٹی کے چیئرمین اور بی جے پی رکن پارلیمنٹ جگدمبیکا پال نے وقف ترمیمی بل پر جے پی سی کی رپورٹ لوک سبھا میں پیش کی۔ اس بل کو لے کر لوک سبھا میں زبردست ہنگامہ ہوا۔ اپوزیشن نے ایوان سے واک آؤٹ بھی کیا۔ راجیہ سبھا کے بعد لوک سبھا میں جے پی سی کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد ملک بھر کی سیاست گرم ہو گئی ہے۔ مسلم مذہبی رہنماؤں کے ساتھ اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں نے بھی حملہ شروع کر دیا ہے۔ مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے مطالبہ کیا ہے کہ وقف بل میں کوئی ترمیم نہیں ہونی چاہیے، جب کہ ایس پی رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو نے کہا کہ یہ حکومت من مانی طریقے سے بل لا رہی ہے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے رکن مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے کہا کہ ہم وقف (ترمیمی) بل کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وقف بل میں ترمیم نہ کی جائے۔ اپوزیشن ارکان پارلیمنٹ نے بھی اپنے اعتراضات اٹھائے تھے لیکن انہیں رپورٹ میں شامل نہیں کیا گیا۔ شیعہ مذہبی رہنما مولانا یعسوب عباس، جنرل سکریٹری آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ نے کہا کہ ہم اس معاملے میں وقف ماہرین کے ساتھ لیگل سیل کی میٹنگ کریں گے۔ مذہبی رہنما مولانا یعسوب عباس نے کہا کہ اگر ہمیں عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑا تو کریں گے کیونکہ یہ ہمارا قومی مسئلہ ہے۔ اس دوران مین پوری سے ایس پی ایم پی ڈمپل یادو نے کہا کہ اپوزیشن ارکان کی طرف سے دیے گئے اختلافی نوٹ کو وقف ترمیمی بل میں شامل نہیں کیا گیا ہے، ایس پی رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو نے مزید کہا کہ حکومت یہ بل من مانی کر رہی ہے۔ وہ توجہ ہٹانے کے لیے اجلاس کے آخری دن بل لائے ہیں۔ دریں اثنا، بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ اور وقف (ترمیمی) بل پر مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کے چیئرمین، جگدمبیکا پال نے کہا کہ اپوزیشن نے اس معاملے کو اٹھایا اور وزیر داخلہ نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اپوزیشن کے تحفظات کو رپورٹ میں حصہ بہ حصہ شامل کیا جائے۔ اس کے بعد احتجاج ہوا، کیا یہ جمہوریت کے خلاف نہیں؟ اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اور رکن پارلیمنٹ اسد الدین اویسی نے کہا کہ وقف ترمیمی بل غیر آئینی ہے۔ یہ بل وقف کو بچانے کے لیے نہیں بلکہ مسلمانوں سے وقف چھیننے کے لیے لایا جا رہا ہے، وقف کو تباہ کرنے کے لیے لایا جا رہا ہے۔ ہم اس پر تنقید کرتے ہیں۔ فیض آباد سیٹ سے ایس پی ایم پی اودھیش پرساد نے کہا کہ بل کے بارے میں ہماری تجویز کو پوری طرح نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ آج ملک کسانوں اور روزگار کے مسائل سے دوچار ہے۔ ان مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے اس قسم کا بل لایا گیا ہے۔ اس بجٹ میں ہمارے کسانوں کے لیے کچھ نہیں ہے۔ یہ بل اس لیے لایا گیا ہے تاکہ اس بجٹ پر بحث نہ ہو۔ ہم نے نہ صرف اس بل کی مخالفت کی ہے بلکہ اس کا بائیکاٹ بھی کیا ہے۔ گورکھپور سے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ روی کشن نے کہا کہ اپوزیشن کو اپنی سیاست خود کرنی ہوگی۔

بہوجن کرانتی سنگھ نے عوامی مسائل کے تعلق سے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو میمورنڈم سونپا

کاکوری لکھنؤ۔ جمعرات کو بہوجن کرانتی سنگھ کے قومی صدر نے سنگھ کے اسمبلی اسپیکر کی قیادت میں سینکڑوں کارکنوں کے ساتھ ملیح آباد علاقہ کے مکینوں کی موجودگی میں سب ڈویژنل مجسٹریٹ ملیح آباد کو اتر پردیش حکومت کے وزیر اعلیٰ کے نام ایک میمورنڈم سونپا۔ ایک میمورنڈم کے ذریعہ علاقہ کے مختلف مسائل کے حل کا مطالبہ نامہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس وقت ملیح آباد اسمبلی حلقہ کے رحمان کھیڑا میں شیر کی دہشت کی وجہ سے عرصہ دراز سے مقامی دیہاتیوں کی زندگی درہم برہم ہے اور یہ علاقہ کاشتکاری علاقہ ہے جس کی وجہ سے کسان اپنے کھیتوں اور باغات میں کام کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ بچوں کی پڑھائی بھی متاثر ہو رہی ہے اس وقت شادیوں کا سیزن چل رہا ہے اور مہمان ایک دوسرے کی تقریب میں جانے سے خوفزدہ ہیں۔ یومیہ اجرت پر کام کرنے والے مزدور اپنی روزمرہ کی ضروریات کے لیے گھر سے نکلنے سے ڈرتے ہیں۔ محکمہ جنگلات کی تمام تر کوششوں کے باوجود وہ شیر کو پکڑنے میں ناکام ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محکمہ جنگلات کی شیرنی کو پکڑنے کی کوششیں محض رسمی اور مذاق بن کر رہ گئی ہیں۔ ہم سب انتظامیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ شیر کو پکڑنے میں مصروف ٹیم کو ہٹایا جائے اور شیر کو پکڑنے کی ذمہ داری کسی اور ٹیم کو دی جائے۔ تاکہ مقامی شہری خوف و دہشت کے سائے میں زندگی بسر کرنے پر مجبور نہ ہوں اور جلد از جلد کوششیں کر کے عوام کو تشدد پسند شیر سے جلد از جلد نجات دلائی جائے اور عام لوگوں کی زندگی معمول پر آسکے۔ ملیح آباد کا علاقہ پھلوں کے بادشاہ آم کے لیے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ یہ علاقہ شہر کے قریب ہونے کے باوجود محکمہ بجلی یہاں کے لوگوں کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کرتا ہے اور صرف 7 گھنٹے بجلی فراہم کرتا ہے جس کی وجہ سے یہاں کا تمام کھیتی باڑی اور باغبانی کا کام متاثر ہوتا ہے۔ اس علاقے میں بجلی کی فراہمی کا وقت بھی بڑھا کر کم از کم 18 گھنٹے کیا جائے۔ تاکہ پھلوں کی پٹی کا علاقہ ہونے کی وجہ سے باغبانی اور دیگر فصلوں کی آبپاشی کے لیے پانی کی ضرورت پوری ہو۔ لیکن حکام کی جانب سے نہروں اور مائنر میں وافر مقدار میں پانی فراہم نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے فصلوں کو سیراب کرنے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ اس علاقے کی نہروں اور مائنز کی حالت بہتر کر کے پانی کی مناسب فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ ان تین نکاتی مطالبات کو لے کر بہوجن کرانتی سنگھ کے قومی صدر ڈاکٹر موہن لال پاسی نے اپنے اسمبلی اسپیکر رام پال راوت کی قیادت میں سینکڑوں لوگوں کے ساتھ ایک میمورنڈم پیش کیا۔

بیٹیوں پر چرنجیوی کا بیان
پہلے اپنے گھر کی خواتین سے معافی مانگیں: اپرنا یادو

لکھنؤ:13 فروری (پی این ایس) اتر پردیش ریاستی خواتین کمیشن کی نائب صدر اپرنا یادو نے جنوبی ہند کے فلمی اداکار اور سیاستدان چرنجیوی کے بیان پر کہا کہ انہیں پہلے اپنے گھر کی خواتین سے معافی مانگنی چاہیے۔ وہ بھی کسی ماں سے پیدا ہوئے ہیں۔ ان کی ماں ہے جو اس کے گھر کی دیکھ بھال کرتی ہے آپ کو بتاتے چلیں کہ چرنجیوی نے ایک بیان دیا تھا کہ جب میں گھر پر ہوتا ہوں تو مجھے یہ نہیں لگتا کہ میں پوتیوں سے گھرا ہوا ہوں، مجھے لگتا ہے کہ میں ہاسٹل وارڈن ہوں جسے بہت سی خواتین نے گھیر رکھا ہے۔ میں رام چرن سے کہتا ہوں کہ اور کچھ نہیں تو کم از کم ایک ایسا بیٹا ہو جائے جو ہماری وراثت کو آگے لے جائے۔ اس بیان کی وجہ سے انہیں سوشل میڈیا پر کافی ٹرول کیا جا رہا ہے۔ صارفین اسے بتا رہے ہیں کہ 2025 میں بھی وہ لڑکے اور لڑکی میں فرق کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی اپرنا یادو نے بھی ان سے اپنے بیان پر معافی مانگنے کی مانگ کی ہے۔ اپرنا یادو جمعرات کو ایک روزہ دورے پر امیٹھی پہنچیں۔ جہاں انہوں نے میڈیا کے سوالات کے جوابات دیئے۔ وہ ضلع کے اولڈ ایج ہوم پہنچیں اور وہاں موجود بزرگوں کا حال دریافت کیا۔ اس کے ساتھ انہوں نے وہاں موجود بزرگوں سے بھی ملاقات کی اور ان کے مسائل سنے۔ اس کے بعد خواتین کمیشن کی نائب صدر ضلع اسپتال پہنچیں جہاں انہوں نے دیگر وارڈوں کے ساتھ ساتھ ایم این سی یو وارڈ کا معائنہ کیا اور مریضوں سے ملاقات کی اور انہیں ادویات کی کٹس بھی دیں۔ ضلع اسپتال کے بعد خواتین کمیشن کی نائب صدر نے کستوربا گاندھی رہائشی اسکول، گوری گنج کا معائنہ کیا۔ تمام مقامات کا معائنہ کرنے کے بعد سہولیات کو بہتر بنانے کی ہدایات دیں۔ اس نے کہا یہ میرا دوسرا معائنہ ہے۔ حال ہی میں ایک اولڈ ایج ہوم گئی۔ وہاں یہ جان کر خوشی ہوئی کہ بزرگوں کو پنشن مل رہی ہے۔ حکومت مسلسل اپنا کام کر رہی ہے۔ یہاں کی ایک سڑک کی حالت خراب ہے، میں حکومت سے بات کر کے اس کی مرمت کرواؤں گی تاکہ یہاں آنے والے مریضوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ایس پی صدر اکھلیش یادو کے مہا کمبھ میں اسنان کرنے والے لوگوں کے اعداد و شمار پر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ سوال ان سے پوچھا جائے تو بہتر ہوگا۔ اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اپوزیشن والے خود کمبھ اسنان کر رہے ہیں۔

ثقافت کا مہا کمبھ۔ ثقافت اور آرٹ کا حیرت انگیز سنگم

لکھنؤ:13 فروری۔ مہا کمبھ میں ہونے والا ثقافت کا مہا کمبھ اپنے ثقافتی تنوع اور فن کے تمام رنگوں کی وجہ سے عقیدت مندوں اور سیاحوں کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ 13 جنوری سے محکمہ ثقافت کی جانب سے سجائے گئے 24 مرحلوں اور 4 پنڈالوں میں دھن، ثقافت، تہذیب اور تنوع میں اتحاد کے رنگ نظر آ رہے ہیں۔ گنگا، جمنا، سرسوتی اور تروینی پنڈال میں ملک کی مختلف ریاستوں کے فنکار موسیقی کے آلات، رقص اور ڈرامے کی پرفارمنس سے سامعین کو مسحور کر رہے ہیں۔ یہ معلومات دیتے ہوئے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ اس سلسلے میں 14 فروری کو میلے علاقے کے سیکٹر-1 میں سجائے گئے گنگا پنڈال میں عقیدت مند اور سیاح نو دیپ وڈالی کی سریلی موسیقی سے لطف اندوز ہو سکیں گے، جب کہ بنشری راؤ مختلف قسم کے رقص سے سب کو مسحور کرنے کے لیے آ رہے ہیں۔

مہا کمبھ 2025: 'سنگم' پہنچنے کے لیے اب ای۔ رکشہ اور آٹو کا سہارا

پریاگ راج۔ ضلع مجسٹریٹ رویندر کمار مانڈڈ کا کہنا ہے کہ عقیدتمندوں کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اب پارکنگ مقامات سے سنگم تک شٹل بسوں کے ساتھ ساتھ ای رکشہ اور آٹو رکشہ بھی چلائے جائیں گے۔ پریاگ راج میں جاری مہا کمبھ میں کئی طرح کی بدانتظامیوں کی خبریں سامنے آ چکی ہیں۔ اب بھی بڑی تعداد میں عقیدتمند کئی طرح کے مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ سب سے زیادہ دقتیں سنگم تک پہنچنے میں پیش آ رہی ہیں، کیونکہ کئی عقیدتمندوں کو تو یہ معلوم ہی نہیں کہ آخر اسنان (غسل) کرنے کے لیے کون سا راستہ اختیار کریں۔ بھیڑ کی وجہ سے کئی طرح کی بدنظمی ہو رہی ہے اور پولیس انتظامیہ بھی پریشان ہے۔ اس درمیان پریاگ راج ضلع انتظامیہ اور پولیس نے عقیدتمندوں کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک اہم پیش رفت کی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ رویندر مانڈڈ نے بتایا کہ بدھ کے روز پولیس کمشنر اور سینئر افسران کے ساتھ ہوئی میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ پارکنگ مقامات سے عقیدتمندوں کو سنگم تک پہنچانے کے لیے اب شٹل بسوں کے ساتھ ساتھ ای رکشہ اور آٹو رکشہ بھی دستیاب کرائے جائیں گے۔ یہ گاڑیاں انہیں سنگم کے بالکل قریب تک لے کر جائیں گی۔ ای رکشہ اور آٹو رکشہ کی دستیابی سے یقیناً عقیدتمندوں کو آسانی ہوگی، کیونکہ انہیں جی ٹی جواہر تک پہنچنے میں دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ پولیس انتظامیہ کے اس فیصلے سے لوگوں کو زیادہ پیدل بھی نہیں چلنا پڑے گا۔ اس درمیان ضلع مجسٹریٹ نے یہ بھی جانکاری دی کہ جمعرات سے شہر میں بھی دفاتر اور ادارے کھل جائیں گے۔ اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے ٹریفک نظام کو سہل بنائے رکھنے کے منصوبہ پر کام کیا جا رہا ہے۔

فلم اداکار وکی کوشل مہا کمبھ پہنچے

لکھنؤ:13 فروری۔ مشہور ہندوستانی فلمی اداکار جناب وکی کوشل، جو مہا کمبھ 2025 میں شرکت کرنے اور گنگا، جمنا اور سرسوتی کے تروینی سنگم میں عقیدہ کی ڈبکی لگانے کے لیے تیرتھراج پریاگ راج پہنچے، جہاں ریاستی حکومت کی جانب سے پردیش کے وزیر صنعتی ترقیات جناب نند گوپال گپتا نندی نے تہہ دل سے ان کا استقبال کیا۔ فلمی اداکار جناب وکی کوشل ہندو عقیدے کے سب سے بڑے تہوار اور سناتنی روایت کے سب سے بڑے میلہ، مہا کمبھ کی شان سے کافی متاثر ہوئے۔ مہا کمبھ 2025 سناتن روایات کی علامت ہے۔ یہ وہ سنگم ہے جہاں بابا، ریشی منی، دیوتاؤں نے امرت پیدا کیا اور جہاں ہر ڈبکی میں روح پاک ہوتی ہے۔

اودھ نامہ

انسانیت مذہبی حدود سے بالاتر ہے

پریاگ راج میں منعقد ہونے والا مہا کمبھ روایات اور بیانات کے مطابق 144 سال کے بعد ہو رہا ہے۔جس میں اب تک کروڑوں لوگ پاک غسل کر چکے ہیں اور جن میں صدر جمہوریہ دروپدی مرمو اور وزیر اعظم نریندر مودی جی سمیت ملک کی بڑی شخصیات شامل ہیں، کہا جارہا ہے کہ یہ مہا کمبھ میلہ 2025 محض ایک مذہبی اجتماع نہیں ہے بلکہ تنوع میں ہندوستان کے اتحاد کا ایک گہرا جشن ہے۔حالانکہ اس مہا کمبھ میں مسلمانوں کے داخلے پر سخت پابندی کی گئی تھی۔ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ کمبھ یا مہا کمبھ میں مسلمانوں کے داخلے اور وہاں اپنی دکانیں لگانے پر سخت پابندی عائد کی گئی جسے اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا۔لیکن یہ میلہ اپنے عظمت اور وقار کے ساتھ جاری ہے۔لاکھوں عقیدتمندوں کے درمیان، یہ تقریب فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی دل کو گرما دینے والی کارروائیوں کا ایک پلیٹ فارم بن گیا، جو ہندوستان کے مشترکہ ثقافتی ورثے کے پائیدار جذبے کو ظاہر کرتا ہے۔مٹھی بھر نفرت پھیلانے والوں کی تقسیم پیدا کرنے کی کوششوں کے باوجود، ہندوستان کے لوگوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پرامن بقائے باہمی اور باہمی احترام ملک کی شناخت کی بنیاد ہیں۔

کمبھ میلہ ہندوؤں کے لیے ایک مقدس واقعہ ہے، جو لاکھوں لوگوں کو مقدس سنگم کی طرف متوجہ کرتا ہے-دریاؤں گنگا، جمنا اور سرسوتی کا سنگم۔ تاہم، اس سال کا واقعہ مونی اماوسیا (29 جنوری، 2025) کو ایک المناک بھگدڑ سے متاثر ہوا، جس میں کچھ لوگ اپنی جانیں گنوا بیٹھے اور کچھ زخمی ہوئے۔اس حادثہ پر راجنیتی بھی شروع کی گئی اور کہا گیا کہ اس بھگدڑ مین جتنے نفوس کام آگئے ان کی تعداد کی حقیقت کو چھپایا جارہا ہے۔اور اس حوالے سے اپوزیشن نے کئی مطالبات بھی رکھے لیکن وہ سب آہستہ آہستہ دھواں ہوگئے۔اس سانحہ کے پیش نظر، پریاگ راج کے لوگ، خاص طور پر مسلم کمیونٹی، انسانیت اور اتحاد کی حقیقی روح کو مجسم کرتے ہوئے اس موقع پر آگے آئے۔مصیبت میں پھنسے ہزاروں عقیدت مندوں کے لیے مقامی مسلم کمیونٹی نے پناہ، خوراک اور طبی امداد فراہم کرنے کے لیے اپنے گھر، مساجد اور دل کھول دیے۔000,25 سے زیادہ زائرین کو مسجدوں، درگاہوں اور امام بارگاہوں جیسے کہ جانسن گنج روڈ، نخاس کوہنا اور خلد آباد میں رکھا گیا تھا۔کمیونٹی کی طرف سے ایک بھنڈارا (اجتماعی دعوت) کا اہتمام کیا جس میں حلوہ پوری جیسا کھانا پیش کیا گیا اور تھکے ہوئے عقیدتمندوں کو چائے اور پانی پیش کیا گیا۔مہمان نوازی کا یہ غیر معمولی مظاہرہ صرف احسان مندی کا عمل نہیں تھا، بلکہ ہندوستان کی گنگا جمنی ثقافت کا ایک طاقتور موقع تھا۔باہمی احترام اور بقائے باہمی کی روایت جس نے اس خطے کی صدیوں سے تعریف کی گئی ہے۔مگر افسوس کا مقام ہے کہ مسلمانوں کی اس دریا دلی، مہمان نوازی، شرافت و اخلاقیات کا سرکاری سطح پر اعتراف نہیں کیا گیا۔مگر مقامی لوگوں اور مہمانون نے اس خدمت کو دل سے سراہا اور مسلمانوں کے رویے اور ان ی خدمت کے جذبے کی کھل کر تعریف کی۔

پریاگ راج میں مسلم کمیونٹی کے اقدامات اس بات کی یاد دہانی کراتے ہیں کہ انسانیت مذہبی حدود سے بالاتر ہے۔ بہادر گنج کے رہنے والے ارشاد نے اس جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا،"وہ ہمارے مہمان ہیں، ہم نے ان کا پورا خیال رکھا"۔اسی طرح، اے پی این اے چوک کے ایک استاد مسعود نے اپنا مذہبی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں مدد فراہم کی، یہاں جو لوگ آئے ہیں اپنی زندگی گزارنے میں ہمیں کوئی دقت نہیں ہے۔35 سالہ عقیدت مند رام شنکر کو ایک وائرل ویڈیو میں ہارٹ اٹیک اور بے لوث حرکت قلب کا سامنا کرنا پڑا، جس نے سب کو یاد دلاتے ہوئے کہا کہ انسانیت کے ساتھ ہی انسانیت کا کام کیا گیا تھا۔کمبھ عقیدتمندوں کی حفاظت اور فلاح و بہبود کے لئے چادر نے ہندوستان کے مشترکہ ثقافتی ورثے کو اجاگر کیا، جہاں عقائد اور برادری ایک دوسرے کی فلاح و بہبود کے لئے دعا مانگتے رہے ہیں۔

سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے مٹھی بھر افراد کی طرف سے پھیلائی گئی تفرقہ انگیز بیان بازی کے درمیان، چند مثالیں رہنمائی کی روشنی، ہم آہنگ مستقبل کے لیے امید اور امکان پیدا کرنے کے لیے سامنے آتی ہیں۔مہا کمبھ میلہ میں، پروفیسر وی کے ترپاٹھی نے بہت سے لوگوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔نفرت اور دیگر رویے کے خاتمے کا پیغام پھیلانے والے فلائرز کی اس کی تقسیم نے ایک ایسی بحث کو جنم دیا جس سے یہ ظاہر ہوا کہ بقائے باہمی اور فرقہ وارانہ محبت کو تلاش کرنا مشکل نہیں ہے۔اس معاشرے کو اس کی مضبوط لگن کی ضرورت ہے۔کنبھ میں یہ ثابت ہوا کر دیا کہ ہندوستان کے عام لوگ نفرت سے نہیں بلکہ زمین اور اس کی مشترکہ اقدار کے ساتھ گہرے تعلق سے متاثر ہیں۔پریاگ راج میں، مسلمان عبادت گزاروں نے مونی اماوسیہ کے اشنان کے لیے آنے والے عقیدتمندوں کا پھولوں اور رام نامی انگادسترا (شال) سے استقبال کیا، جو ہندو یاتریوں کے روایتی لباس کے طور پر پہنا جاتا ہے۔جو احترام اور مہمان نوازی کا یہ عمل گنگا جمنی ثقافت کی ایک پُرجوش یاد دہانی تھی اور باہمی تعریف و بھائی چارے کی پروان چڑھتی تصویر تھی۔افراتفری کے درمیان بھی، وصی اللہ مسجد کے امام اور مقامی کمیونٹی نے روشن باغ پارک میں عقیدتمندوں کے لیے کھانے اور پانی کی تقسیم کا اہتمام کیا۔اس طرح کی مشترکہ کوششیں ہم آہنگی اور خدمت کے لیے شہر کے عزم کو واضح کرتی ہیں، یہ ثابت کرتی ہیں کہ ایمان اور ہمدردی مذہبی تفریق کے درمیان لوگوں کو متحد کرسکتی ہے۔

ہجوم کی حکمرانی سے جمہوریت کو بچانے کی ضرورت

ہندوستانی جمہوریت کو ہجوم کی حکمرانی سے خطرہ لاحق ہے۔عوامی شعور بیدار رکھنا ضروری ہے تاکہ طاقتور طبقات اور سرمایہ دارانہ اثر ورسوخ کے ذریعے جمہوری اقدار کو کمزور نہ کیا جاسکے

میناکشی نٹراجن

ہندوستان نے اپنا 75واں یوم جمہوریہ منایا۔آخر ہمارے جمہوریت کے معمار کیا سوچ رہے تھے؟ وہ ایک ایسے وقت میں آئین کی تشکیل میں مصروف تھے جب دنیا بھر میں تشدد، جنگ اور نفرت کا دور تھا۔تب آئین ساز اسمبلی ایک نئی قوم-ریاست کی بنیاد رکھنے کا خاکہ تیار کر رہی تھی۔آئین کے ہر صفحے میں یہی سوال درج تھا کہ ہندوستان کس کا ہوگا؟ کیا یہ صرف اکثریتی طبقے کا ہوگا؟ کیا یہ کسی غالب ذات، طبقے، خطے، نسل یا جنس کا ہوگا؟ کیا ہندوستان صرف زیادہ تر لوگوں کی خوشی کے اصول پر چلے گا، یا پھر وہ اس اصول کو اپنائے گا جس میں آخری صف میں کھڑے آخری فرد کے آنسو پونچھے جاسکیں اور اسے محسوس ہو کہ وہ بھی ملک کی تعمیر میں شریک ہے؟ اگر ہمیں ایسا ہندوستان بنانا ہے تو پھر آئین کیسا ہونا چاہیے؟ ہم ایک خودمختار قومی ریاست ہیں۔ہمیں کسی کی حکمرانی قبول نہیں۔نہ ہی آمریت کی دوڑ میں شامل کسی بڑے ملک کی جغرافیائی تجاوزات گوارا ہیں، اور نہ ہی کسی مخصوص طبقے کی برتری قابل قبول ہے۔چند سرمایہ داروں کی اجارہ داری، اقتصادی غلامی، ثقافتی سخت گیری، جنس کی بنیاد پر برتری کا دباؤ، یا غالب ذاتوں کا دیگر طبقات پر تسلط اور ان کے طرز زندگی کو مسترد کرنا بھی ہمارے آئین کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔آئین ساز کمیٹی کے صدر کی آخری تقریر آج کے حالات میں ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

یورپ میں جاگیردارانہ نظام کے خلاف سرمایہ داری کے آغاز کا مقصد عام لوگوں کو سرمایہ کاری کے مواقع دے کر انہیں اقتصادی آزادی دینا تھا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بے لگام بازار نے کمزور طبقات کو مزید بے بس بنا دیا۔اسی کا ردعمل سوشلسٹ نظریے کی صورت میں ابھرا۔ ہمارے ملک نے سرمایہ دارانہ اجارہ داری کے خطرے کو بھانپتے ہوئے باضابطہ طور پر سوشلزم کو آئین میں شامل کیا۔اسی پس منظر میں سیکولرازم بھی آیا۔جب یورپ میں پوپ اور چرچ کے اقتدار نے سیاسی طاقت کو چیلنج کیا تو ریاستی حکمرانی کو مذہبی تسلط سے الگ کیا گیا۔سرمایہ، ریاستی اقتدار اور چرچ کی انتظامی طاقت ایک دوسرے پر نظر رکھتی تھیں۔آخرکار، بادشاہت کو چیلنج کیا گیا اور میگنا کارٹا کے ذریعے جمہوریت کی بنیاد رکھی گئی۔ہندوستان میں آزادی کے بعد مقامی راجاؤں اور زمینداروں کے نظام کو ختم کر کے مضبوط جمہوریت کی بنیاد رکھی گئی۔

ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے کہا تھا کہ اگر اقتصادی اور سماجی مساوات قائم نہ ہوئی تو صرف ہر شہری کو ووٹ دینے کا حق دینا جمہوریت کے تحفظ کے لیے کافی نہیں ہوگا۔اگر چند سرمایہ داروں کے پاس انتخابات پر اثر انداز ہونے والے ذرائع ابلاغ کا کنٹرول ہوگا تو چاہے وہ خود ووٹ نہ بھی دیں، وہ اپنے مفاد میں کام کرنے والی نظریاتی طاقت کو انتخابی کامیابی دلوا سکتے ہیں۔جمہوری نظام کی بنیاد عوام ہیں۔ان کی اجتماعی بیداری اور فطری شعور جمہوریت کی بقا کے لیے ضروری ہیں۔اگر عوام کو بے حس کر دیا جائے تو انہیں ہجوم میں تبدیل کرنا آسان ہوجاتا ہے۔آزادی کی جدوجہد اسی لیے تھی کہ عوام کو بیدار رکھا جائے تاکہ وہ ہجوم نہ بنیں۔ہجوم میں بدل جانے والا احتجاج صرف انتقام بن کر رہ جاتا ہے۔گاندھی جی نے بھی جب چوری چورا واقعہ دیکھا تو فوراً عدم تعاون تحریک روک دی کیونکہ ہندوستان کو جمہوریت بنانا تھا، ہجوم کی حکمرانی نہیں۔لیکن آج دنیا بھر کے جمہوری ممالک عوام کو ہجوم بنانے میں لگے ہیں۔سنسنی خیز پروپیگنڈے کے ذریعے انہیں ہجوم میں تبدیل کیا جارہا ہے۔سرمایہ دارانہ اجارہ داری اور سیاسی اقتدار کا گٹھ جوڑ عوامی شعور کو مفلوج کر رہا ہے۔ہر واقعہ کو سنسنی اور تفریح میں بدل دیا جاتا ہے۔

آج ہندوستان میں مذہب کی بنیاد پر قوم پرستی کو فروغ دیا جارہا ہے لیکن حقیقت میں یہ قوم نہیں بلکہ ہجوم بنانے کی کوشش ہے۔جہاں عوامی شعور ختم کر کے انہیں کنٹرول کیا جاسکے۔جہاں بغیر سوال کیے حکم ماننے کو حب الوطنی سمجھا جائے۔جہاں ظلم سہنا تقدیر مانا جائے اور جہاں صنفی اور سماجی ناانصافی کو ثقافت کہا جائے۔طاقت کے حد سے زیادہ ارتکاز سے اقلیتوں اور کمزور طبقات کے خلاف جبر بڑھتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ گاندھی جی نے چھوٹے چھوٹے دیہاتی جمہوری نظام کی حمایت کی تاکہ جمہوریت کو مقامی سطح پر مضبوط رکھا جاسکے۔اگر ایسا نہ کیا گیا تو قومی ریاست ہجوم کی ریاست میں بدل جائے گی۔جمہوری ریاست کا نیا ماڈل ایسا ہونا چاہیے جہاں عوام کی اجتماعی بیداری اور سماجی ہم آہنگی ہو۔آج فیس بک اور دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جمہوریت کو چیلنج کر رہے ہیں۔ایسی صورت میں عوامی شعور نہایت ضروری ہے۔اگر عوامی شعور ختم ہو جائے تو پھر وہ محض سنسنی، سستی تفریح اور ہجوم کی ذہنیت کا شکار ہو جائیں گے۔بیداری ایک فطری چیز ہے، اور جب ایک بار شعور بیدار ہو جائے تو اسے دبانا مشکل ہوتا ہے۔یہی فطری بیداری ہمیں دوبارہ حقیقی جمہوری بنا سکتی ہے۔

☆☆☆

اقلیتی اسکیمات کے بجٹ میں مزید کمی

افروز عالم ساحل

مودی حکومت کے بجٹ 26-2025 کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ گزشتہ سال کے بجٹ اور جاریہ سال کے بجٹ میں زیادہ فرق نہیں ہے۔خاص طور پر اس بجٹ میں اقلیتوں کے لئے جو رقم مختص کی گئی ہے وہ مایوس کن ہے۔ساتھ ہی یہ بھی سوال پیدا ہو رہا ہے کہ کیا مودی حکومت حقیقت میں سب کا وکاس چاہتی ہے۔ بہرحال ہم بات کر رہے ہیں مرکزی بجٹ میں اقلیتی بہبود کے لئے مختص کی گئی رقم کی۔اس ضمن میں آپ کو بتادیں کہ وزارت اقلیتی بہبود کے تحت جو اسکیمات چلائی جارہی ہیں اس میں مسلسل کمی کی جارہی ہے خاص طور پر تعلیمی اسکیمات کے بجٹ میں کمی کا تسلسل جاری ہے حالانکہ بجٹ میں گراوٹ کی بجائے اضافہ کیا جانا چاہئے۔جس انداز میں ہر سال محکمہ اقلیتی بہبود کے بجٹ کو کم سے کم کیا جارہا ہے اس سے تو یہی محسوس ہوتا ہے کہ حکومت خود محکمہ اقلیتی کو ختم کرنے کے درپہ ہے۔اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ یہ حکومت ہندوتوا آئیڈیالوجی کو آگے بڑھا رہی ہے۔اس ضمن میں اپوزیشن نے متعدد الزامات عائد کئے ہیں۔بجٹ 2025-26 سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حکومت ملک میں اقلیتی نوجوانوں کی تعلیم اور ترقی میں دلچسپی نہیں رکھتی۔خاص طور پر اسے ملک کے 200 ملین (20 کروڑ مسلمانوں) کی ترقی و بہبود سے کسی قسم کی کوئی دلچسپی نہیں ہے۔مزید براں اس حکومت کے نظریہ نے طویل عرصہ سے مسلمانوں، عیسائیوں اور کمیونسٹوں کو ملک و قوم کے داخلی دشمنوں کے طور پر دکھایا ہے۔

اقلیتی تعلیمی اسکیمات پر حملہ: اگر ہم بجٹ کا بغور جائزہ لیتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ بجٹ 26-2025 میں جس پہلی تعلیمی اسکیم کو کٹوتی کا سامنا کرنا پڑا وہ پری-میٹرک اسکالرشپ برائے اقلیتی طلبہ ہے۔یہ ایک اہم پروگرام ہے جو اقلیتی برادریوں کے بچوں کو اسکول جانے کی اجازت دیتا ہے۔مالی سال 24-2023 میں اس اسکیم کے لئے 433 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے لیکن افسوس کی بات یہ ہیکہ سال 25-2024 میں اس میں مزید کٹوتی کی گئی اور وہ 433 کروڑ روپے سے گھٹ کر 326.16 کروڑ روپے ہوگئے اور اب یعنی بجٹ برائے سال 26-2025 میں اس بجٹ میں مزید کمی کرتے ہوئے اسے 195.70 کروڑ روپے کردیا گیا۔اگر ہم حقیقی مصارف کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ 24-2023 میں صرف 95.83 کروڑ روپے استعمال میں لائے گئے اور 25-2024 میں صرف 90 کروڑ روپے جاری کئے گئے حالانکہ 326.16 کروڑ روپے مختص کئے گئے۔دیانتدارانہ جائزہ لیں تو اندازہ ہوگا کہ مختص بجٹ میں کمی کے پیش نظر اس سال کے مصارف کے اعداد و شمار اور بھی زیادہ تشویشناک ہوسکتے ہیں۔ایسا لگتا ہے کہ حکومت اقلیتی برادریوں کے بچوں کی تعلیم تک رسائی کو مزید مشکل بنانے کے لئے پرعزم ہیں۔یہی نمونہ اقلیتوں کے لئے پوسٹ میٹرک اسکالرشپ کے ساتھ بھی اپنایا گیا جس کے لئے 26-2025 میں بجٹ کو گھٹا کر 413.99 کروڑ روپے کردیا گیا ہے جو پچھلے سال سے تقریباً 65 فیصد کم ہے۔یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ پیشہ وارانہ اور تکنیکی کورس (انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ) کے لئے میرٹ کم مینس اسکالرشپ کے معاملے میں بھی دیکھا جاتا ہے۔پچھلے سال 33.80 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے لیکن اس سال صرف 7.34 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لئے تعلیمی قرضوں سبسیڈی کے لئے بجٹ کو کم کرکے 8.16 کروڑ روپے کردیا گیا ہے جو گزشتہ سال 15.30 کروڑ روپے تھا۔مزید یہ کہ حالیہ برسوں کے بجٹ میں مدارس کے خلاف حکومت کی دشمنی واضح طور پر جھلکتی ہے۔ 24-2023 میں مدارس اور اقلیتوں کے لئے تعلیمی اسکیمات کے لئے فنڈنگ میں 93 فیصد کمی کی گئی جو گر کر صرف 10 کروڑ روپے رہ گئی۔ 25-2024 میں اسے مزید کم کرکے محض 2 کروڑ روپے کردیا گیا۔رواں سال اس اسکیم کے لئے مختص رقم کو صرف 0.01 کروڑ روپے کردیا گیا ہے جہاں تک حکومت کی جانب سے دی جانے والی اسکالرشپس کا سوال ہے اعلیٰ تعلیم کے حصول میں بطور خاص اقلیتی برادریوں کے لئے غیر معمولی طور پر ممد و معاون ہیں ان اسکالرشپس سے اقلیتی طلباء و طالبات کو بہت زیادہ مدد ملی ہے جیسا کہ سرکاری اسکالرشپس سے دلتوں، قبائیلیوں دیگر پسماندہ طبقات اور اقلیتی طبقات سے تعلق رکھنے والے طلبہ سے معاشی چیلنجس سے نمٹنے میں غیر معمولی مدد ملتی ہے تاہم ایسا لگتا ہے کہ مودی حکومت اس مدد کو خطرہ میں ڈال رہی ہے۔ بحیثیت مجموعی مالی سال 25-2024 میں اقلیتی طلبہ کی تعلیم سے متعلق 6 اسکیمات کے لئے 1575.72 کروڑ روپے مختص کئے تھے لیکن حقیقت میں صرف 517.20 کروڑ روپے جاری کئے گئے۔مصارف کے جو اعداد و شمار ہیں ان کا ابھی تک انکشاف نہیں کیا گیا ہوسکتا ہے کہ وہ اور بھی تشویشناک ہوسکتے ہیں۔مثال کے طور پر سال 24-2023 میں 1500 کروڑ روپے کی اجرائی کے ساتھ 1699 کروڑ روپے بجٹ کا اعلان کیا گیا لیکن حقیقت میں دیکھا جائے تو صرف 428.74 کروڑ روپے صرف کئے گئے، جاریہ سال حکومت نے ان اسکیمات کے کے لئے صرف 678.03 کروڑ روپے مختص کئے، اس میں سے کتنی رقم جاری کی جائے گی اور کتنی خرچ کی جائے گی اسے ابھی دیکھا جانا باقی ہے اور اس کا سارا انحصار حکومت کے اقدامات پر ہوگا۔یہ بھی نوٹ کرنا ضروری ہے کہ گجرات کے چیف منسٹر کی حیثیت سے نریندر مودی انتظامیہ نے مسلم طلبا کو اسکالرشپس کی فراہمی کے دستوری جواز کو چیلنج کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ گجرات کے اقلیتی طلبہ کئی برسوں تک مرکزی حکومت کی جانب سے فراہم کی جانے والی اسکالرشپس سے محروم رہے۔آپ کو یہ بھی بتادیں کہ مرکزی بجٹ میں وقف اسکیمات سے متعلق بجٹ میں بھی کمی کردی گئی۔آپ کو بتادیں کہ بہت جلد پارلیمنٹ میں حکومت وقف ترمیمی بل پیش کرنے والی ہے جس کے بارے میں مسلمانوں میں وقف جائیدادوں کے تحفظ کو لے کر بہت زیادہ بے چینی پائی جاتی ہے حالانکہ حکومت یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ وہ ملک میں وقف ڈھانچہ میں بہتری لانے کی خواہاں ہے۔

حکومت نے جن اوقافی اسکیمات کی فنڈنگ میں کمی کی ہے ان میں ایک اسکیم قومی وقف بورڈ ترقی اسکیم بھی ہے جو وقف بورڈس کے زیر انتظام جو موقوفہ جائیدادیں ہیں۔ ان کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائز یا ڈیجیٹائز کرنے پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ایک اور اسکیم شہری وقف پتی وکاس یوجنا ہے جو موقوفہ اداروں اور وقف بورڈس کو سود سے پاک قرض فراہم کرتی ہے تاکہ موقوفہ جائیدادوں کے کمرشیل ڈیولپمنٹ کو یقینی بنایا جائے۔یہ قرض اس لئے فراہم کئے جاتے ہیں تاکہ موقوفہ اراضیات پر تجارتی کامپلکس شادی خانے، اسپتال اور کولڈ اسٹوریج یونٹس کی تعمیر عمل میں لائی جاسکے۔خاص طور پر شہری علاقوں میں ابتداء میں ان دونوں اسکیمات کے لئے علیحدہ علیحدہ بجٹ ہوا کرتا تھا لیکن مرکزی حکومت نے سال 21-2020 کے دوران اس بجٹ میں کمی کردی اور دونوں بجٹ کو ایک دوسرے میں ضم کردیا۔سال 24-2023 میں ان دونوں اسکیمات کے لئے 17 کروڑ روپے مختص کئے گئے لیکن افسوسناک بات یہ رہی کہ صرف 8 کروڑ روپے جاری کئے گئے جبکہ حقیقی مصارف 0.10 کروڑ روپے رہے۔ مالی سال 25-2024 کے لئے 16 کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا لیکن صرف 3.07 کروڑ روپیوں کی اجرائی عمل میں لائی گئی۔تاہم اس سال مذکورہ دونوں اسکیموں کے لئے بجٹ میں مزید تخفیف کرکے اسے 13 کروڑ روپے تک محدود کردیا گیا اس کے علاوہ حکومت نے اقلیتوں کی بہبود سے متعلق کئی ایک اسکیمات کو روک دیا۔آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ مودی حکومت نے اقلیتوں کی بہبود کیلئے شروع کی گئی کئی اسکیمات کو روک دیا ہے جس میں اسکیل ڈیولپمنٹ پروگرام، نئی منزل، یو ایس ٹی اے ڈی اقلیتی خواتین کیلئے لیڈرشپ ڈیولپمنٹ پروگرام اور ہماری دروہر جیسے پروگرامس شامل ہیں۔

☆☆☆

مہا کمبھ میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی: ہندوستان کے مشترکہ ثقافتی وراثت کا انوکھا ثبوت!

محمد سلیم

پریاگ راج، اتر پردیش میں منعقد ہونے والا مہا کمبھ میلہ 2025 صرف ایک مذہبی اجتماع نہیں ہے بلکہ تنوع میں ہندوستان کے اتحاد کا ایک گہرا جشن ہے۔لاکھوں عقیدتمندوں کے درمیان، یہ تقریب فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی دل کو گرما دینے والی کارروائیوں کا ایک پلیٹ فارم بن گیا، جو ہندوستان کے مشترکہ ثقافتی ورثے کے پائیدار جذبے کو ظاہر کرتا ہے۔مٹھی بھر نفرت پھیلانے والوں کی تقسیم پیدا کرنے کی کوششوں کے باوجود، ہندوستان کے لوگوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پرامن بقائے باہمی اور باہمی احترام ملک کی شناخت کی بنیاد ہیں۔

کمبھ میلہ، جسے اکثر زمین پر سب سے بڑا انسانی اجتماع کے طور پر بیان کیا جاتا ہے، ہندوؤں کے لیے ایک مقدس واقعہ ہے، جو لاکھوں لوگوں کو مقدس سنگم کی طرف متوجہ کرتا ہے-دریاؤں گنگا، جمنا اور سرسوتی کا سنگم۔تاہم، اس سال کا واقعہ مونی اماوسیا (29 جنوری، 2025) کو ایک المناک بھگدڑ سے متاثر ہوا، جس میں کچھ لوگ اپنی جانیں گنوا بیٹھے اور کچھ زخمی ہوئے۔اس سانحہ کے پیش نظر، پریاگ راج کے لوگ، خاص طور پر مسلم کمیونٹی، انسانیت اور اتحاد کی حقیقی روح کو مجسم کرتے ہوئے اس موقع پر آگے آئے۔مصیبت میں پھنسے ہزاروں عقیدت مندوں کے لیے مقامی مسلم کمیونٹی نے پناہ، خوراک اور طبی امداد فراہم کرنے کے لیے اپنے گھر، مساجد اور دل کھول دیے۔000,25 سے زیادہ زائرین کو مسجدوں، درگاہوں اور امام بارگاہوں جیسے کہ جانسن گنج روڈ، نخاس کوہنا اور خلد آباد میں رکھا گیا تھا۔کمیونٹی نے ایک بھنڈارا (اجتماعی دعوت) کا اہتمام کیا جس میں حلوہ پوری جیسا کھانا پیش کیا گیا اور تھکے ہوئے عقیدتمندوں کو چائے اور پانی پیش کیا۔مہمان نوازی کا یہ غیر معمولی مظاہرہ صرف احسان مندی کا عمل نہیں تھا، بلکہ ہندوستان کی گنگا جمنی ثقافت کا ایک طاقتور موقع تھا- باہمی احترام اور بقائے باہمی کی روایت جس نے اس خطے کی صدیوں سے تعریف کی گئی ہے۔ پریاگ راج میں مسلم کمیونٹی کے اقدامات اس بات کی یاد دہانی کراتے ہیں کہ انسانیت مذہبی حدود سے بالاتر ہے۔ بہادر گنج کے رہنے والے ارشاد نے اس جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا،"وہ ہمارے مہمان ہیں، ہم نے ان کا پورا خیال رکھا"۔اسی طرح، اے پی این اے چوک کے ایک استاد مسعود نے اپنا مذہبی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں مدد فراہم کی، یہاں جو لوگ آئے ہیں اپنی زندگی گزارنے میں ہمیں کوئی دقت نہیں ہے۔35 سالہ عقیدت مند رام شنکر کو ایک وائرل ویڈیو میں ہارٹ اٹیک اور بے لوث حرکت قلب کا سامنا کرنا پڑا، جس نے سب کو یاد دلاتے ہوئے کہا کہ انسانیت کے ساتھ ہی انسانیت کا کام کیا گیا تھا۔کمبھ عقیدتمندوں کی حفاظت اور فلاح و بہبود کے لئے چادر (کپڑا) نے ہندوستان کے مشترکہ ثقافتی ورثے کو اجاگر کیا، جہاں عقائد اور برادری ایک دوسرے کی فلاح و بہبود کے لئے دعا مانگتے رہے ہیں۔ پریاگ راج میں، مسلمان عبادت گزاروں نے مونی اماوسیہ کے اشنان کے لیے آنے والے عقیدتمندوں کا پھولوں اور رام نامی انگادسترا سے استقبال کیا، جو ہندو یاتریوں کے روایتی لباس پہنا جاتا ہے۔جو احترام اور مہمان نوازی کا یہ عمل گنگا جمنی ثقافت کی ایک پُرجوش یاد دہانی تھی اور باہمی تعریف و بھائی چارے کی پروان چڑھتی ہے۔افراتفری کے درمیان بھی، وصی اللہ مسجد کے امام اور مقامی کمیونٹی نے روشن باغ پارک میں عقیدتمندوں کے لیے کھانے اور پانی کی تقسیم کا اہتمام کیا۔اس طرح کی مشترکہ کوششیں ہم آہنگی اور خدمت کے لیے شہر کے عزم کو واضح کرتی ہیں، یہ ثابت کرتی ہیں کہ ایمان اور ہمدردی مذہبی تفریق کے درمیان لوگوں کو متحد کرسکتی ہے۔

سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے مٹھی بھر افراد کی طرف سے پھیلائی گئی تفرقہ انگیز بیان بازی کے درمیان، چند مثالیں رہنمائی کی روشنی، ہم آہنگ مستقبل کے لیے امید اور امکان پیدا کرنے کے لیے سامنے آتی ہیں۔مہا کمبھ میلہ 2025 میں، پروفیسر وی کے ترپاٹھی نے بہت سے لوگوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔نفرت اور دیگر رویے کے خاتمے کا پیغام پھیلانے والے فلائرز کی اس کی تقسیم نے ایک ایسی بحث کو جنم دیا جس سے یہ ظاہر ہوا کہ بقائے باہمی اور فرقہ وارانہ محبت کو تلاش کرنا مشکل نہیں ہے۔اس معاشرے کو اس کی مضبوط لگن کی ضرورت ہے۔ امن اور ہم آہنگی کے پیغام نے یاتریوں کے ساتھ ایک اہم رابطہ قائم کیا، اس خیال پر زور دیا کہ ہندوستان کے عام لوگ نفرت سے نہیں بلکہ زمین اور اس کی مشترکہ اقدار کے ساتھ گہرے تعلق سے متاثر ہیں۔اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس طرح کے اقدامات سماجی انصاف، سیکولرازم، بھائی چارے اور ہمدردی کو فروغ دینے والی ایک وسیع تحریک کی تشکیل کرتے ہیں۔ ترپاٹھی جیسے ہزاروں گمنام ہیرو ہیں جو ہندوستان بھر میں اتحاد، امن اور ہم آہنگی کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔وہ مل کر تقسیم کی سیاست کا ایک طاقتور جواب دیتے ہیں جو قوم کو توڑنے کی کوشش کرتی ہے۔مہا کمبھ میلہ 2025 کے واقعات اس بات کو نمایاں کرتے ہیں کہ مفادات پر مبنی سیاست کے ذریعے تقسیم کے بیج بونے والوں کی کوششوں کے باوجود، ہندوستان کے لوگ اپنے بیانیے کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ امت مسلمہ کی سخاوت، فرحان عالم کی بہادری اور پروفیسر صاحب کی سلامتی۔یہ سب، بطور ترپاٹھی وکالت کرتے ہیں، روزمرہ کی ہم آہنگی کی یاد دہانی ہیں جو ہندوستان کی خصوصیت رکھتی ہے۔ ہمدردی اور اتحاد کی یہ حرکتیں الگ تھلگ لمحات نہیں ہیں بلکہ ہندوستان کی تکثیری ثقافت کے وسیع تر تانے بانے کا حصہ ہیں۔لنگر پیش کرنے والے سکھوں سے لے کر مسلمانوں کے اپنی مساجد کھولنے تک، کمبھ میلہ مشترکہ انسانیت کی طاقت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بقائے باہمی کا یہی جذبہ ہے جس نے صدیوں سے ہندوستان کو ایک متنوع اور جامع ملک کے طور پر ترقی کرنے میں مدد فراہم کی ہے۔

مہا کمبھ میلہ 2025 کو نہ صرف اس کی روحانی اہمیت کے لیے یاد رکھا جائے گا بلکہ اتحاد کے ان حیرت انگیز کاموں کے لیے بھی یاد رکھا جائے گا جنہوں نے ہر قسم کی رکاوٹوں کو توڑ دیا۔ایک ایسی دنیا میں جہاں نفرت اور تعصب پھیلتا دکھائی دے رہا ہے، پریاگ راج کے لوگوں نے دکھایا کہ سچا ایمان ہمدردی، تعاون اور ہماری مشترکہ انسانیت پر مبنی ہے۔ چونکہ ہندوستان کو بڑھتی ہوئی تقسیم کے جاری چیلنج کا سامنا ہے، کمبھ میلے سے سبق ہمیں امید دیتا ہے۔وہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ اس ملک کی اصل طاقت اس کے تنوع اور اس کے لوگوں کی اپنے اختلافات سے اوپر اٹھنے کی صلاحیت سے آتی ہے جب یہ سب سے اہم ہو۔گنگا جمنی ثقافت، جو احترام اور بقائے باہمی کا جشن مناتی ہے، اب بھی پرامن مستقبل کی راہ ہموار کرتی ہے۔مہا کمبھ میلہ 2025 صرف ایک مذہبی اجتماع نہیں ہے۔یہ تنوع میں ہندوستان کے اتحاد کی ایک طاقتور یاد دہانی، اس کی سیکولر اقدار کا جشن، اور ان لوگوں کے خلاف ایک مضبوط پیغام تھا جو ہمیں تقسیم کرنا چاہتے تھے۔

> **ہندوستان کو بڑھتی ہوئی تقسیم کے جاری چیلنج کا سامنا ہے، کمبھ میلے سے سبق ہمیں امید دیتا ہے۔ وہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ اس ملک کی اصل طاقت اس کے تنوع اور اس کے لوگوں کی اپنے اختلافات سے اوپر اٹھنے کی صلاحیت سے آتی ہے جب یہ سب سے اہم ہو۔**

(پی ایچ ڈی جامعہ ملیہ اسلامیہ)

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی-وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف: مختصر تعارف

مولانا سید علی ہاشم عابدی

منجی عالم بشریت، قطب عالم امکان، لنگر زمین و زمان، صاحب الزمان، خاتم الاوصیاء حضرت بقیۃ اللہ قائم المنتظر امام مہدی صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ وعلیٰ آباۂ الطاہرین وعجل اللہ فرجہ الشریف ہمارے بارہویں اور آخری امام ہیں۔ آپؑ کے والد ماجد امام حسن عسکری علیہ السلام اور والدہ ماجدہ جناب نرجس خاتون سلام اللہ علیہا ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری وصی اور جانشین کا نام وہی ہے جو آپ کا نام ہے اور کنیت بھی وہی ہے جو آپؐ کی کنیت ہے یعنی ابوالقاسم، نیز امام زمانہؑ کی ایک کنیت ابا صالح بھی ذکر ہوئی ہے۔ کتابوں میں آپؑ کے 180 سے زیادہ القاب بیان ہوئے ہیں جنمیں مہدی، خاتم، منتظر، حجت، صاحب الامر، صاحب الزمان، قائم اور خلف صالح وغیرہ شامل ہیں۔

غیبت صغریٰ میں چاہنے والے اور شیعہ آپؑ کو "ناحیہ مقدسہ" کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور اور قیام کو صرف شیعہ ہی نہیں بلکہ اہل سنت بھی مانتے ہیں۔ حتیٰ غیر مسلم بھی یہ مانتے ہیں کہ آخری زمانے میں جب دنیا ظلم وجور سے بھر جائے گی تو انسانیت کو نجات دلانے والا ایک منجی آئے گا۔

جیسے کتاب تورات میں اشعیای نبی فصل 11 میں ذکر ہوا ہے کہ "وہ مسکینوں میں عدالت سے فیصلے کرے گا اور مظلومین کے حق میں حکم کرے گا۔۔۔ بھیڑیا اور بھیڑ اکٹھے زندگی بسر کریں گے اور چیتا، بچھڑے کے ساتھ سوئے گا اور چھوٹے بچے شیر سے کھیلا کریں گے، وہ مقدس پہاڑ میں ضرر و فساد نہیں کریں گے کیونکہ دنیا معرفت خداوند سے بھر جائے گی۔"

کتاب عہد عتیق، تاب مزامیر، مزمور 37 میں ایسا ذکر ہوا ہے کہ "کیونکہ شیطان صفت انسان ختم ہو جائیں گے اور خداوند کے منتظر، زمین کے وارث ہو جائیں گے، بے شک تھوڑی مدت کے بعد ظالم باقی نہیں رہیں گے، انکی جگہ کے بارے میں غور کرو گے تو وہ وہاں نہیں ہوں گے، بہر حال حلیم اور نیک لوگ زمین کے وارث ہوں گے اور وہ قیامت تک وارث رہیں گے۔"

قرآن کریم نے بھی اسی جانب اشارہ کیا ہے۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ

(سورہ انبیاء، آیت ۱۰۵)

"اور ہم نے ذکر کے بعد زبور میں بھی لکھدیا ہے کہ ہماری زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہی ہوں گے۔"

کتاب انجیل لوقا، فصل 12 میں ذکر ہوا ہے کہ "اپنی کمر کس کر چراغوں کو جلائے رکھنا اور تم ان لوگوں کی طرح رہو کہ جو اپنے آقا و سردار کا انتظار کرتے ہیں کہ وہ شادی سے کس وقت واپس آئیں گے، تا کہ وہ جب بھی آ کر دروازے پر دستک دیں تو تم فوراً انکے لئے دروازے کو کھول دو، خوش قسمت ہیں وہ خادم وغلام کہ جب انکے آقا و سرادر آئیں تو وہ انکو بیدار و تیار پائیں، پس تم بھی تیار رہو کیونکہ تمہارے گمان میں بھی نہیں ہوگا کہ انسان کا بیٹا کب آئے گا۔"

اسی طرح اہل سنت کی کتب صحاح ستہ میں بھی امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کا تذکرہ ہے۔

افضل العبادة انتظار الفرج

سب سے افضل عبادت انتظار فرج ہے۔ (سنن ترمذی، جلد5، صفحہ 528)

کتب اہل سنت میں ظہور کے حتمی ہونے کا بھی ذکر ہوا ہے۔

"اگر دنیا کے ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی رہ گیا ہو تو خداوند اس دن کو اتنا طولانی کرے گا تا کہ میرے اہل بیت میں سے ایک میرا ہمنام شخص مبعوث ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔" (سنن ترمذی، جلد4، صفحہ 438)

"دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب پر حکومت نہ کرلے کہ وہ شخص میرا ہمنام ہوگا۔" (سنن ترمذی، جلد4، صفحہ 438)

"اگر دنیا کے ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی رہ گیا ہو تو خداوند اس دن کو اتنا طولانی کرے گا تا کہ میرے اہل بیت میں سے ایک میرا ہمنام شخص مبعوث ہوگا کہ جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔" (سنن ابی داؤد، جلد4، صفحہ 106)

المهديّ منّا أهل البيت

"مہدیؑ ہم اہلبیت میں سے ہیں۔" (سنن ابن ماجہ، جلد2، صفحہ 1367)

اس روایت سے واضح ہے کہ اہل سنت بھی مانتے ہیں کہ امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف اہلبیت میں سے ہیں۔

المهدي من ولد فاطمه

"مہدیؑ نسل فاطمہؑ سے ہوں گے۔" (سنن ابن ماجہ، جلد2، صفحہ 1368)

المهديّ من عترتي من ولد فاطمه

"مہدی میری عترت اور اولاد فاطمہ میں سے ہیں" (سنن ابی داود، کتاب المہدیؑ، ح4284)

مذکورہ روایتوں سے واضح ہے کہ امام مہدیؑ کا تعلق اہلبیت رسولؐ اور نسل بتولؑ سے ہے۔

المختصر شیعہ وسنی سب مانتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام ظہور کریں گے، آپ نسل رسولؐ و بتولؑ سے ہوں گے۔ نیز یہ بھی مانتے ہیں کہ امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔

كيف انتم اذا انزل ابن مريم فيكم وامامكم منكم

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب مریم کا بیٹا تم میں نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔" (صحیح بخاری، جلد 4، صفحہ 205)

"پھر عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، انکا سردار ان سے کہے گا: آئیں اور ہمیں نماز پڑھائیں (یعنی امام جماعت بنیں) وہ کہیں گے: نہیں، تم میں سے بعض ایک دوسرے پر امیر و حاکم ہیں کیونکہ خداوند نے اس امت کو محترم بنایا ہے۔" (صحیح مسلم، جلد1، کتاب الایمان، باب 71، صفحہ 137، سنن ابن ماجہ، جلد2، صفحہ 1361)

لیکن اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ دیگر مکاتب فکر کے لوگوں کا ماننا ہے کہ امام مہدیؑ ابھی پیدا نہیں ہوئے، وہ آخری زمانے میں پیدا ہوں گے، امام حسن علیہ السلام کی نسل کے سید ہوں گے، ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ لیکن ہم شیعوں کا عقیدہ ہے کہ ہمارے ولی و وارث امام مہدی علیہ السلام 15 رشعبان المعظم سن 255 ہجری کو سامرا میں پیدا ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ جناب شیخ صدوقؒ نے اپنی کتاب کمال الدین، جلد2، باب 42 میں، جناب شیخ طوسیؒ نے اپنی کتاب الغیبہ صفحہ 238 میں مرقوم فرمایا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی پھوپھی جناب حکیمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

"امام حسن عسکریؑ نے مجھ [حکیمہ خاتون] کو بلوا کر فرمایا: پھوپھی جان! آج آپ ہمارے یہاں قیام کریں کیونکہ نیمہ شعبان (پندرہ شعبان) کی شب ہے اور خداوند متعال آج رات اپنی حجت کو جو روئے زمین پر اس کی حجت ہے ظاہر فرمائے گا۔ میں نے عرض کیا: ان کی ماں کون ہے؟ فرمایا: نرجس خاتون، میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں، ان میں حمل کا کوئی اثر نہیں ہے۔ فرمایا: بات وہی ہے جو میں آپ سے کہہ رہا ہوں۔

جناب حکیمہ کا بیان ہے کہ میں آئی، سلام کیا اور بیٹھ گئی تو نرجس آئیں اور میری جوتیاں اٹھائیں اور مجھ سے کہا: اے میری سیدہ اور میرے خاندان کی سیدہ! آپ کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: تم میری اور میرے خاندان کی سیدہ ہو۔ نرجس میرے اس کلام سے ناراض ہوئیں اور کہنے لگیں: پھوپھی جان! یہ کیا بات ہوئی؟ میں نے کہا: میری بیٹی! خداوند متعال تمہیں ایسا فرزند عطا کرے گا جو دنیا اور آخرت کا سید و سردار ہے۔ نرجس شرما گئیں اور حیا کر گئیں۔ میں نے نماز ادا کی۔ روزہ افطار کیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ آدھی رات کو نماز شب کے لئے اٹھی اور نماز پڑھ لی؛ اس وقت نرجس سو رہی تھیں۔ میں نماز کے بعد کے اعمال کے لئے بیٹھ گئی اور پھر سو گئی اور خوفزدہ ہو کر جاگ اٹھی؛ وہ ابھی سو رہی تھیں؛ چنانچہ اٹھیں اور نماز شب پڑھ کر سو گئیں۔

جناب حکیمہ فرماتی ہیں کہ میں باہر آئی اور فجر کی تلاش میں آسمان کی طرف دیکھا تو فجر اول طلوع ہو چکی تھی اور وہ ابھی سو رہی تھیں، میرے دل میں شک پیدا ہوا کہ اچانک امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے حجرہ سے آواز دی کہ پھوپھی جان! عجلت سے کام نہ لیں، کیونکہ امر قریب ہو چکا ہے۔ یہ سنتا تھا کہ میں بیٹھ گئی اور سورہ سجدہ اور سورہ یس کی تلاوت میں مصروف ہو گئی کہ اچانک جناب نرجس خاتون ہراساں ہو کر اٹھیں اور میں فوراً ان کے پاس پہنچی اور ان سے کہا: آپ پر اللہ کی رحمت ہو، کیا کچھ محسوس ہو رہا ہے؟ کہنے لگیں: پھوپھی جان! ہاں محسوس کر رہی ہوں۔ میں نے کہا: خود پر قابو کریں اور دل مضبوط رکھیں کیونکہ وہی ہونے جا رہا ہے جو میں نے کہا تھا۔ جناب حکیمہ کہتی ہیں: مجھ پر بھی اور نرجس پر بھی ضعف طاری ہوا اور اپنے سید و سردار (امام عسکریؑ) کی آواز پر میری جان میں جان آئی اور کپڑا ان کے چہرے سے اٹھایا اور اچانک میں نے اپنے سید و سرور (امام مہدیؑ) کو دیکھا جو حالت سجدہ میں تھے اور آپ کے ساتوں اعضائے سجدہ زمین پر تھے۔ میں نے آپؑ کو آغوش میں لیا تو دیکھا کہ پاک و پاکیزہ ہیں۔

امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: پھوپھی جان! میرے فرزند کو میرے پاس لائیں، میں آپؑ کو امامؑ کے پاس لے گئی؛ امامؑ نے اپنے پاؤں کو پھیلایا اور فرزند کو پاؤں کے درمیان قرار دیا اور آپؑ کے پیروں کو اپنے سینے پر رکھا اور پھر اپنی زبان مبارک ان کے منہ میں رکھ دی اور اپنا ایک ہاتھ آپؑ کی آنکھوں، کانوں اور بدن کے جوڑوں پر پھیرا اور فرمایا: اے میرے نور نظر بولو تو امام مہدیؑ نے فرمایا: **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ۔ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ** اس کے بعد امیر المومنین علیہ السلام سے لے کر امام حسن عسکری علیہ السلام تک ہر امام پر صلوات پڑھی۔

حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف پانچ سال اپنے والد ماجد کے زیر سایہ پروان چڑھے اور اس مدت میں امام حسن عسکری علیہ السلام نے خاص لوگوں کو آپؑ کی زیارت کرائی۔ جب 8 ربیع الاول سن 260 ہجری کو امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت ہوئی تو امامت کی ذمہ داری آپؑ پر آئی۔

سن 260 ہجری سے 15 رشعبان سن 329 ہجری تک غیبت صغریٰ ہوئی جنمیں یکے بعد دیگرے چار نائب خاص نے آپؑ کی نیابت فرمائی اور اس کے بعد سے اب تک غیبت کبریٰ کا زمانہ ہے اور جب حکم خدا ہوگا تو آپؑ ظہور فرمائیں گے۔

خدایا! امام زمانہؑ کے ظہور میں تعجیل فرما۔ آمین

منقبت

مہدی باقر خان

بہت قریب سے اور بے نقاب دیکھیں گے
اس اہتمام سے ہم ماہتاب دیکھیں گے
وہی ہے خواب وہ تعبیر وہ ہی بینائی
بغیر اسکے بھلا کیسے خواب دیکھیں گے
غم فراق کے اشکوں نے یہ خبر دی ہے
ہم ایک روز اسے بے حجاب دیکھیں گے
اب اور دیر لگائی جو اس نے آنے میں
تو غیر بھی مرا حال خراب دیکھیں گے
ابھی تو چاروں طرف صرف خار بکھرے ہیں
ہم اسکے آنے سے ہر سو گلاب دیکھیں گے
سو اسکے آنے پہ ہوگا کہ کل جہاں والے
پھر ایک بار غدیری خطاب دیکھیں گے
نظر ملاتے ہی اُس رشکِ یوسفِ حق سے
ضعیف خود کو بحال شباب دیکھیں گے
سو ہوگا یوں کہ بصد شوق حضرت عیسیٰ
جناب خضر کو بھی ہمرکاب دیکھیں گے
علی کے بعد جہاں والے شکل مہدی میں
نبی کے شہر کا اک اور باب دیکھیں گے
کہیں کہیں کبھی بدلاؤ ہم نے دیکھے ہیں
اب اسکے آنے سے ہم انقلاب دیکھیں گے

نئی دھلی

خدا کرے کہ ظہور امام العصر ہو جائے

ڈاکٹر شجاعت حسین

امام زمانہ عج کے بارے میں کچھ تحریر کرنا بڑی اہمیت کے حامل ہے اور باعث سکون قلب بھی۔ اس کا اسلام، مسلمان، ایمان اور انسان سے گہرا ربط ہے۔ حضرت امام العصر عج ایک حقیقت ہیں۔ آپ عج کا تذکرہ دراصل اسلام اور قرآن کی نشر و اشاعت ہے۔ یہ ایک ایسا اہم نکتہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نے بشارت دی ہے۔ حبیب اللہ، تاجدار انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سلسلے میں بہت سے مقامات پر بہت سے مناسبتوں سے بیان فرمایا ہے اور ان مہ معصومین علیہم السلام نے ساری امت کو المنتظر عج موعود کی بشارت دی۔ علمائے حدیث، تفسیر و تاریخ نے ان کے بارے میں کتابیں لکھیں اور غیبت و ظہور کو ایک خاص مقام دیا۔ امام زمانہ کی معرفت لازمی ورنہ جہالت کی موت قرار دیا جائے گا۔

اس موضوع کی وسعت کے پیش نظر مجھے اپنی کم علمی اور قلت اطلاع کا اعتراف ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرا نام بھی ان علماء کرام کی فہرست میں درج ہو جائے کہ جنھوں نے اس ذات عالی صفات کے بارے میں قربتہ الی اللہ لکھا تا کہ میں بھی اپنے اسلامی فریضے کو اپنی استطاعت کے مطابق بجا لاسکوں۔ خدا وند عالم مجھکو ہدایت دے، وہ نیت کو خوب جاننے والا ہے۔

پوری دنیا میں حضرت امام مہدی، حجتہ اللہ، خلف الصالح، صاحب العصر، صاحب الامر، والزمان القائم، الباقی اور المنتظر کی 1191 ویں یوم ولادت باسعادت منائی جا رہی ہے۔ وہ وقت نہایت قریب ہے جب غیبت کے بادلوں سے نور نگاہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا، آفتاب امامت و ہدایت، وارث رسالت و نبوت حضرت امام مہدی (عج) کا ظہور پُرنور ہوگا۔ امام زمانہ کی آمد سے دنیا عدل وانصاف کا گہوارہ ہو جائے گا۔

فی الحال پُرآشوب ماحول عیاں ہے۔ دنیا لہو لہان ہے۔ انسانیت سسک و بلک رہی ہے۔ انسان ظلم و جور، تشدد، بربریت وتشدد کا شکار ہو رہا ہے۔ حیوانیت عام لوگوں پر مسلط ہے۔ دہشت گردی مکار وفریبی حکومتوں کا اسلحہ ہے ومنصوبہ کے طور پر انسانیت کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔ امن پسند حکومتوں و ملکوں کے خلاف شازشیں رچی جا رہی ہیں۔ صیہونیوں کے ظلم کے خلاف عرب حکمرانوں کی خاموشی ہے۔

عورتوں کی بے حجابی و بے پردگی سنگین مسئلہ ہے۔ عصمتیں غیر محفوظ ہیں۔ مردوں کی غیرت نیلام ہو چکی ہے۔ رشتے دار رشتے داروں کے خون کے پیاسے ہیں۔ غریب و کمزور کے حق غصب کئے جا رہے ہیں۔ وقف جائیداد کی لوٹ اور کم قیمت پر فروخت کی جا رہی ہیں، اس کے خلاف آواز بلند کرنے والوں کو غلط اور جھوٹے مقدمے میں گرفتاری کا سامنا ہے، انسانی حقوق کی پامالی عام ہے۔ اکثریت غربت کی شکار اور بے بسی میں مقید ہے۔ ظالم حکومتیں دوسرے ملکوں کو تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ ظالمین کے خلاف آواز کا ناتواں ہونا، ضمیر کا گروی ہونا، قلم اور فکر کا فروخت ہو جانا، حلال وحرام میں فرق ختم ہو جانا، بے حسی کا شکار ہے۔ خوف خدا نظر نہیں آ رہا ہے۔ بندگی کی عبادت ہو رہی ہے۔ جھوٹ کو ہنر سمجھا جا رہا ہے۔ بے ایمانی کو کامیابی کا ذریعہ سمجھا جا رہا ہے۔ بے حیائی اور بے شرمی کو ترجیح دی جا رہی ہے۔

جہالت سے غیر متوجہ ہیں۔ عبادت سے غفلت ہے۔ منصب پر مغرور ہے۔ دولت پر غرور ہے۔ نوجوان نسلیں گمراہی کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ بزرگوں کی نصیحت گراں گزرتی ہے۔ کچھ علماء و ذاکرین امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی پیروی کرتے نظر نہیں آ رہے ہیں اور زیادہ تر بچے اپنے والدین کی خدمت کو اپنی ذمہ داری نہیں سمجھ رہے ہیں حالانکہ اس حقیقت سے بھی بخوبی واقفیت ہے کہ امام زمانہ کا ظہور ذوالفقار کے ساتھ ہوگا۔

لاریب دور حاضر میں اگر کوئی قوم سب سے زیادہ مسائل میں مبتلا اور مصائب میں گرفتار ہے تو وہ امت مسلمہ ہے۔ چنانچہ خود امام زمان کا فرمان ہے: "میری تعجیل فرج کے لیے دعا کرو اس میں تمھارے لیے آسائش و آرام کا سامان ہے۔"

اَللّٰھُمَّ اکْشِفْ ھٰذِہِ الْغُمَّۃَ عَنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بِظُھُوْرِہٖ

اے اللہ! حضرت حجت کے ظہور کے ذریعے سے اس اُمت کی پریشانیاں حل فرما۔"

مورخین کا اتفاق ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت 15 رشعبان المعظم 255 ہجری یوم جمعہ بوقت طلوع فجر، سامراء (عراق) میں واقع ہوئی اور انگریزی کیلنڈر کے اعداد و شمار کے مطابق 869 عیسوی میں ولادت ہوئی۔ (وفیات الاعیان، روضۃ الاحباب، تاریخ ابن الوردی، تاریخ کامل طبری، کشف الغمہ، اصول کافی، نور الابصار اور ارشاد وغیرہ)۔

معزز قارئین کرام کے لیے امام عصر عجل اللہ تعالیٰ الفرجہ الشریف کی خصوصیات جیسے بلند اخلاق، علوم کی وسعت، زہد، صبر، شجاعت، سخاوت، عدل، انصاف، حق میں پائیداری، عبادت، اصحاب وانصار کا ہر شخص جو آپ عج کے لیے اپنے قلب میں مودت رکھتا ہے اور پہچانتا ہے فرض ہے کہ ان خصوصیات کا مطالعہ کرے۔

راقم الحروف ہزاروں اوراق گردانی کے بعد یہ تحقیق اور نتیجے تک نہیں پہنچ سکا کہ آخر 313 کے عدد میں کیا راز و نیاز ہے؟ جنگ بدر میں رسولؐ خدا کے اصحاب 313 تھے۔ بعض روایات کے مطابق امام حسینؑ کے ہمراہ کربلا میں شہید ہونے والوں کی تعداد بھی 313 تھی۔ اسی طرح امام المنتظر عج کے مخصوص اصحاب بھی 313 ہوں گے۔ یہ اس وقت زمین پر سب سے زیادہ نیک ہوں گے اور ان میں تمام مطلوبہ صلاحیتیں موجود ہوں گی اور وہ اپنی تمام سرگرمیاں امام العصر عج کی قیادت، ارشادات اور تعلیمات کے تحت انجام دیں گے۔ یہ دنیا کے مختلف گوشوں سے اور مختلف علاقوں اور قبائل سے خدا کے منتخب کردہ بندے ہوں گے۔ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے خطبۃ البیان میں ان لوگوں کے نام اور ان کے علاقوں کے نام موجود ہیں۔ (آیت اللہ سید کاظم قزوینی، امام مہدیؑ ولادت سے ظہور تک، صفحہ نمبر 329)

ہر صاحب عقل اس کا اقرار کرے گا جبکہ صادق و مصدق نبی ﷺ کا یہ قول بھی گواہ ہے "جو بھی اپنے زمانے کے امام کی معرفت کے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا ہے" اس بات کی طرف خصوصی توجہ رہے کہ ایک زندہ امام کی موجودگی کا احساس عقیدۂ مذہب کو ایسی بے نیازی اور حیات جاوداں عطا کرتا ہے کہ جو صاحبان عقل و بصیرت سے مخفی نہیں ہے۔

لفظ مہدی کی تعبیر میں یہ نکتہ بھی پوشیدہ تھا کہ وہ ایسا ہادی ہوگا جو اپنی رہنمائی میں کسی کا محتاج نہ ہوگا بلکہ اسے پروردگار عالم کی طرف سے ہدایت حاصل ہوگی اور وہ دنیا کی ہدایت کا فرض انجام دے گا۔

امام العصر عج کی عظمت ان باتوں سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم میں امام زمانہ عج کے متعلق بشارتیں موجود ہیں۔ امام مہدی عج کے بارے میں رسول اکرم ص سے مروی احادیث پاک کافی تعداد میں ہیں۔ رسول خدا ص انھیں بارہ ان مہ علیہم السلام میں ایک امام ع کے عنوان سے پیش کرتے ہیں۔ کبھی انھیں اولاد فاطمہ ع سے بتاتے ہیں اور کبھی خبر دیتے ہیں کہ امام حسین ع کی صلب سے نویں بیٹے اور امام ہوں گے۔

امام مہدی عج کے متعلق ان مہ طاہرین ع کی احادیث میں بھی بشارتیں ہیں۔ احادیث کی بڑی کتابوں میں ایسی ایسی بہت سی روایات ملتی ہیں جن میں امام مہدی عج کے بارے میں بشارت دی گئی ہیں اور ان مہ اہلبیت علیہم السلام سے وارد ہوئی ہیں۔

جب راقم الحروف احادیث ان مہ کی بڑی و مستند کتابوں کی طرف رجوع کرتا ہے تو ہر امام ع کی امام مہدی عج کے متعلق بشارتیں ملتی ہیں اور ہر امام ع کا اس بارے میں خبر دینے کا مقصد یہ بتانا ہے کہ امام عج، غیبت، ظہور، عدل، انصاف، ظلم و ناانصافی، یہ موضوع کتنا اہم ہے۔

جس طرح حضرت امیر المومنین ع نے بعض دیگر حوادث کے بارے میں خبر دی ہے اسی طرح امام مہدی عج کے بارے میں بھی بتایا ہے۔ امام حسن علیہ السلام نے امام قائ م عج کے بارے میں بشارت و خوش خبری سنائی ہے۔ امام حسین علیہ السلام نے بشارت دی کہ "اگر میرا مہدی لوگوں کے پاس آن یں گے تو لوگ ان کا انکار کریں گے کیونکہ وہ ان کی طرف چالیس سال کے نوجوان ہو کر آن یں گے جب کہ لوگ سمجھتے ہوں گے کہ امام زمانہ عج تو بوڑھے ہیں۔" امام حسین ع نے آگے فرمایا کہ ہم میں بارہ مہدی ع ہیں۔

امام قائ م عجل اللہ وتعالیٰ فرجہ الشریف کی خوشخبری سنانے والوں میں امام زین العابدین ع بھی ہیں۔ آپ ع نے فرمایا "ہم میں سے اس امت کا مہدی ہے۔"

کتب تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام محمد باقر ع نے بشارت کے سلسلے میں فرمایا "میرے ماں باپ ان پر فدا، وہ زمین کو عدل وانصاف سے یوں بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی"۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا "وہ میرے بیٹے موسیٰ کاظم کے پانچویں بیٹے ہیں۔

حضرت موسیٰؑ کاظم ع نے امام قائ م عج کے بارے میں فرمایا "نعمت ظاہری امام ظاہر ہے اور نعمت باطنی امام غائب ہے۔ وہ ہماری آنکھوں سے غائ ب ہوں گے لیکن مومنوں کے دلوں میں ان کی یاد ختم نہ ہوگی۔"

حضرت علی رضا ع نے بشارت دی ہیں "اے دعبل! وہ میرے بعد امام ہیں۔ میرے فرزند محمد ع ہیں، محمد ع کے بعد ان کے فرزند علی ع ہیں، ان کے بعد ان کے فرزند حسن ع اور ان کے بعد ان کے فرزند حجت ہیں۔ وہ قائ م ہیں، ان کے زمانہ غیبت میں ان کا انتظار کیا جائے گا۔ ظہور کے بعد ان کی اطاعت کی جائے گی"۔

حضرت امام محمد تقی ع اور حضرت امام علی نقی ع نے بھی امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے بارے میں بشارت دیں۔ امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے فرزند کی ولادت کو پوشیدہ رکھا ورنہ قاتل بنو امیہ ملعون انھیں قتل کر دیتے کیونکہ آپ عج کی حکومت کی باتیں ہر سمت پھیل چکی تھیں۔ لہٰذا آپ ع خاموش رہتے اور ان کی ولادت کو ہر ایک سے پوشیدہ رکھتے۔ امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے فرزند کی بشارت کے سلسلے میں فرمایا "اس خدا کی حمد کہ جس نے مجھے دنیا سے نہی اٹھایا اور مجھے میرے وارث کی زیارت کرائی جو خلقت و اخلاق میں رسول ص سے دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ ملتا جلتا ہے۔ خدا ان کی غیبت میں ان کی حفاظت کرے گا۔ پھر انھیں ظاہر کرے گا تو وہ زمین کو عدل وانصاف سے یوں بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔"

یہ امام عصرؑ کے منتظرین کے لیے جاننا ضروری ہے کہ ان کا عصر غیبتِ امامؑ میں کیا ذمہ داریاں ہیں؟ امامؑ کی غیبت کبریٰ میں یہ ذمہ داریاں ہیں کہ جدائی اور مظلومیت پر غمگین، انتظار ظہور، معصیت میں گریہ، سرتسلیم خم، ظہور کی باتوں میں عجلت سے پرہیز، امامؑ کی طرف اپنے اموال ہدیہ کرنا، سلامتی امامؑ کے لیے صدقہ دینا، صفات امامؑ کی معرفت حاصل کرنا، اور اللہ پاک سے معرفت امامؑ طلب کریں۔ امام جعفر الصادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ کے لیے دعا پڑھیں اور دعا کریں۔

410 ہجری میں شیخ مفید علیہ الرحمۃ کی طرف امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی لکھی گئی ایک توقیع مبارک سے اقتباس۔۔۔۔۔ تم میں سے ہر ایک ایسا کام کرے کہ جو اسے ہماری محبت اور دوستی سے نزدیک کرے اور ایسے کام سے اجتناب کرے کہ جو اسے ہماری ناپسندیدگی اور غضب سے قریب کرے اس لیے کہ ہمارا امر بالکل اچانک آن پہنچے گا کہ جس وقت توبہ و بازگشت کا فائدہ نہ ہوگا اور گناہ سے پشیمانی ہمارے عقاب سے نجات نہیں بخشے گی۔ خداوند تمھیں رشد و ہدایت کا راستہ دکھائے اور اپنی رحمت و توفیق کے وسائل آسانی کے ساتھ فراہم کرے۔ (احتجاج طبرسی، جلد 2، صفحہ 498؛ موعود قرآن، صفحہ 100)

اپنے امام عصرؑ کے اس مبارک پیغام کو 1191 ویں ولادت باسعادت کے پُرنور موقع پر علماء کرام، ذاکرین، اور شعراء کرام منبر، محراب، نذر، نیاز، تقریر و منقبت کے ذریعے زیادہ سے زیادہ پھیلائیں اور کم از کم کسی ایک مومن تک پہنچا کر خوشنودیٔ امامؑ حاصل کریں۔ آخر میں معزز قارئین کرام سے گزارش ہے کہ امامؑ کے خط کے متن کو تدبر و تفکر سے مطالعہ کریں اور آپؑ کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے اپنے اندر صفات حمیدہ اور اخلاق کریمہ پیدا کریں!

العجل جو کہتے ہیں آ گئے تو کیا ہوگا
کیا ہے اپنی تیاری پیش ہم کریں گے کیا

علی گڑھ، موبائل 7060888223

وقف ترمیمی بل کے خلاف قانونی لڑائی اور جدوجہد جاری رہے گی

جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی کے ذریعہ تمام جمہوری قدروں اور مسلمانوں کے دستوری حقوق کو پامال کرتے ہوئے 14 ترمیمات کے ساتھ جو وقف بل اسپیکر کو پیش کیا گیا اس غیر دستوری قانون کو ہم قبول نہیں کر سکتے: مولانا ارشد مدنی

نئی دہلی۔ وقف ترمیمی بل کو مسترد کرتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند (م) کے صدر مولانا مدنی نے کہا کہ جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی کے ذریعہ تمام جمہوری قدروں اور مسلمانوں کے دستوری حقوق کو پامال کرتے ہوئے 14 ترمیمات کے ساتھ جو وقف بل اسپیکر کو پیش کیا گیا تھا اسے آج مرکزی حکومت نے منظوری کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کردیا ہے یہ بات انہوں نے جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہی مولانا مدنی نے اس ترمیمی وقف ایکٹ پر اپنے تحفظات اور خدشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ جس اندیشہ کا اظہار کیا جارہا تھا وہ درست ثابت ہوا، ان ترمیمات کے ذریعہ مرکزی حکومت وقف جائدادوں کی حیثیت اور نوعیت کو بدل دینا چاہتی ہے تاکہ ان پر قبضہ کرکے مسلم وقف کی حیثیت کو ختم کرنا آسان ہوجائے۔انہوں نے وضاحت کی کہ پہلے دفعہ 3 میں وقف کرنے اس کے صحیح ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ وقف بورڈ کیا کرتا تھا، اب موجودہ ترمیم میں کلکٹر کو دیدیا گیا ہے، لیکن اب موجودہ وہ چودہ ترامیم جن کو آج پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا ہے، اس میں ایک نئی ترمیم میں کلکٹر سے کسی اونچے درجہ کے گورنمنٹ آفیسر کو انکوائری کا حق دیدیا ہے جو فیصلہ کرے گا کہ یہ جائداد سرکاری ہے یا وقف کی زمین ہے، اور رپورٹ دے گا جب تک رپورٹ نہیں آئے گی وہ جائداد اسی دن سے وقف نہیں مانی جائے گی، گویا اگر پچاس سال تک بھی رپورٹ نہیں آئی وہ جائداد وقف کی نہیں مانی جائے گی۔انہوں نے آگے کہا کہ وقف بائی یوزر یعنی جو وقف جائداد صورت یا استعمال کے اعتبار سے وقف سمجھی جاتی رہی ہے، اور زمانہ قدیم سے عدالتیں، اس کے وقف ہونے کا فیصلہ کرتی تھی وہ مقبول ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں کوئی جھگڑا نہ ہو اور گورنمنٹ یا اس کے کسی ادارہ کا دعویٰ بھی نہ ہو۔ مولانا مدنی نے کہا کہ مسلمانوں کے شدید احتجاج پر وقف بائی یوزر ضابطہ کو بحال تو کردیا گیا مگر انتہائی چالاکی سے اس میں یہ بات بھی جوڑ دی گئی ہے کہ مختلف فیہ پر حکومت اپنا دعویٰ کرسکتی ہے، یعنی جن وقف املاک پر مسجد، قبرستان مدرسہ، خانقاہیں یا امام باڑے وغیرہ ان کی حیثیت کو تو تسلیم کیا جائے گا لیکن وہ املاک جن پر پہلے ہی قبضہ ہوچکے ہیں یا جن کو لیکر کوئی تنازعہ یا مقدمہ چل رہا ہے، جیسا کہ دہلی میں 123 پراپرٹیاں ہیں ان پر مقدمہ چل رہا ہے، اسی طرح اور بھی پراپرٹیاں وقف بائی یوزر ضابطہ سے باہر ہوں گی، آسان لفظوں میں کہیں تو ایسی وقف املاک پر مسلمانوں کا دعویٰ قابل قبول نہیں ہوگا، انہوں نے کہا کہ دوسری ترمیمات میں بھی اسی طرح کی شاطرانہ روش اختیار کی گئی ہے، چنانچہ ہم اس آمرانہ قانون سازی کو قبول نہیں کر سکتے۔

انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند اور تمام مسلم تنظیموں کی آرا اور مشورہ کو نظرانداز کرکے نیز اپوزیشن کے ممبران کی تجاویز کو رد کرتے ہوئے بل کی منظوری کی سفارش غیر جمہوری اور مسلمانوں کے دستوری حقوق کی ایک سنگین پامالی ہے۔انہوں نے سوال کیا کہ اگر آمریت اور جبر کے سہارے ہی حکومت کرنی ہے تو جمہوریت کا ڈھنڈورا کیوں پیٹا جاتا ہے، آئین کی قصیدہ خوانی کیوں کی جاتی ہے؟ مولانا مدنی نے کہا کہ یہ افسوسناک حقیقت بھی اب کھل کر سامنے آگئی کہ حکومت میں شامل خود کو سیکولر کہنے والی پارٹیوں نے بھی بزدلی اور مفاد پرستی کا مظاہرہ کیا ہے، مسلمانوں کی تشویش کو یکسر نظرانداز کرتے ہوئے انہوں نے حکومت پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا، اگر انہوں نے واقعی دباؤ ڈالا ہوتا تو مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کی رپورٹ کچھ اور ہوتی، انہوں نے موجودہ حکومت میں شریک سیکولر سیاسی پارٹیوں کو خبردار کیا اور کہا کہ ان کے پاس اب بھی موقع ہے کہ اس ایکٹ کو پارلیامنٹ میں منظور نہ ہونے دیں اور اس کی کھل مخالفت کریں، ان سیاسی پارٹیوں کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ان کی سیاسی کامیابی کے پیچھے مسلمانوں کا بھی ہاتھ ہے، انہوں نے کہا کہ اگر خدانخواستہ یہ قانون پاس ہوجاتا ہے تو جمعیۃ علماء ہند اس کے خلاف سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹائے گی اور ساتھ ہی وقف املاک کو بچانے کے لئے جمعیۃ علماء ہند مسلمان دوسری اقلیتوں اور انصاف پسند لوگوں کے ساتھ تمام جمہوری و دستوری ذرائع کا بھی استعمال کرے گی۔

مولانا مدنی نے آگے کہا کہ مسلمانوں نے جو کچھ وقف کیا ہے اور جس مقصد کے لئے وقف کیا ہے اسے واقف کی منشا کے خلاف استعمال نہیں کر سکتے ہیں، کیونکہ یہ پراپرٹی وقف علی اللہ ہوتی ہے، حکومت کی نیت خراب ہے ہمارے مذہبی مسائل میں دخل دینا چاہتی ہے اور مسلمانوں کی اربوں کھربوں کی جائدادوں کو ہڑپ کرلینا چاہتی ہے، جیسا کہ اس نے ماضی میں خواہ وہ یوسی سی کا مسئلہ ہو، یا طلاق یا نان نفقہ کا مسئلہ ہو، اس میں مسلمانوں کی مخالفت کے باوجود دخل اندازی کی ہے، انہوں نے اخیر میں کہا کہ ہمیں ایسی کوئی ترمیم اور قانون منظور نہیں جو واقف کے منشاء کے خلاف ہو یا جو وقف کی حیثیت کو بدل دے۔ مولانا مدنی نے ان تمام اپوزیشن پارٹیوں کے اراکین کا شکریہ ادا کیا جو پارلیمنٹ میں حق گوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس بل کی شدت سے مخالفت کررہے ہیں۔اور ہندوستان کے سیکولر دستور کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔واضح رہے کہ اجلاس کے شرکاء نے ملک کی موجودہ صورتحال پر غور وخوض کرتے ہوئے ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ واریت شدت پسندی، امن وقانون کی ابتری، اقلیتوں اور مسلمانوں کے ساتھ مذہب کی بنیاد پر امتیازی سلوک اور خاص کر وقف املاک کا تحفظ، یکساں سول کوڈ کا نفاذ، عبادت گاہ ایکٹ کے باوجود مساجد ومقابر کے خلاف فرقہ پرستوں کی جاری مہم، فلسطین، میں جنگ بندی معاہدہ کے بعد بھی اسرائیل کی جارحانہ دہشت گردی اور امریکی صدر کی طرف سے فلسطین کو جہنم بناڈالنے کی دھمکی پر اپنی سخت تشویش کا اظہار کیا اور اس جیسے بہت سارے سلگتے مسائل پر تبادلہ خیال ہوا اور اہم فیصلہ کئے گئے۔

نوجوان افسران شہریوں پر مبنی شفاف نظم ونسق کا نظام تیار کریں: صدر مرمو

نئی دہلی۔(یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے نوجوان افسروں سے درخواست کی ہے کہ وہ ایک شہری پر مبنی، موثر اور شفاف نظم ونسق کے نظام کو تیار کرنے کی سمت میں کام کرنے کی کوشش کریں۔مسز مرمو نے جمعرات کو یہاں راشٹرپتی بھون میں انڈین سول اکاؤنٹس سروس، انڈین پوسٹل اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن (فنانس اینڈ اکاؤنٹس) سروس، انڈین ریلوے مینجمنٹ سروس (اکاؤنٹس) اور انڈین پوسٹل سروس کے پروبیشنری افسران کے ایک گروپ سے ملاقات کی۔صدر مملکت نے اس موقع پر کہا کہ چاہے وہ عوامی مالیات کا انتظام ہو یا پورے ملک میں بغیر کسی رکاوٹ کے رابطے اور مواصلات کو یقینی بنانا ہو، نوجوان افسران کو اپنے کام کے ذریعے قوم کی ترقی اور خوشحالی میں براہ راست کردار ادا کرنے کا موقع ہے۔ انہوں نے عہدیداروں سے کہا کہ چونکہ ہندوستان اختراعات اور ڈیجیٹل اقدامات پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے پائیدار اور جامع ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے، ان جیسے نوجوان سرکاری ملازمین کی اہم ذمہ داری ہے۔صدر نے کہا کہ لوگوں کی فوری خدمات کی فراہمی اور کارکردگی کے ساتھ ساتھ شفافیت اور جوابدہی کی توقعات بڑھ رہی ہیں۔ان ضروریات کو پورا کرنے کے لیے سرکاری محکموں کو ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کا استعمال کرتے ہوئے اپنے نظام کو جدید اور ڈیجیٹل بنانے کی ضرورت ہے۔ اس طرح کی ٹیکنالوجیز میں مشین لرننگ، ڈیٹا اینالیٹکس، بلاک چین ٹیکنالوجی، اور مصنوعی ذہانت شامل ہیں۔ انہوں نے نوجوان افسران سے درخواست کی کہ وہ جدید ٹیکنالوجی اور مہارتوں سے باخبر رہیں اور زیادہ شہری مرکوز، موثر اور شفاف طرز حکمرانی کے نظام کو تیار کرنے کے لیے کوششیں کریں۔ انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ یہ نوجوان افسران اپنے ذاتی کیریئر میں کامیابی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ملک کے عوام کو سرکاری خدمات کی موثر فراہمی میں اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔

دہلی میں بجلی بحران پر آتشی نے بی جے پی حکومت کو نشانہ بنایا

نئی دہلی۔(یو این آئی) عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے سینئر لیڈر اور دہلی کے کارگذار وزیر اعلیٰ آتشی نے جمعرات کو کہا کہ جیسے ہی آپ کی حکومت ہٹائی گئی، دہلی میں بجلی کی طویل کٹوتی شروع ہوگئی ہے۔آتشی نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ 8 فروری سے دہلی کے مختلف علاقوں سے مسلسل بجلی کی کٹوتی کی شکایتیں سوشل میڈیا پر آرہی ہیں۔9 فروری کو موہن گارڈن کے سینک انکلیو میں چار گھنٹے تک بجلی بند رہی۔8 فروری کو آشرم میں واقع سن لائٹ کالونی میں رات بھر بجلی بند رہی۔10 فروری کو مشرقی دہلی کے رادھے پور میں دو گھنٹے تک بجلی منقطع رہی اور کئی دوسرے علاقوں میں بھی بجلی کٹنے کی شکایات موصول ہوئیں۔اے اے پی لیڈر نے کہا کہ جب 1993 سے 1998 تک دہلی میں بی جے پی کی حکومت تھی تب بھی پاور سیکٹر کا برا حال تھا۔آج 20 ریاستوں میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت ہے اور ان تمام ریاستوں میں بجلی کی حالت یکساں ہے۔ یہ بہت افسوسناک ہے کہ الیکشن جیتنے کے بعد بی جے پی اب دہلی کو اتر پردیش میں تبدیل کررہی ہے۔

جسٹس شیکھر یادو کو ہٹانے کا معاملہ پارلیمنٹ اور صدر کے اختیار میں: جگدیپ دھنکھڑ کا حکم

نئی دہلی۔(یو این آئی) راجیہ سبھا کے چیئرمین جگدیپ دھنکو نے آج رولنگ دی کہ الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس شیکھر یادو کو ان کے عہدے سے ہٹانے کا معاملہ راجیہ سبھا کے چیئرمین کے دائرہ اختیار کا معاملہ ہے اور یہ بالآخر پارلیمنٹ اور صدر جمہوریہ کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔مسٹر دھنکو نے راجیہ سبھا کے سکریٹری جنرل کو ہدایت دی ہے کہ وہ یہ اطلاع سپریم کورٹ کے رجسٹرار جنرل تک پہنچائیں۔جیسے ہی ایوان میں وقفہ سوالات کی کارروائی ختم ہوئی، مسٹر دھنکو نے جسٹس شیکھر یادو کو عہدے سے ہٹانے کے بارے میں گزشتہ سال دسمبر میں کچھ اراکین کی طرف سے موصولہ نوٹس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا "معزز اراکین، مجھے 13 دسمبر 2024 کو ایک غیر تاریخ شدہ نوٹس موصول ہوا ہے، جس پر راجیہ سبھا کے 55 اراکین کے دستخط ہیں۔نوٹس میں الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس شیکھر یادو کو آئین کے آرٹیکل 124 (4) کے تحت ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔"چیئرمین نے رولنگ دی آئینی طور پر ذکر کردہ موضوع راجیہ سبھا کے چیئرمین کے دائرہ اختیار میں آتا ہے اور بالآخر یہ پارلیمنٹ اور صدر جمہوریہ کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔

میرے ارکان خاندان کا سیاست میں آنے کا امکان نہیں: وینکیا نائیڈو

حیدرآباد۔سابق نائب صدر جمہوریہ ایم وینکیا نائیڈو نے کہا کہ وہ اس وقت سیاست میں نہیں ہیں اور ان کے ارکان خاندان کا بھی سیاست میں آنے کا کوئی امکان نہیں ہے، نہ ہی وہ چاہتے ہیں کہ ان کا کوئی فرد سیاست میں آئے۔گذشتہ روز مشرقی گوداوری ضلع کے نیداڈاوولو ٹاون میں اپنے نواسہ وشنو کی شادی کے استقبالیہ میں انہوں نے شرکت کی۔وہ صبح وشاکھاپٹنم سے وندے بھارت ایکسپریس کے ذریعہ راجامہندراورم پہنچے اور وہاں سے کار کے ذریعہ استقبالیہ کی تقریب میں پہنچے۔انہوں نے بتایا کہ چونکہ ان کے داماد وشنو کا آبائی گاؤں نیداڈاوولو ہے اس لیے تقریب یہاں منعقد کی گئی۔

بُرھان پور کے ماجد حسین کی محنت رنگ لائی

جے ای ای۔مین میں 99. 99 پرسنٹائل کے ساتھ مدھیہ پردیش میں بنے ٹاپر

بھوپال۔مدھیہ پردیش کے بُرہان پور کے ماجد حسین نے جے ای ای۔مینس میں پوری ریاست میں ٹاپ کرنے کا کارنامہ انجام دیا ہے۔ انہوں نے قومی سطح کے اس انجینئرنگ داخلہ امتحان میں 99.9992 پرسنٹائل اسکور کیا ہے۔ماجد کی اس شاندار کامیابی سے ان کے کنبہ میں جشن کا ماحول ہے۔ماجد حسین نے خبر ایجنسی آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے اپنی کامیابی کا سہرا اپنے کنبہ کے سر باندھتے ہوئے کہا، مجھے شروع سے ہی اپنے کنبہ کا ساتھ ملا۔ میرے والد نے مجھے اچھی سے اچھی تعلیم دی اور ٹیچروں کا بھی بھرپور ساتھ ملا۔ اب میری توجہ ایڈوانس میں اچھا رینک لانے پر ہے، تاکہ ایک اچھا انجینئر بن سکوں۔

اس دوران ماجد حسین نے بتایا کہ جب وہ درجہ 11 میں تھے تو انہوں نے ایک نجی کوچنگ انسٹی ٹیوٹ جوائن کرلیا تھا۔اس کے بعد تقریباً 2 سال تک سخت محنت کی، اب اس کا ثمرہ جے ای ای۔مین 2025 میں کامیابی کے ساتھ ملا۔ماجد حسین کی اس کامیابی سے ان کے کنبہ اور رشتہ داروں کے ساتھ ساتھ ان کے اسکول اور شہر کے لوگوں میں بھی کافی خوشی دیکھی جارہی ہے۔ ماجد کی والدہ سکینہ حسین نے اپنے بیٹے کی کامیابی پر کہا کہ انہیں بہت خوشی ہے کہ میرے بیٹے نے مدھیہ پردیش میں ٹاپ کیا ہے۔انہوں نے کہا،" ماجد اپنی پڑھائی کے تئیں ایماندار اور وقف تھا۔ میں دوسرے بچوں سے بھی کہوں گی کہ وہ محنت کرتے رہیں، جس سے انہیں کامیابی مل سکے۔قابل ذکر ہے کہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے مشترکہ داخلہ امتحان (جے ای ای) مین سیشن 1 رزلٹ، 2025 جاری کردیا گیا ہے۔جن طلبا نے جے ای ای مینس سیشن 1 امتحان دیا تھا وہ اپنا رزلٹ ویب سائٹ jeemain.nta.nic.in پر جاکر دیکھ سکتے ہیں۔

انتخابی نتائج سے قطع نظر ہمارے تعلقات کی بنیاد مضبوط رہے گی: سنجے سنگھ

نئی دہلی۔(یو این آئی) عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے سینئر لیڈر سنجے سنگھ نے جمعرات کو کہا کہ یہ بہت اچھی بات ہے کہ انتخابی نتائج کی فکر کیے بغیر ہمارے تعلقات کی بنیاد مضبوط رہے گی اور ہم ملک کے لیے کام کریں گے۔شیوسینا قائدین آدتیہ ٹھاکرے، سنجے راوت، پرینکا چترویدی، اروند ساونت اور ادھو بالا صاحب ٹھاکرے شیوسینا دھڑے کے بھی لیڈروں سے اظہار تشکر کرتے ہوئے مسٹر سنگھ نے آج کہا، "یہ بہت اچھی بات ہے کہ انتخابی نتائج کی فکر کیے بغیر ہمارے تعلقات کی بنیاد مضبوط رہے گی۔ہم اس رشتے کی مضبوطی کے ساتھ آگے بڑھیں گے۔ ملک کے لیے کام کریں گے۔ ہم عوام کے فیصلے اور انتخابات میں ہونے والی بے ضابطگیوں کی بنیاد پر مستقبل کی حکمت عملی بنارہے ہیں۔ مسٹر ٹھاکرے نے آج اے اے پی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال سے ملاقات کی۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ دہلی انتخابات میں بی جے پی کو الیکشن کمیشن کا آشیرباد تھا۔بی جے پی کو الیکشن کمیشن کا شکر گزار ہونا چاہیے۔گزشتہ 10 برسوں میں مسٹر کیجریوال نے بہت اچھا کام کیا ہے اور دہلی کے لوگ یہ اچھی طرح جانتے ہیں۔آج ملک میں انتخابات آزادانہ اور منصفانہ نہیں ہو رہے ہیں اس لیے انڈیا گروپ کے لیے اپنے اگلے قدم کے بارے میں سوچنا ضروری ہوگیا ہے۔اس موقع پر شیوسینا (یو بی ٹی) کے لیڈر سنجے راوت، پرینکا چترویدی، اروند ساونت اور سنجے دینا پاٹل بھی ان کے ساتھ موجود تھے۔مسٹر ٹھاکرے نے کہا کہ بدھ کو کانگریس لیڈر راہل گاندھی سے ان کی بات ہوئی اور آج مسٹر کیجریوال سے بات ہوئی کہ انڈیا گروپ اور تمام پارٹیوں کو اب مل کر اپنے اگلے قدم کے بارے میں سوچنا چاہئے کیونکہ ہمارے انتخابات اب آزاد اور منصفانہ نہیں رہ گئے ہیں۔

اے آئی کسی کے بھی ہاتھ میں ہو یہ ایک خطرناک شئے ہے: دہلی ہائی کورٹ

نئی دہلی۔دہلی ہائی کورٹ نے ایک معاملے پر سماعت کرتے ہوئے 12 فروری (بدھ) کو کہا کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) کسی کے بھی ہاتھ میں ایک خطرناک شئے ہے، چاہے وہ چینی ہو یا امریکی ہو۔ہائی کورٹ نے یہ تبصرہ اس عرضی پر سماعت کرتے ہوئے کیا ہے، جس میں مرکز کو چینی کمپنی کے ذریعہ تیار اے آئی چیٹ باٹ ڈیپ سیک کی ہندوستان میں کسی بھی شکل میں رسائی پر پابندی لگانے کی ہدایت دینے کی گزارش کی گئی ہے۔عرضی پر سماعت کرتے ہوئے چیف جسٹس ڈی کے اپادھیائے اور جسٹس تشار راؤ گیڈیلا کی بنچ نے کہا،" اے آئی کسی کے بھی ہاتھ میں ایک خطرناک چیز ہے، چاہے وہ چینی ہو یا امریکی، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ایسا نہیں ہے کہ حکومت ان چیزوں سے لاعلم ہے۔وہ بہت اچھی طرح سے واقف ہے۔عرضی دہندہ کے وکیل نے عدالت سے اس معاملے میں اتھارٹی کو نوٹس جاری کرنے کی گزارش کرتے ہوئے کہا کہ سیدھے طور پر یہ رازداری کے حقوق کی خلاف ورزی سے متعلق ہے۔مرکز کے وکیل نے کہا کہ اس معاملے پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے کئی طلبا کو پولیس نے حراست میں لیا، کچھ اہم مطالبات کے لیے کر رہے تھے مظاہرہ

نئی دہلی۔دہلی پولیس نے جمعرات کو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے تقریباً 14 طلبا کو حراست میں لے لیا ہے۔ یہ بھی گزشتہ 4 دنوں سے پی ایچ ڈی طلبا کے خلاف یونیورسٹی انتظامیہ کے ذریعہ کی گئی تادیبی کارروائی کے احتجاج میں مظاہرہ کر رہے تھے۔ان طلبا کے کچھ مطالبات تھے، جن میں خاص طور سے کامریڈ سورو کے خلاف ڈسپلنری کمیٹی کی میٹنگ کے فیصلہ کو منسوخ کرنا، طلبا کی آواز اٹھانے کے لیے مختلف طلبا کے خلاف جاری کردہ وجہ بتاؤ نوٹس کو منسوخ کرنا، 29 اگست 2022 اور 29 نومبر 2024 کے دفتری میمورنڈم کو منسوخ کرنا شامل ہیں۔مظاہرین طلبا نے اس نوٹس کو بھی منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے، جس میں جامعہ کی دیواروں پر پوسٹر لگانے اور دیواری تصاویر بنانے پر جرمانہ لگایا گیا تھا۔مظاہرین طلبا نے مطالبہ کیا کہ یونیورسٹی احاطہ میں مظاہرہ کرنے والے کسی بھی طلبا کو مستقبل میں وجہ بتاؤ نوٹس جاری نہیں کیا جائے۔ایسا کرنا ان کے اظہار خیال کی آزادی پر کاری ضرب ثابت ہوگی، جسے کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ان سب مطالبات کو لے کر یونیورسٹی کے طلبا احتجاجی مظاہرہ کررہے تھے۔ وہیں ان طلبا کو ایسے وقت میں حراست میں لیا گیا ہے جب یونیورسٹی کی ڈسپلنری کمیٹی دو پی ایچ ڈی طلبا کے احتجاجی پروگرام کا جائزہ لینے والی ہے۔طلبا کا کہنا ہے کہ ڈسپلنری کمیٹی کی میٹنگ 25 فروری کو مقرر ہے لیکن ابھی تک یونیورسٹی انتظامیہ کی طرف سے اس پر کسی بھی طرح کا ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔وہیں یونیورسٹی کا کہنا ہے کہ ان طلبا کو کیمپس سے باہر کردیا گیا ہے۔موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے جامعہ یونیورسٹی نے پولیس سے قانون کے نظام کو بنائے رکھنے کی اپیل کی ہے۔ جامعہ میں اس دھرنے کو آل انڈیا اسٹوڈینٹس ایسوسی ایشن، آل انڈیا ریولیوشنری اسٹوڈینٹس آرگنائزیشن سمیت کئی لیفٹ سے متعلق طلبا تنظیموں کی حمایت تھی۔ یہ طلبا جامعہ کے دو پی ایچ ڈی طلبا کے خلاف کی گئی تادیبی کارروائی کے احتجاج میں مظاہرہ کررہے تھے۔یونیورسٹی انتظامیہ نے الزام لگایا ہے کہ ان طلبا نے یونیورسٹی کے لیے دیگر ضابطوں کی خلاف ورزی کی ہے اور قابل اعتراض اور ممنوعہ اشیا لے جاتے ہوئے پائے گئے ہیں۔یونیورسٹی نے کہا ہے کہ انہوں نے طلبا کے مطالبات پر کمیٹی میں بحث کرنے کا کھلا آفر دیا تھا، اس کے باوجود ان مظاہرین طلبا نے سپروائزر، صدر شعبہ اور ڈین سمیت انتظامیہ کی بات ماننے اور بات کرنے سے انکار کردیا۔یونیورسٹی انتظامیہ نے بتایا کہ جمعرات کی صبح یونیورسٹی انتظامیہ اور پروکٹوریل ٹیم نے احتیاطی قدم اٹھاتے ہوئے طلبا کو دھرنا کے مقام سے ہٹا دیا۔فی الحال انہیں کیمپس سے باہر نکال دیا گیا ہے۔واضح ہو کہ 2024 میں پی ایچ ڈی طلبا نے 2019 میں دہلی پولیس کے رویے کے احتجاج میں جامعہ یوم مزاحمت منایا تھا۔

قرول باغ کے طبیہ کالج میں حکیم اجمل خاں نیشنل میوزیم بنایا جائے

آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کے زیر اہتمام حکیم اجمل خاں کے یوم پیدائش کے موقع پر عالمی یونانی میڈیسن ڈے کی تقریب منعقد

نئی دہلی۔مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے یوم پیدائش کی مناسبت سے ہر سال 12 فروری کو عالمی یونانی میڈیسن ڈے 2011 سے منایا جاتا ہے اس روایت کو برقرار رکھتے ہوئے آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کے زیر اہتمام نئی دہلی میں ایک تقریب منعقد ہوئی اس موقع پر پروفیسر مشتاق احمد نے اس موقع پر صدارتی خطاب میں کہا کہ ہم مسیح الملک حکیم اجمل خاں کو ہندوستان میں طب یونانی کے حوالے سے اپنا آئیڈیل مانتے ہوئے آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کی تحریک کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ انہوں نے آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کے سکریٹری جنرل سمیت تمام عہدہ داران وممبران کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ تنظیم ہذا نے اب تک جو بھی موومنٹ چلایا وہ ہمارے اخلاص کی وجہ سے کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی حکومت نے وزارت آیوش قائم کرکے ہم پر احسان کیا اور طب یونانی کو دوسری دیسی طبوں کے ساتھ واجب حق بھی دیا مگر آفیشیل اکثر تنگ نظری اور متعصبانہ رویہ اپناتے ہیں جس کی وجہ سے سرکاری نوکریوں میں یونانی ڈاکٹروں کا تقرر نہیں ہو پاتا۔آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کے سکریٹری جنرل ڈاکٹر سید احمد خاں نے استقبالیہ خطاب میں عالمی یونانی میڈیسن ڈے منانے کے مقصد اور طبی کانگریس کے عزائم اور اغراض و مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ جو ہمارے مقدر میں ہے وہ ہمیں مل کر رہے گا، لہٰذا ہمیں مصلحت سے کام نہیں لینا چاہیے، انکساری کے ساتھ مسائل اور مطالبات کو ہمیں حکومت وقت کے سامنے پیش کرتے رہنا چاہیے۔لوگ کہتے ہیں کہ طبی کانگریس ہمیشہ حکومت کی مخالفت کرتی رہتی ہے، میں بتانا چاہتا ہوں کہ اپنے مسائل سے حکومت کو آگاہ کرنا اور ان سے ان مسائل کو حل کرنے کی درخواست کرنا کوئی مخالفت نہیں ہے۔جمہوریت میں عوام جو مطالبہ حکومت سے کرتے ہیں اسے پورا کرنا اس کا کام ہے اور بنیادی طور پر جمہوریت کا یہی تقاضا ہے۔

ینٹر حکیم ایس پی بھٹناگر نے کہا کہ عالمی یونانی میڈیسن ڈے کے کامیاب انعقاد کے لیے میں آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کے ذمہ داروں بالخصوص سیّد احمد خاں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ وہ بڑی تندہی کے ساتھ ہر سال 12 فروری کو حکیم اجمل خاں کے یوم پیدائش کی مناسبت سے عالمی یونانی میڈیسن ڈے کا اہتمام کرتے ہیں۔یہ بڑا غیر معمولی اور اہم کام ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ جب 2010 میں محکمہ آیوش، حکومت ہند نے کل جماعتی طبی میٹنگ بلائی تھی تو اس میں مسیح الملک حکیم اجمل خاں سوسائٹی کے صدر کی حیثیت سے میں نے نمائندگی کی تھی۔اس میں ہر سال 12 فروری کو یونانی میڈیسن ڈے منائے جانے کا فیصلہ ہوا اور طبی کانگریس نے سب سے پہلے اس کی شروعات 2011 سے کی۔ڈاکٹر سیّد فاروق نے کہا کہ گزشتہ 35 برسوں میں کوئی نئی اینٹی بایوٹک دوا نہیں بنی ہے، کورونا میں یہ ثابت ہوگیا کہ ہربل اینٹی بایوٹک آج بھی کامیاب ہے۔دنیا میں 80 فیصد لوگ آج بھی ہربل پر انحصار کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ایس ایم عارف زیدی نے کہا کہ حکیم اجمل خاں نے اس زمانے میں جب یونانی پیتھی کو کچل دیا گیا تھا اس وقت نہ صرف انہوں نے اس کا پرچم لہرایا بلکہ قرول باغ میں طبیہ کالج کی بنیاد رکھ کر بڑا غیر معمولی کارنامہ انجام دیا۔وہ صرف ایک حکیم اور طبیب نہیں تھے بلکہ ایک سوشلسٹ، مجاہد آزادی کے ساتھ وژنری شخصیت تھے۔اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب انہوں نے دریا گنج میں یتیم خانہ کھولا تو اس کا نام یتیم خانہ نہیں رکھا بلکہ بچوں کا گھر رکھا۔ حکیم اجمل خاں کے پڑپوتے جناب مسرور احمد خاں نے خاندان شریفی کی خدمات پر روشنی ڈالی۔اس موقع پر پروفیسر مشتاق احمد کی صدارت میں منعقد تقریب میں مہمانان کے ہاتھوں یادگار مجلہ عالمی یوم یونانی میڈیسن 'حکیم سیّد خلیفۃ اللہ حیات وخدمات' کی رسم اجرا کے علاوہ تقسیم ایوارڈز عمل میں آیا اور سمپوزیم بعنوان طب یونانی، مسائل اور حل پر مقررین نے اظہار خیال کیا۔ مہمانان خصوصی کی حیثیت سے مہاراشٹر کی لاتور لوک سبھا سیٹ سے ممبر پارلیمنٹ شیواجی راؤ کالگے اور مرادآباد لوک سبھا سیٹ سے ممبر پارلیمنٹ روچی ویرا نے شرکت کی۔مہمانان ذی وقار کی حیثیت سے ڈاکٹر سیّد فاروق، پروفیسر محمد ادریس، پروفیسر ایم اے جعفری، پروفیسر محمد مظاہر عالم، ڈاکٹر رگھوویر سنگھ اور پروفیسر سیّد محمد عارف زیدی نے شرکت کی۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی دینیات فیکلٹی میں بروشر کا اجرا

علی گڑھ، 13 فروری: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کی دینیات فیکلٹی میں ایک خصوصی تقریب کے دوران فیکلٹی کے بروشر کا اجرا کیا گیا۔ اس موقع پر فیکلٹی کے ڈین، پروفیسر توقیر عالم فلاحی نے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ اس بروشر میں فیکلٹی کی چار سالہ کارکردگی، ترقیاتی منصوبوں، علمی و تحقیقی کامیابیوں اور دیگر سرگرمیوں کو جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ بروشر کا عنوان ※※ دینیات فیکلٹی: روایت سے ایجادات تک ※※ رکھا گیا ہے، جس میں نصابِ تعلیم، سیمینار، کانفرنسز اور بین الاقوامی پروگراموں میں شرکت کی تفصیلات شامل ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ علمی سفر اسی جوش و جذبے کے ساتھ جاری رہے گا۔ مہمانِ خصوصی، یونیورسٹی کے رجسٹرار مسٹر محمد عمران (آئی پی ایس) نے اس بروشر کے اجرا کو فیکلٹی کی تعلیمی و تحقیقی کامیابیوں کا آئینہ دار قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ فیکلٹی عصری مسائل کے حل کے لیے جدید طریقہ کار اختیار کر رہی ہے، جو اس کے اساتذہ کی جدوجہد اور باہمی تعاون کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ فیکلٹی قدیم و جدید علوم کا حسین امتزاج پیش کرتی ہے، جہاں دینی مدارس کے طلبہ جدید ٹیکنالوجی اور علمی وسائل سے آشنا ہوتے ہیں، جبکہ جدید تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ یہاں سے اخلاقیات اور کردار سازی کی تربیت پاتے ہیں۔ پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر محمد حبیب رضا نے دینیات فیکلٹی اور پروفیسر توقیر عالم فلاحی سے اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کیا اور کہا کہ انہوں نے اس فیکلٹی سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ انہوں نے فیکلٹی کی علمی و تحقیقی کامیابیوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ پروفیسر توقیر عالم فلاحی کی خدمات اس شعبے کی ترقی میں کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کی علمی تصانیف، تحقیقی مقالات اور بین الاقوامی لیکچرز نے فیکلٹی اور یونیورسٹی کو مزید استحکام بخشا ہے۔ یونیورسٹی پراکٹر پروفیسر وسیم علی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ بروشر دینیات فیکلٹی کے علمی و تحقیقی سفر کو نہایت منظم انداز میں پیش کرتا ہے۔ انہوں نے اس فیکلٹی کو دیگر فیکلٹیز کے مقابلے میں منفرد قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ نہ صرف دینی علوم پر تحقیق کر رہی ہے بلکہ طلبہ کی کردار سازی میں بھی اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ تقریب کی نظامت ڈاکٹر محمد عاصم نے کی، جبکہ ڈاکٹر ریحان اختر نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر دینیات فیکلٹی کے اساتذہ و طلبہ کے علاوہ دیگر فیکلٹیز کے ڈین، شعبہ جات کے سربراہان، اساتذہ اور طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔

سیتھل میں جشن شہنشاہ وفا

سیتھل۔ جشن شہنشاہ وفا احاطہ درگاہ حضرت عباسؑ سیتھل ضلع بریلی میں ۹ر فروری ۲۰۲۵ میں مولانا محمد جابر جوراسی کو سند توصیف و اعزاز (رپورٹ مولانا عازم حسین زیدی سیتھلی) جس طرح عصائے موسیٰ بغیر دست موسیٰ کے معجزہ نہیں دکھا سکتا اسی طرح اگر علم و دانش اور صلاحیتوں کا فقدان ہو تو قلم و قرطاس کوئی معنی نہیں رکھتے مولانا جابر صاحب ان عبقری صاحبان قلم میں سے ہیں۔ جنہوں نے پوری زندگی ایسی زندہ تحریریں اپنے قلم سے قرطاس کے سپرد کی ہیں جو ہمیشہ قوم وملت کی آبیاری کرتی رہیں گی۔ مولانا کی شخصیت اور انکی قربانیاں اور اس بستی (سیتھل) کے لیے انکے خدمات اور ایک طویل سلسلہ مراسم و تعلقات کا متقاضی ہے کہ انکی تجلیل و تکریم کی جائے انہیں اعزاز سے سرفراز کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار نیاز ادب مولانا تقی سجاد نے جشن شہنشاہ وفا سیتھل (منعقدہ ۹ر فروری ۲۰۲۵) میں مولانا جابر صاحب کے سلسلہ میں کیا۔ اس موقع پر کئی سرکردہ شخصیتوں اور انجمنوں نے مولانا موصوف کی خدمت میں تحفے پیش کئے اور شال والا اوڑھا کر عزت افزائی کی۔ مشہور خطیب اور مذہبی اسکالر مولانا عازم حسین زیدی نے اہل سیتھل کی جانب سے سپاس نامہ پیش کیا کرتے ہوئے اس کی تحریر پڑھی۔ (الحمدللہ! یہ ہم سب کے لیے باعث سعادت اور فخر کی بات ہے کہ آپ جیسے مخلص اور درد دل رکھنے والے عالم دین کی خدمات سے ہم عرصہ دراز تک بہرہ مند رہے اور بحمد للہ اسکا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ آپکی ادارت میں ماہنامہ اصلاح ایک علمی و اصلاحی تحریک کی حیثیت سے اپنے سفر کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ اور عرصہ دراز سے آپ کے تبلیغی خدمات ملک کے گوشے گوشے میں جاری و ساری ہیں۔ آپکی خطابت ہو یا قلم آپ نے دونوں ہی میدانوں میں سماج کے بنیادی مسائل کو اٹھا کر حق تبلیغ ادا کیا ہے۔ آپ کی علمی، دینی اور اصلاحی خدمات محتاج تعارف نہیں۔ آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو امتِ مسلمہ کی اصلاح، تعلیم و تربیت اور رشد و ہدایت کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ ماہنامہ اصلاح کے ذریعے معاشرتی بگاڑ کی اصلاح، دینی تعلیمات کی ترویج اور فکری رہنمائی کا جو عظیم کام آپ انجام دے رہے ہیں، وہ یقیناً قابلِ تحسین اور لائقِ تمجید ہے۔ تمام تر مصروفیات کے باوجود ہماری بستی سیتھل کے لئے آپ کا وقت دینا یقیناً ہم سب کے لئے افتخار ہے من لم یشکر المخلوق لم یشکر الخالق کے پیش نظر ہم پر لازم ہے آپکے بے لوث خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انکے قدرداں رہیں۔ ہم آپ کے ان خدمات پر تہہ دل سے اظہار امتنان و شکر کرتے ہیں اور رب لوح و قلم کی بارگاہ میں دست بہ دعاء ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے، صحت و سلامتی عطا فرمائے اور آپ کے علم و قلم کو مزید تاثیر بخشے تا کہ امت مسلمہ آپ کے علوم و برکات سے مسلسل مستفید ہوتی رہے۔ قوم و ملت آپ کے بے پناہ تجربہ و علم کی روشنی میں ترقی کی منازل طے کرے اور آپکی ذات ہمیشہ رشد و ہدایت کا ذریعہ بنی رہے۔) پرگرام میں مہمان خصوصی۔ اس موقع پر جامعہ ناظمیہ کے بزرگ استاد مولانا محمد حسنین رجیٹوی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جابر صاحب کی خدمت اور شخصیت کے اعتراف میں منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ ناظم جشن پروفیسر عباس رضا نیر جلالپوری نے بھی مولانا محمد جابر جوراسی صاحب کی صحافت کے حوالے سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مولانا نے اصلاح کے ذریعہ صحافتی ادب کی بے پناہ آبیاری کی اس دور کے بعد بارگاہ سرکار وفا میں ملک کے مشاہیر شعرائے کرام نے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ یہ سلسلہ پوری شب جاری رہا۔

ناول لکھتے وقت اس عہد کا خیال ضرور رکھنا چاہئے جس عہد میں ناول لکھا جا رہا ہے: خالد فتح محمد

شعبۂ اردو، سی سی ایس یو میں ادب نما کے تحت ''اکیسویں صدی میں اردو ناول نگاری'' موضوع پر آن لائن پروگرام کا انعقاد

میرٹھ 13 فروری 2025ء۔ ناول ایک دستاویز ہوتا ہے۔ یہ تفریح کے لیے نہیں ہوتا۔ ہم کتنا ہی پیچھے چلے جائیں تو یہی پاتے ہیں کہ جتنے بھی مورخ تھے انہوں نے وہی تاریخ لکھی جو اس وقت کے مسائل پر مبنی تھی۔ نئی نسل میں ناول لکھنے کے تعلق سے جلد بازی بہت ملتی ہے۔ یہ کوئی عیب نہیں۔ آج سبھی لوگوں کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی جلدی ہوتی ہے مگر ناول لکھتے وقت اس عہد کا خیال ضرور رکھنا چاہئے جس عہد میں ناول لکھا جا رہا ہے۔ یہ الفاظ تھے پاکستان کے معروف فکشن نگار خالد فتح محمد کے جو شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی اور بین الاقوامی نوجوان اردو اسکالرز انجمن (آیوسا) کے زیر اہتمام منعقد ''اکیسویں صدی میں اردو ناول نگاری'' میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے اپنی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد سہارنپوری نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی صدارت کے فرائض معروف ناقد اور سابق صدر شعبۂ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ مہمانِ خصوصی کے بطور پاکستان کے عالمی شہرت یافتہ منفرد فکشن نگار خالد فتح محمد نے آن لائن شرکت کی اور مہمانان ذی وقار کے بطور معروف فکشن نگار عبدالصمد، نور الحسنین اور ڈاکٹر صادقہ نواب سحر شریک ہوئے۔ جب کہ جامعہ اور چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی کے ریسرچ اسکالر مفتی راحت علی صدیقی اور سرتاج جہاں نے بطور مقالہ نگار پروگرام میں شرکت کی۔ مقرر کے بطور ایوسا کی صدر پروفیسر ریشماں پروین پروگرام میں آن لائن موجود رہیں۔ استقبالیہ کلمات بی۔اے آنرز کے طالب علم محمد ندیم، نظامت کے فرائض ایم۔اے سال دوم کے محمد ارشد اور شکریے کی رسم ریسرچ اسکالر محمد ہارون نے ادا کی۔ اس موقع پر پروفیسر اسلم جمشید پوری نے تمام مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ آج کا موضوع بہت اہم ہے۔ پروگرام کے سبھی مہمانان ہمارے لیے بہت اہم ہیں۔ پروگرام سے جڑنے کے لیے میں آپ سب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے کہا کہ آج بڑی تعداد میں اردو ناول منظر عام پر آ رہے ہیں۔ ہمارے بزرگ ناول نگاروں کے ناولوں نے ادبی دنیا میں اس قدر دھوم مچائی کہ نئی نسل بھی اردو ناول نگاری کی طرف سنجیدگی سے راغب ہوگئی۔ سینئر ناول نگاروں کی سر پرستی میں نئے ناول نگاروں نے اپنے ناولوں سے قارئین کو کافی متاثر کیا ہے۔ معروف فکشن نگار ڈاکٹر صادقہ نواب سحر نے کہا کہ اکیسویں صدی میں کافی تعداد میں ناول اور افسانوی مجموعے منظر عام پر آ رہے ہیں اور آج بھی اچھے ناول لکھے جا رہے ہیں۔ توصیف بریلوی، سلمان عبدالصمد وغیرہ خود اعتمادی کے ساتھ ناول لکھ رہے ہیں۔ ترنم ریاض کا ''برف آشنا پرندے''، اور محسن خان کا ''اللہ میاں کا کارخانہ'' وغیرہ نے کافی مقبولیت پائی۔ منفرد اور معروف فکشن نگار و ناقد نور الحسنین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج ایسے دور میں ناول لکھے جا رہے ہیں کہ لوگ کہتے تھے کہ اب مطالعے کا ذوق لوگوں میں ختم ہو رہا ہے۔ اس پروگرام نے ملک کی سرحدوں کو بھی جوڑ دیا ہے۔ ادب کی تمام بستیاں میں اپنے دل میں بسائے رکھتا ہوں۔ ستر کے بعد کی نسل جب منظر عام پر آئی تو ان کے ناولوں کی آمد نے قاری کو اپنی جانب متوجہ کیا۔ آج ہمارے ناولوں میں ایک عالم بسا ہوا ہے۔ معروف فکشن نگار عبدالصمد نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ زیادہ ناول منظر عام پر آنا کوئی بڑی بات نہیں ہے مگر یہ ضرور دیکھنا چاہئے کہ اچھے ناول کتنے ہیں۔ اچھا ناول وہ ہے جو ہمیں بار بار پڑھنے پر مجبور کرے۔ اچھے ناول میں اپنے عہد کے مسائل اور تاریخ ضرور ہونا چاہئے۔ آج جو ناول لکھے جا رہے ہیں ان ناول نگاروں کو لکھنے سے زیادہ پڑھنے کی طرف دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ زیادہ لکھنے سے کوئی بڑا انسان نہیں بنتا بلکہ زیادہ پڑھنے سے آدمی بڑا بنتا ہے۔ اس موقع پر ریسرچ اسکالر سرتاج جہاں نے ''اکیسویں صدی میں ناول نگاری'' کے عنوان سے اپنا خوبصورت مقالہ پیش کیا۔ پروفیسر ریشما پروین نے کہا کہ میں آج بہت خوش ہوں کہ اتنے بڑے فکشن نگاروں کے درمیان آج کا پروگرام عمل میں آ رہا ہے۔ سبھی فکشن نگاروں نے نہایت عمدہ گفتگو کی ہے۔ میں سبھی کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

اللہ تعالی کی عبادت اور تسبیح و تہلیل میں گزری شب براءت

گورکھپور، جمعرات کو شب براءت حسب روایت عقیدت و احترام کے ساتھ منائی گئی، مسلمانوں نے شب بیداری کر عبادتیں کیں، گناہوں اور برے کاموں سے توبہ و بھلائی والی زندگی کے لیے دعائیں مانگیں، درگاہوں و قبرستانوں پر حاضری دی، مغرب کی نماز کے بعد لوگ عبادت میں مشغول ہو گئے، لذیذ کھانے و مختلف قسم کے حلوے بنا کر عظیم اسلامی تابعی بزرگ حضرت اویس قرنی و دیگر مرحومین کے نام نذر و نیاز کا بھی اہتمام کیا گیا۔ غریبوں میں کھانا تقسیم ہوا، لوگوں نے خوب صدقہ کیا، مساجد و درگاہیں لائٹوں سے روشن نظر آئیں، سبز پوش ہاؤس مسجد جعفرا بازار، جامع مسجد امام باڑہ اسٹیٹ و دیگر مقامات پر محافل کا انعقاد کیا گیا علما کرام نے عوام سے خطاب کیا۔ گھروں میں خواتین نے بھی عبادت و ریاضت، تلاوت و ذکر، تسبیح و تہلیل اور درود و سلام پڑھ پوری رات گزاری، نفل نمازیں ادا کیں، اپنے مرحومین کے نام ایصال ثواب کیا اور ساری امت و دین اسلام کی سربلندی کے لیے کثرت سے دعاؤں کا اہتمام کیا گیا۔ شاہی جامع مسجد تکیہ کولدہ رسول پور، سبز پوش ہاؤس مسجد جعفرا بازار، سنی بہادریہ جامع مسجد رحمت نگر، چشتیہ مسجد بخشی پور، غازی مسجد غازی روضہ، غوثیہ جامع مسجد چھوٹے قاضی پور، مدینہ جامع مسجد ریتی چوک، رسول پور جامع مسجد، حسینی جامع مسجد بڑگوں سمیت دیگر مساجد میں بھی لوگوں کی خاصی تعداد دیکھنے کو ملی، موجود حضرات ساری رات عبادتیں کرنے کے لیے کمربستہ نظر آئے۔ مسلم اکثریت علاقوں رسول پور، جعفرا بازار، غازی روضہ، خونی پور، اسمٰعیل پور، پرانا گورکھپور، زاہدہ آباد، ریتی چوک، چھوٹے قاضی پور، پپرا پور وغیرہ میں ساری رات چہل پہل رہی۔ وہیں شہر میں واقع بزرگانِ دین کی درگاہوں پر بھی عقیدت مندوں کا تانتا بندھا رہا، لوگوں نے درگاہ حضرت مبارک خاں شہید نارمل، نکو شاہ بابا دھرم شالہ، طوطا مینا شاہ گولگھر سمیت تمام درگاہوں پر پہنچ فاتحہ خوانی کر اللہ تعالی سے اپنے اور تمام امت کے لیے بھلائی کی دعائیں مانگیں۔ مسلمانوں نے شہر کے کچی باغ قبرستان، حضرت مبارک خاں شہید قبرستان، گورکھناتھ قبرستان، بالے میاں میدان قبرستان سمیت تمام علاقوں کے قبرستانوں پر پہنچ فاتحہ پڑھی۔

مدرسہ بورڈ لکھنؤ کے امتحانات کی تاریخوں کا اعلان

سہارنپور (احمد رضا) مدرسہ ایجوکیشن بورڈ لکھنؤ کے عربی فارسی منشی مولوی (سیکنڈری) اور عالم (سینیئر سیکنڈری) وغیرہ کے امتحانات مورخہ 17 فروری 2025 سے 22 فروری 2025 تک منعقد ہوں گے امتحان کا سینٹر گوری شنکر اندر پال سنگھ انٹر کالج حسن پور چنگی دہلی روڈ سہارنپور میں لگایا گیا ہے۔ لڑکے اور لڑکیوں دونوں کا سینٹر اسی کالج میں لگایا گیا ہے منشی، مولوی اور عالم کے امتحانات میں شامل ہونے والے امیدواروں کے داخلہ کارڈ (ایڈمٹ کارڈ) آ چکے ہیں۔ سبھی امیدوار اپنے اپنے ایڈمٹ کارڈ جامعۃ الطیبات نسواں کالج حبیب گڑھ سے حاصل کر لیں۔ کسی بھی امیدوار کو بنا ایڈمٹ کارڈ کے امتحانات میں شامل نہیں کیا جائے گا یہ اطلاع جامعۃ الطیبات کے مینیجر قاری عبدالسبحان رحمانی نے دی ہے انہوں نے سبھی امیدواروں سے اپیل کی ہے کہ امتحان گاہ میں ایڈمٹ کارڈ اور قلم پینسل کے علاوہ کسی بھی چیز کا لے جانا ممنوع ہے ایسی کوئی بھی چیز امتحان گاہ میں ہرگز نہ لیجائیں امتحان ہر طرح سے صاف شفاف اور نقل سے پاک کرایا جائے گا اگر کوئی امیدوار نقل کرتا ہوا پکڑا جائے گا تو اس کے خلاف سخت قانون کاروائی کی جائے گی! گھروں میں دین آئیگا تو نسلیں مہذب اور باشعور ہونگی! سہارنپور (احمد رضا) حالات حاضرہ بتا رہے ہیں کہ اگر ملت اسلامیہ آج بھی بیدار نہ ہوسکی تو پھر ملت اسلامیہ کو پستی اور تباہی سے کوئی نہی بچا پایگا ٭ حکم رب العالمین ہے کہ علم حاصل کرو ماں کی گود سے گور تک ٭ بس اگر دین اور دنیا میں راحت بھلائی اور غلبہ چاہتے ہو تو دین کی تعلیم کی روشنی گھر گھر پہنچاؤ تبھی کامیاب ہو سکتے ہو! خواتین کی تعلیمات کو شاندار معیار بخشنے والے مشہور و معروف دینی ادارہ جامعۃ الطیبات حبیب گڑھ میں جامعہ کی انجمن اصلاح اللسان کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت جامعہ ہذا کی ناظمہ محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ نے کی اور پر اثر انداز میں پروگرام کی نظامت کے فرائض بھی بہ خوبی انجام دئے اس جلسے کی سرپرستی جامعہ ہذا کی پرنسپل محترمہ کریم بانو نے نبھائی جلسے کا اغاز دورہ حدیث شریف کی طالبہ بشری نعمان کی تلاوت سے ہوا اور صبیحہ بنت محمد تعلیم نے حمد باری تعالی پیش کی اور مہک بنت مہتاب نے نعتیہ کلام پیش کیا دورہ حدیث کی ایک باصلاحیت طالبہ ثناء بنت نظر الدین نے بڑے موثر انداز میں خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ کیسے ایک ماں کی محنت سے حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ اللہ تعالی کے ولی کامل بنے، ہمیں بھی اپنے گھروں میں دین کی تعلیم لانے کی اشد ضرورت ہے گھروں میں دین آئیگا تو نیک نسلیں آئیں گی اور ہمارا ماحول دینی ہوگا دورے کی ہی ایک اور طالبہ ظروفہ بنت محمد اشرف نے شب برات کے فضائل بیان کیے۔

بزمِ تحفظِ اردو کے زیرِ اہتمام تعزیتی نشست

بارہ بنکی۔ گزشتہ شب بعد نمازِ عشاء، بزمِ تحفظِ اردو کی جانب سے عیدگاہ روڈ، احمد ایجوکیشنل ہال میں ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا، جس کی سرپرستی محمد کلیم مجروح نے کی اور صدارت راہی صدیقی نے فرمائی، جبکہ نظامت کے فرائض حسان ساحر نے انجام دیے۔ محفل کا آغاز حاجی شیخ مطیع اللہ حسینی کی تلاوت سے ہوا۔ محمد کلیم مجروح نے کہا: "مرحوم محمد احمد بھائی قصبہ فتح پور کے ایک معتبر شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ جو بھی ان سے ایک بار ملتا، ان کا گرویدہ ہو جاتا۔ انہوں نے اپنی شاعری میں عوام کے دکھ درد اور مظلوموں کے احساسات کو ہمیشہ اولیت دی۔ احمد بھائی کا انتقال میرا ذاتی خسارہ ہے۔ اللہ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔" راہی صدیقی نے کہا: "مرحوم محمد احمد میرے ہم عصر تھے۔ وہ بچپن ہی سے بلا کے ذہین اور تیز طرار تھے۔ اگر ان کی مجھ سے ایک روز ملاقات نہیں ہوتی تھی تو وہ بے چین ہو جاتے تھے۔ ان کی یاد ہمارے دل میں ہمیشہ محفوظ رہے گی۔" احمد سعید حرف نے کہا: "مرحوم ڈاکٹر محمد احمد خوش فکر اور خوش اخلاق شخصیت کے مالک تھے۔ دنیائے ادب میں وہ اپنی الگ پہچان رکھتے تھے۔ ان کے انتقال کو کئی دن ہو گئے ہیں، مگر آج بھی ایسا لگتا ہے کہ وہ ہمارے بیچ موجود ہیں، کیونکہ ان کی شاعری اور ان کا اندازِ بیان آج بھی دل میں گھر بنائے ہوئے ہے۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔" شاداب انور نے کہا: "والد محترم کے اچانک یوں رحلت کر جانے سے میں بہت مغموم ہوں۔ مجھے ان کی کمی تا دیر محسوس ہوتی رہے گی۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی بال بال مغفرت کرے۔" حاجی شیخ مطیع اللہ حسینی نے کہا: "مرحوم محمد احمد خوش اخلاق اور ملنسار طبیعت کے مالک تھے۔ وہ مجھے اکثر اپنی دعاؤں اور نیک مشوروں سے نوازتے تھے۔ ہر کسی سے بڑے خلوص سے ملتے تھے۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔" حسان ساحر نے کہا: "میں ان سے بہت چھوٹا تھا، مگر شاداب انور کا عزیز دوست ہونے کے ناطے ڈاکٹر محمد احمد مجھے اپنے بیٹے کی طرح ہی مانتے تھے۔ وہ ہمیشہ مجھ سے خوش دلی سے ملتے اور میری ہمت افزائی کرتے تھے۔" "محمد احمد بھائی مجھے بہت عزیز رکھتے تھے۔ اکثر مجھے وہ میرے ہی شعر سنایا کرتے تھے۔ ان کے انتقال سے میں بہت مغموم ہوں۔" ان کے علاوہ تعزیت پیش کرنے والوں میں حسن نعیم، محمد اقبال منصوری، محمد رضوان، بھورے، محمد عتیق، محمد نیاز، محمد راشد، محمد کاشف، محمد شاہد، محمد وسیم، علی اشہد، ابو درداء وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ آخر میں مرحوم ڈاکٹر محمد احمد کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

قومی باہمی اتحاد سے ہی آئین کی خلاف ورزی روکی جا سکتی ہے: حافظ عبدالقدوس ہادی

کانپور: ہوٹل مندا کنی میں آل انڈیا اقلیتی بورڈ کی جانب سے قاضیٔ شہر کانپور حافظ عبدالقدوس ہادی (صدر آل انڈیا اقلیتی بورڈ) کی صدارت میں ملک کے حالات کے پیش نظر اور آئین کی حفاظت کیلئے شہر کی سماجی، مذہبی شخصیتوں کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی جس میں مہمان خصوصی کے طور پر آئین ساز ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے پوتے محترم پرکاش امبیڈکر کی شرکت ہوئی۔ اس موقع پر پرکاش امبیڈکر جی (ممبئی) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں، ملک میں آئین کیخلاف تمام طرح کے ایسے کام انجام دئے جا رہے ہیں، جسے قطعی برداشت نہیں کیا جانا چاہئے، یہ سبھی جانتے ہیں کہ ملک میں جتنی بھی سماجی و سیاسی تنظیمیں ہیں آئین کے خلاف ہونے والے کاموں کی مخالفت تو کرتی ہیں لیکن میدان عمل میں کوئی سامنے نہیں آتا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اعلیٰ مقام پر بیٹھے افسران کے ذریعہ من مانے و دباؤ والے فیصلے سنائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کئی افسران زندگی کے اس دور میں ملے جنہوں نے یہ بتایا کہ کوئی بھی کام جو آئین کے خلاف ہوتا ہے جب انجام دیا جاتا ہے تو ملک میں عوام کے ذریعہ دباؤ بنایا جانا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہوتا جس کے سبب ہمیں آئین کی خلاف ورزی پر مجبور کیا جاتا ہے، اس لئے اگر آئین کی بقاء کو سلامت رکھنا چاہتے ہیں تو آئین کے خلاف کسی بھی عمل کو برداشت نہیں کیا جانا چاہئے بلکہ اس کے خلاف میدان میں آنا چاہئے، پر امن طریقے سے احتجاج درج کرانا چاہئے تا کہ اعلیٰ مقام پر فائز افسران پر اس کا اثر پڑے اور وہ فیصلہ سنانے سے قبل کئی بار سوچیں، آج ہمارے عوام میں یہ کمی آ گئی ہے کہ ہم اپنے حق کیلئے آواز نہیں اٹھاتے ہیں۔ اس موقع پر قاضیٔ شہر کانپور نے کہا کہ آزاد ملک کو جمہوری نظام دینے کیلئے آئین جیسی عظیم چیز ہمیں دینے والے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے خانوادے کے چراغ جناب پرکاش امبیڈکر آج ہمارے درمیان آئین کی تحفظ و بقاء کیلئے موجود ہیں تو ہمیں بھی ملک میں ہو رہے مظالم کے خلاف قومی اتحاد قائم کرتے ہوئے متحد ہونا پڑے گا، تا کہ کسی بھی خلاف آئین عمل کو روکا جا سکے، جب ہم بلا تفریق مذہب و ملت متحد رہیں گے تو ہمارا حق دبانا آسان نہیں ہوگا، ہمیں جان لینا چاہئے کہ اتحاد میں ہی ملک کی امن و سلامتی اور ترقی مضمر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ایک بہت اچھا موقع ہے کہ جب ہمیں آپس میں بیٹھ کر اپنے ملک کے آئین کی بقاء و اس کے تحفظ کیلئے فکر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اس کا ضرور کوئی مثبت نتیجہ نکلے گا۔ میٹنگ کو پاسٹر جتیندر، دھنی راؤ بودھ پینتھر و سردار پروبندر لارڈ نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر میٹنگ میں مولانا عبدالقادر قاسمی، مولانا ابوبکر ہادی قاسمی، دھنی راؤ بودھ پینتھر، سردار پروبندر لارڈ، پاسٹر جتیندر، مولانا شمیم جامعی، مولانا موسیٰ اشاعتی، مولانا وثیق ثاقبی، مولانا مجیب اکرام ندوی، محمد پرویز، حافظ منظر الاسلام، حافظ شاہ فہد، محمد ناصر وغیرہ موجود تھے۔

نیشنل ڈس ایبلڈ ایسوسی ایشن کا اجلاس

چاند پور۔ نیشنل ہیڈیکیپڈ ایسوسی ایشن نے چاند پور کے علاقے کے گاؤں کمال پور میں معذوروں، بوڑھی بیواؤں اور غریب مزدوروں کے عوامی مسائل کے حوالے سے ایک میٹنگ کا انعقاد کیا۔ جس کی صدارت ڈسٹرکٹ انچارج ماسٹر افضل نے کی۔ کارروائی تحصیل صدر چاند پور محمد نسیم نے کی۔ مہمان خصوصی ایم آر پاشا قومی معذور ایسوسی ایشن کے قومی صدر کا گاؤں کمال پور پہنچنے پر کارکنوں اور عہدیداروں نے پھولوں کے ہار پہنا کر شاندار استقبال کیا۔ نیشنل ہینڈی کیپڈ ایسوسی ایشن کے قومی صدر ایم آر پاشا نے معذوروں، بوڑھوں، بیواؤں اور غریب مزدوروں کے مسائل سنے۔ عوامی مسائل سنتے ہوئے معذوروں، بوڑھوں، بیواؤں اور غریب مزدوروں نے قومی صدر ایم آر پاشا کو بتایا کہ ہمارے رہائش کا مسئلہ، پنشن کا مسئلہ، لان کا مسئلہ، پولیس اسٹیشن کا مسئلہ، معذوری سرٹیفکیٹ کا مسئلہ، محکموں میں ہراسانی کا مسئلہ، راشن کارڈ کا مسئلہ، وغیرہ۔ مسائل وغیرہ سے آگاہ کیا۔

کلیان منڈپم: سی ایم یوگی نے دیا تحفہ

اب غریبوں کے اچھے پروگرام ہوں گے 5 اسٹار سہولیات سے لیس

کھوابر ٹاؤن شپ میں میونسپل کارپوریشن کی طرف سے تقریباً 103 کروڑ روپے کے ترقیاتی کاموں کا تحفہ

لکھنؤ۔ جمعرات کو، سی ایم یوگی کھوابر ٹاؤن شپ میں میونسپل کارپوریشن کی طرف سے تقریباً 103 کروڑ روپے کے ترقیاتی کاموں کا تحفہ دینے کے لیے منعقدہ افتتاحی سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے شہر کے نئے بنائے گئے وارڈ کھوار بار میں 4.71 کروڑ روپے کی لاگت سے بنائے گئے شہر کے پہلے کلیان منڈپم کا افتتاح کیا۔

وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اب غریبوں اور معاشی طور پر کم اور درمیانی آمدنی والے لوگوں کے پروگراموں کو بھی فائیو اسٹار سہولیات سے آراستہ کیا جائے گا اور کلیان منڈپم اس کے لیے ذریعہ بنے گا۔ گورکھپور کے پہلے کلیان منڈپم کا آج افتتاح ہو رہا ہے اور اگلے چند مہینوں میں سات نئے کلیان منڈپم بھی تیار ہو جائیں گے۔ انہوں نے اپنے ایم ایل اے فنڈ سے ان میں سے پانچ کلیان منڈپوں کے لیے فنڈز فراہم کیے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ میونسپل کارپوریشن کو ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ صرف 11 ہزار روپے میں میونسپل ملازمین اور صفائی ملازمین کے لیے کلیان منڈپم بک کریں۔ جمعرات کو، سی ایم یوگی کھوابر ٹاؤن شپ میں میونسپل کارپوریشن کی طرف سے تقریباً 103 کروڑ روپے کے ترقیاتی کاموں کا تحفہ دینے کے لیے منعقدہ افتتاحی سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ شہر کے نئے بنائے گئے وارڈ کھوار بار میں 4.71 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کیے گئے شہر کے پہلے کلیان منڈپم کا افتتاح کرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے 4.55 کروڑ روپے کی لاگت سے بنائے گئے گیس پر مبنی جانوروں کے شمشان گھاٹ کا بھی افتتاح کیا، مہادیو پورم سے فیز) 2 پمپنگ اسٹیشن (تک کی نالی کی تعمیر کا کام، رام گڑھ میں 6 کروڑ روپے کی لاگت سے ایوسمن روڈ کی تعمیر کا س پلانٹ (0.68 کروڑ روپے کی لاگت سے اور مہیوا میں کنہا گوشالہ میں 0.97 کروڑ روپے کی لاگت سے شیڈ کی تعمیر۔ انہوں نے 26.31 کروڑ روپے کے کاموں کا افتتاح کرنے کے علاوہ 76.40 کروڑ روپے کے ترقیاتی کاموں کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔ پروگرام میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کلیان منڈپم کا افتتاح شہری سہولیات کے میدان میں ایک نئی شروعات ہے۔ یہ کسی بھی اچھی یا عوامی تقریب کے لیے بہت اچھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جن کے پاس وسائل ہیں وہ ہوٹلوں یا بڑے لان میں پروگرام کر سکتے ہیں لیکن جن کے پاس پیسے نہیں، غریب ہیں وہ کہاں جائیں گے۔ اس بارے میں میونسپل کارپوریشن اور ڈیولپمنٹ اتھارٹی سے کہا گیا کہ کلیان منڈپم کی شکل میں ایک جگہ ہونی چاہئے جہاں غریب، کم اور متوسط آمدنی والے طبقے کے لوگوں کی شادی کی تقریبات اور نیک کاموں کا اہتمام آسان طریقے سے کیا جا سکے۔ اس کلیان منڈپم میں آڈیٹوریم، باسٹلری، 6 کمرے، کچن اور لان بھی ہے۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ کلیان منڈپم غریب، کم اور درمیانی آمدنی والے لوگوں کے لیے ایک مستقل اثاثہ ہے جہاں فائیو اسٹار سہولیات موجود ہیں۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ آج گورکھپور میونسپل کارپوریشن اور شہری اداروں کو کئی دیگر ترقیاتی اسکیموں کا تحفہ مل رہا ہے۔ اس میں ایک اہم منصوبہ جانوروں کا شمشان گھاٹ ہے۔ اس سے مردہ جانوروں کی تدفین کا مسئلہ حل ہو جائے گا اور لوگوں کو بدبو سے نجات ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ اسی سلسلے میں گورکھپور کی شناخت کو برقرار رکھتے ہوئے کلاک ٹاور کو خوبصورت بنایا جا رہا ہے۔ گھنگھر کے ساتھ واقع شہید بندھو سنگھ پارک میں ملٹی لیول پارکنگ کی تعمیر کا کام جنگی بنیادوں پر جاری ہے۔ پارکوں کی ترقی، سڑکوں کو چوڑا کرنے اور نکاسی آب کے منصوبوں پر کام جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ گودھویا ڈرین پراجیکٹ مکمل ہوتے ہی شہر کو پانی بھرنے کے مسئلہ سے نجات مل جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دریائے راپتی میں گرنے والے مائع فضلہ اور آلودہ پانی کو دیسی طریقوں سے صاف کیا جا رہا ہے، جسے زراعت میں استعمال کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ترقی کے سفر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور صفائی ستھرائی کا عزم کریں۔ اس کے لیے آج جاری کردہ صفائی کامک کا حوالہ دیتے ہوئے سی ایم یوگی نے کہا کہ 40 سالوں میں گورکھپور سمیت مشرقی اتر پردیش میں گندگی کی وجہ سے اموات ہوئی ہیں۔ گندگی، کوڑا کرکٹ، بند تالاب اور بند نالوں کے نتیجے میں انسیفلائٹس سے بڑے پیمانے پر اموات ہوئیں۔ صفائی میں لوگوں کی دلچسپی، سوچھ بھارت مشن اور ڈبل انجن والی حکومت کی کوششوں کے نتیجے میں آج انسیفلائٹس کا مکمل خاتمہ ہو چکا ہے۔

15 شعبان سے قبل راج ناتھ سنگھ کے خط سے شیعہ برادری میں خوشی کی لہر

سامراغاروالی کربلا میں بہتری کے کاموں کو ملے گی رفتار

لکھنؤ، 13 / فروری (پریس ریلیز): حضرت امام مہدی کی ولادت سے ایک دن پہلے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے خصوصی افسر کے. پی. سنگھ کی جانب سے ضلع مجسٹریٹ لکھنؤ کو بھیجے گئے خط نے مسلمانوں، بالخصوص شیعہ برادری میں زبردست جوش و خروش پیدا کر دیا ہے۔ اس خط میں حسین آباد ٹرسٹ کے تحت آنے والی سامرا گاروالی کربلا، خضرا میں صفائی، سولر لائٹس، پانی کی فراہمی، طبی کیمپ اور شجرکاری جیسی بنیادی سہولتوں کو بہتر بنانے کی سفارش کی گئی ہے۔ یہ تاریخی اقدام عنبر فاؤنڈیشن کے چیئرمین وفا عباس کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ سمجھا جا رہا ہے۔ انہوں نے سماجی کارکن علی آغا اور سیو وقف انڈیا مشن کے نائب صدر سید رضوان مصطفیٰ کے ساتھ مل کر سامرا گاروالی کربلا کا دورہ کیا تھا اور اس کی زبوں حالی پر آواز اٹھائی تھی۔ وزیر دفاع کے خط نے بہتری کا راستہ کھولا اس خط میں وفا عباس کی جانب سے اٹھائے گئے مسائل کو سنجیدگی سے لیا گیا ہے۔ خط میں خاص طور پر ہر ماہ ولادت اور شہادت کے مواقع پر خصوصی میڈیکل اور آئی کیمپ منعقد کرنے، مستقل صفائی نظام قائم کرنے، غیر قانونی گاڑیوں کی پارکنگ روکنے اور حفاظتی اقدامات کو مضبوط کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ وفا عباس کی کوششوں کا نتیجہ جلد نظر آئے گا۔ اس تاریخی فیصلے پر ردعمل دیتے ہوئے وفا عباس نے کہا کہ "یہ صرف ہماری نہیں، بلکہ پوری قوم کی جیت ہے۔ ہمارا مقصد سامرا گاروالی کربلا کو ایک مثالی مذہبی مقام بنانا ہے، جہاں زائرین کو بہترین سہولیات میسر ہوں۔ اب ضلع مجسٹریٹ اور حسین آباد ٹرسٹ کو اس ہدایت پر فوری عمل کرنا چاہیے۔" یہ خط ایسے وقت میں آیا ہے جب کل ۱۵ شعبان حضرت امام مہدی (ع) کی ولادت کی بابرکت رات منائی جائے گی۔ اس مبارک موقع سے پہلے یہ خط آنے سے شیعہ برادری میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ لوگ امید کر رہے ہیں کہ سامرا گاروالی کربلا کی دیکھ بھال میں بہتری آئے گی اور انسانیت کی خدمت کے لیے کیے جانے والے کام مزید مضبوط ہوں گے۔ وفا عباس کی کوششوں سے یہ مقدس مقام اب لاوارث نہیں رہے گا۔

وزیر سیاحت فیروز آباد اور مین پوری کے دورے پر وپکسنی بھونت مین پوری اوچھا میں سڑک کو چار لین کرنے کا سنگ بنیاد رکھیں گے

لکھنؤ 13 فروری۔ اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ کل 14 فروری کو سہ پہر 3 بجے سے مین پوری اور فیروز آباد کے دورے پر ہوں گے۔ مجوزہ پروگرام کے مطابق، وزیر کل شام تک رائل فارم ہاؤس، رجھتی، پاڑہ مصطفی آباد روڈ، شکوہ آباد ضلع، فیروز آباد میں ایک شادی پروگرام میں شرکت کریں گے۔ اگلے دن 15 فروری کو صبح 15.09 بجے سے دوپہر 1 بجے تک، ٹرانزٹ ہاسٹل مین پوری میں پی ڈبلیو ڈی، پولیس لائن کے سامنے عوام کے مسائل سنیں گے۔ وزیر سیاحت دوپہر 30.01 بجے بھونت چوراہے کے قریب کینرا اینک مین پوری میں کسنی-بھونت-مین پوری-اوچھا میں ضلع سڑک کے شہری حصے کو چار لین چوڑا کرنے اور خوبصورتی کے کام کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ اس کے بعد شام 4 بجے فیروز آباد ضلع سرسا گنج کے سوتھر ا روڈ پر نرسنگ گلوبل اکیڈمی کے سالانہ پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کریں گے۔ اگلے دن 16 فروری کو فیروز آباد میں عوامی سماعت کے بعد شام تک وہ لکھنؤ واپس آ جائیں گے۔

شب برأت نہایت ہی عظمتوں والی رات ہے: مولانا خالد رشید

دار العلوم فرنگی محل میں اٹھارہواں عظیم الشان مظاہرہ قرأت ہوا

لکھنؤ، ۱۳ رفروری۔ شب برأت کے موقع پر اسلامک سنٹر آف انڈیا فرنگی محل کے زیر اہتمام دار العلوم نظامیہ فرنگی محل عیدگاہ لکھنؤ میں ۱۸ واں سالانہ عظیم الشان مظاہرہ قرأت ہوا۔ اس قرآنی محفل کی صدارت امام عیدگاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی ناظم دار العلوم نے کی۔ اس نورانی محفل کو مولانا خالد رشید فرنگی محلی، مولانا محمد مشتاق صدر آل انڈیا سنی بورڈ اور مولانا سفیان نظامی نے خطاب کیا۔ دار العلوم کے مہتمم مولانا نعیم الرحمن صدیقی نے دار العلوم کی تاریخ، خدمات اور موجودہ تعلیمی سرگرمیوں پر مشتمل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ مولانا محمد ہارون نے جلسے کی نظامت کی۔ مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ شب برأت نہایت بابرکت رات ہے۔ اس رات میں بندوں کی عمر، روزی، صحت اور زندگی کا تعین ہوتا ہے۔ اس مقدس رات میں خدائے بزرگ و برتر کے بندے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، غلط کاموں سے توبہ کرتے ہیں، اپنے لیے اور دوسروں کے لیے خیر و برکت، مغفرت و رحمت کی دعائیں مانگتے ہیں۔ ان کا رحیم و کریم آقا ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شعبان کی پندرہویں شب کو نماز پڑھنا اور دن کو روزہ رکھنا مسنون ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شب مبارک میں آسمان دنیا پر غروب آفتاب سے صبح صادق تک تجلی فرماتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ جو شخص اپنے گناہوں کو بخشوانا چاہتا ہو وہ آئے میں اس کے گناہ کو بخش دوں گا۔ جو شخص رزق حاصل کرنا چاہے میں اس کو روزی دوں گا جو کسی مصیبت میں مبتلا ہو اس کو تندرست کروں گا۔ مولانا نے کہا کہ اس شب میں نوافل ادا کرنا، توبہ و استغفار میں مشغول رہنا چاہیے کہ اس رات میں روزی، موت، نکاح، حج وغیرہ امور قضا وقدر لکھے جاتے ہیں، اس رات کو غفلت میں گزار دینا بڑی محرومی ہے اور منکرات دینیہ سے کامل اجتناب کرنا چاہیے کہ اس رات میں جس طرح نیکیوں کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح گناہ کا عذاب بھی بڑھا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحابی رسولؐ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم کا ارشاد مبارک ہے کہ پروردگار عالم پندرہویں شب میں تمام مخلوقات کی طرف تجلی فرماتا ہے اور سوائے مشرک اور کینہ و بغض رکھنے والوں کے سب کی مغفرت فرماتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رزق، موت اور زندگی کے فیصلے نصف شعبان کی شب میں لکھے جاتے ہیں اور شب قدر میں فرشتوں کے حوالے کیے جاتے ہیں۔ مولانا فرنگی محلی نے مسلمانوں پر زور دیا کہ اس مبارک شب میں زیادہ سے زیادہ عبادت کریں۔ آتش بازی، فضول رسموں اور دیگر برائیوں سے دور رہیں۔ مولانا محمد مشتاق نے قرآن کریم کی عظمت و اہمیت پر تقریر کی۔ انہوں نے فن قرأت کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ روایت حفص کے امام شیخ ابو عمر حفص بن سلیمان ۹۰ھ میں پیدا ہوئے۔ وہ اپنے سوتیلے باپ کو فن کے استاذ القراء شیخ عاصم کے شاگرد تھے۔ قرأت میں امام حفص کی سند رسول اکرمؐ تک ۴ واسطوں سے پہنچتی ہے۔ یعنی شیخ عاصم، شیخ ابو عبدالرحمن السلمی، حضرت علی مرتضیٰؓ اور رسول اکرمؐ۔ انہوں نے کہا فن قرأت نہایت عظیم الشان فن ہے۔ یہ قرآن مجید کا معجزہ ہے کہ اس کی تلاوت کرنے کا بھی ایک فن ہے۔ انہوں نے فن قرأت کے ماہرین کی کوششوں کی ستائش کی کہ ان کی محنتوں اور قربانیوں کی وجہ سے ہم کلام الٰہی صحیح مخارج، درست تلفظ اور بہترین انداز سے پڑھ اور سن سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم کی تلاوت کے سات لہجے ہیں۔ فن تجوید و قرأت کے اساتذہ کرام نے ان کو عام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ انہوں نے قرآن کریم سے منسوب ایسی محفلیں نہایت باعث برکت ہیں۔ ان میں شرکت کرنا بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ انہوں نے کہا وہ افراد خوش قسمت ہیں جنہوں نے اپنے سینوں میں کلام الٰہی کو محفوظ کر رکھا ہے۔ مولانا نے قرأت قرآن سے موسوم اس نورانی محفل کو آراستہ کرنے کے لیے امام عیدگاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی کی ستائش کی اور بارگاہ الٰہی میں اس کی قبولیت کی دعا کی۔ مولانا سفیان نظامی نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس محفل میں مختلف لہجوں میں تلاوت قرآن سننے کا موقع ملتا ہے۔ ایسی محفلوں میں شریک ہونے سے عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ مظاہرہ قرأت میں دار العلوم فرنگی محل کے استاد قاری قمر الدین اور قاری طریق الاسلام نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔

علم دین سیکھنا سب پر فرض ہے: مشتاق ندوی

مدرسہ انوار القرآن میں جلسہ دستار بندی منعقد

لکھنؤ۔ مدرسہ انوار القرآن علی گنج لکھنؤ میں آج ایک دینی پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں حفاظ کرام کو سند اور ان کی دستار بندی بھی کی گئی۔ اس موقع پر مہمان خصوصی مولانا محمد مشتاق ندوی نے کہا آج کے معاشرے میں والدین اور سرپرست اپنے بچوں کو حافظ و عالم بنانے میں جھجک محسوس کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی حوصلہ دکھاتا بھی ہے تو دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ بچوں کا مستقبل کیوں تاریک کر رہے ہو۔ میرے بھائیوں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے بچوں کو حافظ و عالم دین بنائیں۔ اس موقع پر بانی و ناظم مدرسہ مولانا حافظ عبدالحق نے خطاب کرتے ہوئے بچوں کو نیک خواہشات اور دعائیں دی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ دنیاوی مال و دولت یعنی روپیہ پیسہ خرچ کرنے سے اس میں کمی واقع ہوتی ہے، لیکن علم اور خصوصاً علم دین ایسی دولت ہے یہ جتنی زیادہ خرچ کی جائے گی اتنا ہی اس میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ اس موقع پر جن طالب علموں کی دستار بندی کی گئی، ان میں حنظلہ۔ محمد فہد۔ معظم۔ محمد انور۔ منور۔ اور محمد فرقان شامل ہیں۔ آخر میں مہمانان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بچوں کو نیک دعائیں بھی دی گئیں۔

شیوپال یادو نے سیتاپور جیل میں اعظم خان سے کی ملاقات

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک ہوئی بات

سیتاپور 13 فروری (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر و جنرل سکریٹری شیوپال یادو کے درمیان جاری کشمکش کے درمیان وہ جمعرات کو جیل میں بند ایس پی لیڈر اعظم خان سے ملنے گئے۔ یہ ملاقات تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔ تاہم اس ملاقات کے حوالے سے سیاسی حلقوں میں کئی طرح کی بحثیں تیز ہو گئی ہیں۔ حال ہی میں ایس پی میں اعظم خان کے حامیوں کے آواز اٹھانے کے بعد اس میٹنگ کے پیچھے کئی مطلب نکالے جا رہے ہیں۔ ایس پی لیڈر اعظم خان تقریباً 2 سال سے سیتاپور ضلع جیل میں بند ہیں۔ ان کے ساتھ ان کی اہلیہ تنظیم فاطمہ اور بیٹا عبداللہ اعظم بھی قید تھے۔ دونوں افراد کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ دو دن پہلے آر ایل ڈی کے جینت چودھری نے اعظم خان کے بیٹے عبداللہ اعظم سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی تھی۔ جمعرات کو پی ایس پی سربراہ شیوپال سنگھ یادو اعظم خان سے ملنے جیل پہنچے۔ شیوپال یادو نے اندر جاتے وقت کوئی بات نہیں کی۔ اس سے پہلے بی جے پی میں شامل ہونے کی قیاس آرائیوں کے درمیان شیوپال یادو اور اکھلیش یادو دونوں اب کھل کر ایک دوسرے کے خلاف بیانات دے رہے ہیں۔ شیوپال یادو نے کہا کہ اگر انہیں (اکھلیش یادو) کو مجھ سے کوئی پریشانی ہے تو وہ مجھے پارٹی سے نکال دیں۔ میں ایس پی کے 111 ایم ایل اے میں سے ایک ہوں اور وہ پارٹی کے قومی صدر ہیں۔ انہوں نے کل کہا تھا کہ وہ اعظم خان سے کسی بھی دن مل سکتے ہیں اور آج وہ ان سے ملنے پہنچ گئے۔ سہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی کے صدر اوم پرکاش راج بھر سے ملاقات پر شیوپال نے کہا کہ میں ان سے نہیں ملا۔ ہو سکتا ہے وہ میرے جیسے ہی نام کے کسی سے ملنے کی بات کر رہا ہو۔ بی جے پی میں شامل ہونے پر انہوں نے کہا کہ وقت آنے پر پتہ چلے گا کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ میں کہاں جا رہا ہوں؟ میں کسی سے کچھ نہیں چھپاؤں گا۔ شیوپال مسلسل بی جے پی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی تعریف کر رہے ہیں۔ یوگی کے لیے ان کی محبت بدھ کو ایک بار پھر نظر آئی۔ انہوں نے جسونت نگر کے سدھارتھ مہاودیالیہ لدھ پورہ میں طلباء کو اسمارٹ فون اور ٹیبلٹ تقسیم کرنے کی تقریب میں سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ کی تعریف کی تھی۔

آوارہ اور جنگلی مویشیوں کے مسائل کے حل میں بی جے پی حکومت ناکام: اکھلیش

لکھنؤ: 13 فروری (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں لوگوں کی آوارہ اور جنگلی مویشیوں کے حملوں سے لگاتار اموات ہو رہی ہیں۔ آوارہ مویشیوں کے مسائل کا حل کرنے میں مرکزی و ریاست کی ڈبل انجن کی حکومتیں فیل ہو چکی ہیں۔ یادو نے جمعرات کو کہا کہ لکھنؤ میں ایک شادی تقریب میں تیندوے کے داخلے کی خبر تشویشناک ہے۔ بی جے پی حکومت میں بدعنوانی کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ جنگلوں میں انسانوں کے تجاوزات بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ ایسے میں پر خونخوار جنگلی جانور کھانے کی تلاش میں جنگلوں سے نکل کر شہروں کی طرف آنے کو مجبور ہو رہے ہیں۔ جس سے عوام کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔ راجدھانی کے ہی رحمان کھیڑا میں دو مہینے سے ٹائیگر کی وجہ سے پورے علاقے میں دہشت ہے۔ کسان کھیتوں میں نہیں جا پا رہے ہیں۔ بچے اسکول نہیں جا پا رہے ہیں۔ حکومت کا پورا عملہ ٹائیگر کو پکڑنے میں ناکام ثابت ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بدھ کو ہی ایٹہ کے تھانہ کوتوالی دیہات کے سمد پورا گاؤں میں ایک سانڈ کے حملے میں چار کسان زخمی ہو گئے۔ ایٹہ میں ہی اعتماد پور میں سانڈ سے ٹکرانے کی وجہ ایک طالب علم کی موت ہو گئی۔

حکیم اجمل خان کی شخصیت انسانیت کے لئے مشعل راہ: پروفیسر بدرالدجی

حیات یونانی میڈیکل کالج میں جشن یونانی و سمینار کا انعقاد

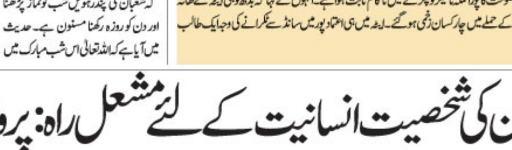

لکھنؤ پریس ریلیز۔ مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان ایک ہشت پہلو شخصیت کے مالک تھے جو بیک وقت اعلیٰ پائے کے طبیب، حافظ، صاحب دیوان شاعر، خطاط، ادیب، صحافی ماہر تعلیم، ہندو مسلم اتحاد کے نقیب اور جنگ آزادی کے روح رواں تھے، موجودہ وقت میں طلباء کو چاہئے کہ انکی شخصیت سے سبق حاصل کرتے ہوئے اپنے آپ کو اچھی صفات کا حامل بنائے اور حقیقی معنوں میں انسانی دنیا کے لئے مسیحائی کا کردار ادا کریں درج بالا خیالات کا اظہار اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے پرنسپل پروفیسر بدرالدجی خان کیا، وہ حیات یونانی میڈیکل کالج لکھنؤ میں گزشتہ سات دنوں سے جاری جشن یونانی کے اختتامی پروگرام کے موقع پر منعقدہ قومی سیمینار کو بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے، پروفیسر بدرالدجی نے کلیدی گفتگو میں کہا کہ مسیح الملک کا خطاب کسی شخص کو یونہی نہیں مل جاتا اور آج طب یونانی جس بلندی پر ہے، اسے وہاں تک پہنچانے میں حکیم صاحب اور ان کے خاندان کے بزرگوں کا ہی ہاتھ ہے، آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی نئی نسل کو ان کے کارناموں سے واقف کرائیں تاکہ مستقبل کے چیلنجز کو دیکھتے ہوئے وہ خود کو تیار کر سکیں۔ عالمی یوم یونانی کے حوالے سے گزشتہ سات روز سے ادارے میں مختلف قسم کی کلچرل تقریبات اور مقابلوں کا انعقاد کیا گیا جس کی اختتامی تقریب کے طور پر جشن یونانی نیز "تشحمات کبد اور طب یونانی میں اس کا طریقہ علاج" کے موضوع پر قومی سیمینار کا انعقاد ہوا جس کا افتتاح مہمان خصوصی پروفیسر جمال اختر ڈائریکٹر یونانی سروسز حکومت اتر پردیش اور مولانا ظہیر احمد صدیقی ندوی صدر حیات یونانی میڈیکل کالج لکھنؤ کے ہاتھوں عمل میں آیا، افتتاحی تقریب سے مخاطب مہمان خصوصی پروفیسر جمال اختر ڈائریکٹر یونانی سروسز حکومت اتر پردیش نے عالمی یوم یونانی کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ طب یونانی کا نظام مخلوق کے لئے خالق کا عطا کردہ تحفہ ہے جس کا استعمال ہمیں خلق خدا کی خدمت کے لئے کرنا چاہیے، انہوں نے اپنی تقریر میں صدر جمہوریہ کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ طب یونانی آج کے دور میں تسلیم شدہ طریقہ علاج ہے جس کی نافعیت ہر دور میں مسلم رہی ہے، اور کثیر تعداد میں خلق خدا نے اس سے استفادہ کیا ہے، آج کے دور میں اس کی اہمیت دوبالا ہو جاتی ہے لہذا طلباء و طالبات سنجیدہ ہو کر تعلیم حاصل کریں اور ملک و ادارے کا نام روشن کریں، تقریب کی دوسری نشست میں سیمینار سے مخاطب کنگ جارج میڈیکل یونورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر اجے کمار پاٹوا نے طلباء و طالبات سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ محنت اور جہد مسلسل ہی کامیابی کی کلید ہے۔

نندی اکاوا یگرو نے سنگم علاقے میں صفائی مہم کا کیا آغاز

ملازمین کو صفائی مہم میں حصہ لینے کے لیے 2 دن کی خصوصی تعطیل کا اعلان

لکھنؤ: 13 فروری (پی این ایس) پریاگ راج کے سنگم پر ہونے والے سب سے بڑے ثقافتی اور روحانی پروگرام مہا کمبھ -2025 میں شرکت کے لیے ملک اور دنیا بھر سے کروڑوں عقیدت مندوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر کوئی گنگا-جمنا-سرسوتی کی تروینی میں عقیدہ کی ڈوبکی لگا کر اپنے گناہوں کا ازالہ کر رہا ہے۔ دریں اثنا، سنگم علاقے واقع گھاٹوں کو صاف ستھرا اور خوبصورت رکھنے کے لیے نندی ایگرو ڈیلی پرائیویٹ لمیٹڈ کے سی ای او ابھیشیک گپتا نے صفائی مہم شروع کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہر روز ملک کے کونے کونے سے کروڑوں عقیدت مند سنگم علاقے کے مختلف گھاٹوں پر اسنان کرنے آتے ہیں۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں نے صاف کمبھ-محفوظ کمبھ کا نعرہ دیا ہے! اس کو پورا کرنے کے لیے لاکھوں صفائی اہلکار دن رات کام کر رہے ہیں۔ ایسے میں ہم نے ایک ذمہ دار صنعتی گروپ کے طور پر اپنی سماجی ذمہ داریوں کو نبھانے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے اپنے تمام ملازمین کے لیے دو دن کی خصوصی تعطیل کا اعلان بھی کیا ہے اور ان سے کہا ہے کہ وہ اس مہم کا حصہ بنیں۔ اتر پردیش حکومت کے کابینہ وزیر نند گوپال گپتا نندی نے صفائی مہم میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ انہوں نے ملازمین اور رضا کاروں کے ساتھ مل کر سنگم گھاٹوں کی صفائی میں مدد کی۔ اس موقع پر وزیر نندی نے کہا کہ ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی نے ہمیشہ ہر ہندوستانی سے صفائی کو زندگی کا مشن بنانے کی تلقین کی ہے۔ آج ان کی حوصلہ افزائی سے صفائی نے عوامی مہم کی شکل اختیار کر لی ہے۔ وزیر اعظم کی رہنمائی اور وزیر اعلیٰ کی قیادت میں مہا کمبھ-2025 کے انعقاد نے صفائی اور سہولت کے بہت سے معیار قائم کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اکاوو ایگرو کی یہ کاوش انتہائی قابل ستائش ہے۔ ہر ادارے اور فرد کو اپنی سماجی ذمہ داریوں سے آگاہ ہونا چاہیے! ادارہ کی یہ پہل اس سمت میں ایک اہم قدم ہے۔